توحیدِ باری تعالیٰ سے متعلقہ

شکوک وشبہات کا اِزالہ

تالیف

علامہ محمد بن سلیمان التیمی رحمہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وضمیمہ

الشیخ محمد منیر قمر صاحب حفظہ اللہ

مکتبہ کتاب و سنت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

توحیدِ باری تعالیٰ سے متعلقہ

شکوک وشبہات کا ازالہ

تالیف

شیخ الاسلام **محمد بن سلیمان** التمیمیؒ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ وضمیمہ

الشیخ **محمد منیر قمر** صاحب حفظہ اللہ

ترجمان سپریم کورٹ الخبر وداعیہ متعاون
مراکز الدعوۃ والارشاد الدمام سعودی عرب

مکتبہ کتاب وسنت
ریحان چیمہ تحصیل ڈسکہ۔ سیالکوٹ، پاکستان
Mob:0300-6439897

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق مترجم محفوظ ہیں

نام کتاب ——— شکوک وشبہات کا ازالہ

مولف ——— الشیخ محمد بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ

مترجم ——— الشیخ محمد منیر قمر حفظہ اللہ

طبع دوم ——— فروری 2005ء

باہتمام ——— غلام مصطفیٰ فاروق

سٹاکسٹ ——— مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ بالمقابل رحمان مارکیٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7244973

[illegible]

- [illegible] مکتبہ سلفیہ، شیش محل روڈ 7237184
  اسلامی اکیڈمی 17 اردو بازار 7357587
  مکتبہ قدوسیہ اردو بازار 7351524
  کتاب سرائے فرسٹ فلور الحمد مارکیٹ اردو بازار 7320318
  مکتبہ اصحاب الحدیث مچھلی منڈی اردو بازار 7321823
- [illegible] مدینہ کتاب گھر اردو بازار 219791 ☆ والی کتاب گھر اردو بازار
- [illegible] فاروقی کتب خانہ بیرون بوہڑ گیٹ 541809
- [illegible] دارالعلم 699 آبپارہ مارکیٹ
- [illegible] تنظیم الدعوہ الی القرآن والسنہ، گوالمنڈی
- [illegible] الفرقان اسلامک بک سنٹر بانو بازار ☆ گلزار بک ڈپو اردو بازار
- [illegible] شمس الھدیٰ کیسٹ ہاؤس وڈالہ روڈ نزد کچہری چوک
  دار الحسنیٰ، العصر پرنٹرز کمو پال روڈ ڈسکہ
- [illegible] مکتبہ اہلحدیث ٹرسٹ کوٹ روڈ، کراچی
  مکتبہ ابو بیہ محمدی مسجد، محمد بن قاسم روڈ

[illegible]

⊛ توحید پبلی کیشنز ایس آر کے گارڈن بنگلور 6560618
⊛ چار مینار بک سنٹر چار مینار شیواجی نگر بنگلور 560051 ⊛ میسور 402120

Contact:E-Mail:tawheed_pbs@hotmail.com

کمپوزنگ: حافظ عابد الٰہی۔ مدرس جامعہ شمس الھدیٰ ڈسکہ 0300-6456033

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آئینہ مضامین

توثیق ترجمہ 7

ترجمہ توثیق 8
www.KitaboSunnat.com

تقدیم 9

نقش اول 10

کشف الشبہات 15

پہلی فصل رسولوں کی پہلی دعوت توحید الوہیت وعبادت کی تعلیم 15

دوسری فصل مشرکین کا اقرار توحید ربوبیت 16

تیسری فصل (لَاالٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا مطلب 19

چوتھی فصل نعمت توحید پر خوشی اور اس کے سلب ہو جانے کا خوف 20

پانچویں فصل حکمت الٰہی 22

چھٹی فصل فریضہ تعلیم کتاب وسنت 23

ساتویں فصل تردید باطل 25

شبہ نمبر 1 جواب 27

شبہ نمبر 2 جواب 27

شبہ نمبر 3 جواب 30

آٹھویں فصل دعا و پکار کا عبادت ہونا 31

شبہ نمبر 4 جواب 31

نویں فصل شرعیہ وشرکیہ شفاعت 33

شبہ نمبر 5 جواب 33

شبہ نمبر 6 جواب 34

دسویں فصل بزرگوں کو پکارنا 36

شبہ نمبر 7 جواب 36

شبہ نمبر 8 جواب 38

شبہ نمبر 9 جواب 39

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گیارھویں فصل مشرکین مکہ اور موجودہ مشرکوں میں فرق 40
بارھویں فصل نماز و روزہ اور مشرک و کافر 43
شبہ نمبر 10 جواب 43
شبہ نمبر 11 جواب 48
تیرھویں فصل لاعلمی میں شرک اور توبہ 49
شبہ نمبر 12 جواب 49
شبہ نمبر 13 جواب 50
چودھویں فصل استغاثہ کی حقیقت 53
شبہ نمبر 14 جواب 53
شبہ نمبر 15 جواب 54
پندرھویں فصل توحید.....؟ 56
ضمیمہ : ________ الجزء الثانی 60
مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ کا مطلب 60
لفظی ترجمہ اور اس کے تقاضے 60
بدعت کا لغوی معنیٰ 62
اصطلاحی و شرعی معنیٰ 63
دربار رسالت مآب ﷺ سے تنبیہ 64
ذکر کچھ بدعات کا 66
① مخصوص انداز ذکر 66
② ظہر احتیاطی 68
③ صلوٰۃ الرغائب 69
④ میلاد مروجہ 70
⑤ گیارہویں شریف 72
مرگ پر بدعات 74
① بے محل دعاء 74
② بے جا آذان 75
③ فاتحہ خوانی کی مجالس 76

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

④ قرآن خوانی کے حلقے 76
⑤ اجتماعات قل، دسواں اور چہلم وغیرہ 77
غلط فہمی 78
علمائے احناف کے اقوال 80
کتب فقہ حنفیہ سے 81
مقابر پر بدعت 84
قبروں کو پختہ کرنا اور مجاور بن کر بیٹھنا 86
بارگاہ رسالت مآب ﷺ کا فیصلہ 87
خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل 87
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیت 88
آئمہ اربعہ کا فتوی 88
پیر عبد القادر جیلانیؒ کا ارشاد 90
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ 90
ابن حجر مکیؒ کا قول 91
ملا علی قاری حنفی کا عقیدہ 92
کتب فقہ کی آراء 93
مکروہ بمعنی حرام 95
شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب بن سلیمان التمیمیؒ 97
مختصر سوانحی خاکہ اور حسین نامہ اعمال کی چند جھلکیاں 97
ولادت ونشأت 97
تعلیم و تربیت 97
سفر حج و تعلیم 98
نجد و حجاز، دعوت سے قبل 98
آغاز دعوت 99
وفات 100
اما شوکانیؒ کا مرثیہ اور خراج تحسین 101
تلامذہ تصانیف 102

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ 103

اعتراضات والزامات 103

جواب 104

علماء کا خراج تحسین 105

(۱) علامہ عراق الشیخ محمود شکری الآلوسی 106

(۲) الامیر شکیب ارسلان 106

(۳) الشیخ محمد حامد الفقی الازہر ہریئیس "انصار السنہ، مصر" 106

(۴) علامہ محمد رشید رضا، مصر 107

(۵) ڈاکٹر طٰہٰ حسین، مصر 107

(۶) علامہ شام محمد کرد علی 107

(۷) علامہ زرکلی 108

(۸) مفتی اعظم مصر امام عبدہ بروایت حافظ وہبہ 108

(۹) علامہ طنطاوی 108

(۱۰) مورخ محمد بن قاسم 109

اغیار کی نظر میں 109

(۱) امریکی مفکر، سٹوڈرڈ 109

(۲) پروکلمین 110

(۳) مستشرق سیڈیو 110

(۴) فرانسیسی مفکر، برنارڈ لوس 110

(۵) نمساوی یعنی آسٹرین مستشرق گولڈ سیہر (زیہر) 110

(۶) انگریز مستشرق چپ 110

(۷) یونانی مورخ ڈاکٹر ڈاکبرٹ 111

(۸) معروف لبنانی مورخ، پروفیسر فلپ ہٹی 111

(۹) دائرۃ المعارف برطانیہ (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا) 111

(۱۰) پروفیسر ویلفرڈ 111

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

توثیق ترجمہ

بسم الله الرحمن الرحيم

المملكة العربية السعودية

رئاسة ادارت البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد

الرقم :..........................

التاريخ :.........................

المرفقات :.......................

الموضوع :...

الحمدلله وحده الصلوة والسلام على رسوله محمد وعلى اله و صحبه اجمعين

و بعد : فقد اطلعت على كتاب "**كشف الشبهات**" المترجم بالاردية ـ كتاب طيب و مفيد حيث انه يكشف الحقائق عن عقيدة الصحيحة و يذب عنها ما يشنيها و يفسدها حيث ان كل عمل بدون اعتقاد صحيح فهو علم باطل كماقال تعالى:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَآءُ﴾

فالمشرك علمه مردود ولو عمل كل عمل كما قال سحانه :

﴿وَ قَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَآءً مَنْثُوْرًا﴾

وارجو للمولف دوام التوفيق الاجر والثواب على عمله ، وصلى الله على محمد و على مخمد و على اله و صحبه اجمعين ـ

عمر بن عبد العزيز العثمان

مدير مركز الدعوة الاسلامية والارشاد بدبي

ص ب: ٥١٥٢

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ توثیق

حمد وثناء باری تعالیٰ اور صلوٰۃ وسلام بر نبی خیر الانام اور آل وصحابہ کرام کے بعد:

میں نے **"کشف الشبهات"** کے اردو ترجمہ کا مطالعہ کیا تو اسے بہت مفید پایا کیونکہ یہ کتاب عقیدہ صحیحہ کے حقائق کا انکشاف کرتی ہے۔ اور اس عقیدے کو خراب کرنے والے امور سے اس کا دفاع کرتی ہے۔ جبکہ کوئی بھی عمل جو صحیح عقیدہ کی بنیاد پر نہ کیا گیا ہو وہ عمل باطل و بیکار رہتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨)

"بے شک اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا دوسرے گناہ جس کو چاہے بخش دے۔"

غرض مشرک کا عمل مردود و نامقبول ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ کتنے ہی عمل کیوں نہ کرے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿وَ قَدِمْنَا إِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا﴾

"اور انہوں نے جو عمل کئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے تو ان کو اڑتی خاک کر دیں گے۔" (الفرقان: ٢٣)

اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنے والے مترجم کے لئے اللہ سے دعاء ہے کہ وہ اسے دائمی توفیق خیر سے نوازے اور اس کے اس عمل پر اسے اجر وثواب عطا فرمائے۔

وصلى الله على محمد وعلى اله و صحبه اجمعين

عمر بن عبدا لعزيز العثمان

مدير مركز الدعوة الاسلامية والارشاد

دبئی (متحدہ عرب امارات)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تقدیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ،

اَمَّابَعْدُ :

آج کل لوگ عقیدہ صافیہ توحید کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہو چکے ہیں ۔ مشرکین نے شکوک وشبہات کا جال پھیلا رکھا ہے ۔ اور اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ افراد اس دام ہمرنگ زمین میں شاداں وفرحان گرفتار ہو جاتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کی رہنمائی کے لئے تحریک احیائے دین میں امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے خلف صدق اور سرگرم وصحیح جانشین شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ نے کئی کتابیں لکھی ہیں ۔ جن کا موضوع اور مرکزی نقطہ توحید کی تعلیم اس کی دعوت اور اس پر کئے گئے شبہات کا ازالہ ہے ۔

"**کشف الشبہات**" اپنے موضوع پر مختصر مگر نہایت مفید کتاب ہے ۔ جس کا ترجمہ ہمارے برادر مکرم جناب مولانا محمد منیر قمر سیالکوٹی نے کیا ہے ۔ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ فاضل مترجم نے کتاب کو بڑی آسان فہم، سلیس اور رواں دواں اردو زبان میں منتقل کر کے ترجمہ کا حق ادا کر دیا ہے ۔ موصوف نے آخر میں، صاحب کتاب کے حسین نامہ اعمال کی بعض جھلکیاں ، متن میں ذیلی عنوانات اور ضمیمہ میں (محمدرسول اللہ) کا مطلب اور ذکر ورد بدعات کا اضافہ کر کے کتاب کی اہمیت و افادیت کو دوبالا کر دیا ہے ۔ فجزاہ اللہ فی الدارین وزادہ فی خدمۃ الدین

کتبہ : **حافظ مقبول احمد** (۱)

۷/۸/۱۴۰۰ھ

---

(۱) موصوف مرکز الدعوۃ والارشاد دبئی کے مبلغ اور شارجہ میں مقیم تھے ۔ اور ۱۴۱۵ میں وفات پا گئے ۔ رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ (مترجم)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش اول

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ :

قارئین کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اسلام کے ارکان خمسہ میں سے پہلا رکن:

(شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ)

یعنی اقرار توحید ورسالت ہے۔اور یہ توحید سارے نظام شریعت کی اساس اور محور ہے۔یہی دین اور یہی ایمان ہے۔مومن کا انمول سرمایہ ہے۔اسی پر اعمال کی صحت کا دارومدار اور اسی پر نجات اخروی کا انحصار ہے۔لیکن یہ نظریہ عام سننے میں آتا ہے کہ:

''ہم محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں۔آپ ﷺ شافع محشر ہیں۔اور آپ ﷺ کی شفاعت اگر ہم گنہگاروں کو نہ بخشائے گی تو پھر وہ کن کے لئے ہوگی؟''

اس طرح جنہوں نے نماز وروزہ وغیرہ کبھی ''چکھ'' کر بھی نہیں دیکھا وہ بھی اپنے آپ کو گویا بخشے بخشائے چلتے پھرتے بہشتی تصور کر لیتے ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جو دوست چار لفظ جانتے ہیں انہیں حدیث رسول ﷺ:

(مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ)

یا اس کا مفہوم بڑا مستحضر اور ازبر ہے کہ:

"مرتے وقت جس کی زبان سے کلمہ جاری ہو گیا وہ جنت میں جائے گا۔"

اور ...... (إِذَا كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ) "اگر وہ مشرک نہ ہو۔"

کی شرط اور قرآن کی آیت:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ﴾ (النساء:٤٨)

"بلاشبہ اللہ مشرک کو معاف نہیں کرے گا اور اس کے علاوہ وہ جسے چاہے معاف کر دے۔"

سے چشم پوشی کرتے ہوئے ہر کلمہ گو مسلمان کا خاتمہ بالکلمہ لازم وملزوم اور اس کی نجات "دو اور دو چار" کی طرح حتمی سمجھ لی گئی ہے۔ اس خوش فہمی میں یار لوگ کتاب وسنت کو پس پشت ڈالے کار جہاں کی لگن میں مگن ہیں۔ نتیجہ یہ کہ پوری قوم عملی جمود کا شکار ہے اور شاعر مشرق علامہ اقبال کی دعوت فکر بھی صدا بصحرا ہے کہ:

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

رہ سہ کر تھوڑے سے لوگ میدان عمل میں نظر آتے ہیں۔ ان کو قریب ہو کر دیکھیں تو وہ بے تاج بادشاہ نکلیں گے۔ امور دین میں اپنی من مانی کرتے ہیں، عمل کی صحت و علت کا پتہ کرنے کے لئے قرآن یا حدیث کی ضرورت ہی محسوس نہیں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کرتے۔ان کے نزدیک اگر کوئی ماخذ قابل قبول ہے تو وہ جاہل پیروں اور گمراہ کن صوفیاء کا ٹولہ ہے۔ جو مالا کے منکے گرائے جاتے ہیں اور کتاب الٰہی و سنت رسول ﷺ کی بجائے ''بزرگوں نے فرمایا'' یا ''حضرت صاحب نے فرمایا'' کے حوالے سے فتویٰ صادر کر دیتے ہیں۔

ناخواندہ، ان پڑھ اور سادہ لوگ عالم و جاہل اور مرشد و مفسد میں فرق کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے۔کسی کے چہرے پہ داڑی ہونا اس کے کسی جامعہ سے فاضل ہونے کی علامت اور سند فضیلت سمجھ لی جاتی ہے۔ بلکہ اب تو یہ شہادت بھی ضروری نہیں رہی کیونکہ ہمارے ہاں آج کل عجیب سی وضع قطع اور شکل وشباہت کے ''کلین شیو بزرگ'' بھی رواج پا گئے ہیں۔اور روز افزوں ترقی پذیر ہیں۔ جو صرف شکلاً ہی نہیں عملاً بھی مسلمانوں جیسے نہیں لگتے مگر ہم ہیں کہ انہیں پیر و مرشد بنائے ان سے دم جھاڑ اور تعویذ دھاگے کی شکل میں ''فیض'' پاتے، ان کے ہاتھ پاؤں چومتے، گھٹنے چھوتے اور ٹانگیں دباتے نہیں تھکتے۔

اے میرے مسلمان بھائی!

دنیا میں رہنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر
لباس خضر میں یہاں رہزن بھی پھرتے ہیں

جنہوں نے ''فیض رسانی'' کی بڑی بڑی دکانیں خوب چمکا رکھی ہیں۔اور لوگوں کو بھول بھلیوں میں پھنسا کر ان کے مال و جان اور دین و ایمان پر ڈاکے ڈال رہے ہیں۔ اعاذنا اللہ منھم

زیر نظر کتاب میں شیخ الاسلام محمد بن سلیمان التمیمیؒ نے بڑے آسان فہم انداز

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

میں (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ) کا مفہوم ومطلب، اس کے تقاضے اور کلمہ منافی غیر شرعی اور مشرکانہ امور کے متعلق بعض برخود غلط افراد کے اچھالے ہوئے اعتراضات وشبہات کا شافی وکافی جواب دیا ہے۔ جبکہ افادہ عام کے لئے ضمیمہ وتتمہ کے طور پر (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) کے مفہوم ومطلب کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تاکہ پورے معروف "کلمہ طیبہ" کے معانی ومطالب جاننے میں تشنگی نہ رہے۔ اور یہ بات کھل کر سامنے آ جائے کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہونے کی صورت کیا ہے؟ اور پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شفاعت کس عقیدہ اور کن اعمال والے لوگوں کا مقدر ہے؟

یہیں اس بات کی وضاحت بھی ضروری معلوم ہوتی ہے ہم نے "**کشف الشبہات**" کے کئی ایڈیشن اپنے سامنے رکھ کر کامل ترین متن کا ترجمہ کیا ہے، خصوصاً شیخ علی محمد الصالحی کی تحقیقات وتعلیقات کے ساتھ شائع شدہ ایڈیشن سے کافی اضافے اخذ کر کے ان کا ترجمہ بھی اس میں شامل کر دیا ہے۔ اور یہ وہ اضافے ہیں جو اصل عربی کتاب کے دوسرے ایڈیشنوں سے ساتھ ہو گئے تھے۔

قارئین کرام!

اگر مذہبی تعصب سے بالاتر ہو کر وسعت ظرفی سے مطالعہ کیا جائے تلخ حقائق کا خندہ پیشانی سے سامنا کرتے ہوئے انہیں تسلیم کیا جائے اور لکیر کی فقیری چھوڑ کر اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا بھی آتا ہو تو "عقیدہ توحید" کے موضوع پر یہ کتاب "درقامت کہتر بقیمت بہتر" کی صحیح مصداق ہے۔ اور اگر دوران مطالعہ تعصب وفرقہ بندی غالب رہے، تنگ نظری اور حقائق سے فرار کی خو بھی نہ چھوٹے تو صاحبو! کتاب چاہے کتنی ضخیم، مدلل اور ثقہ کیوں نہ ہو، مطالعہ بے سود جاتا ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اصل کتاب کوثر وتسنیم میں دھلی، شستہ وسلیس اور آبشار کی طرح رواں دواں عربی زبان میں ہے، جس کے متن میں ذیلی عنوانات اور آیات واحادیث کا حوالہ نہیں دیا گیا تھا۔ (مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ) کے مفہوم ومطلب کے علاوہ کتاب کے آخر میں مولف کی سوانح حیات، متن کے ترجمہ میں ذیلی عنوانات اور قرآنی آیات واحادیث نبویہ (ﷺ) کے حوالہ جات لکھ دیئے ہیں۔ تاکہ پڑھنے، سمجھنے اور تحقیق کرنے میں آسانی رہے۔ والحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

اس کتاب کی طباعت واشاعت میں جن احباب نے دامے، درمے، قدمے، سخنے کسی طرح بھی تعاون کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کے اور مولف ومترجم کے اس عمل کو دنیا وآخرت میں شرف قبولیت سے نوازے اور جزائے دارین عطا فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! (۲)

ابو سلمان محمد منیر قمر نواب الدین

۲۷ رجب ۱۴۰۰ھ (سابق ترجمان ، ام القیوین شرعی کورٹ)

۱۰ جون ، ۱۹۸۰ء ترجمان سپریم کورٹ ، الخبر وداعیہ متعاون

مراکز دعوۃ وارشاد ، الدمام ، الخبر

الظہران (سعودی عرب)

---

(۲) یہ مقدمہ طبع اول ہی ہے جسے معمولی ترمیم واضافہ کے ساتھ اس طبع میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ مترجم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید باری تعالیٰ سے متعلقہ شکوک وشبہات کا ازالہ، اردو ترجمہ کتاب

کشف الشبہات

پہلی فصل: ....

رسولوں کی پہلی دعوت
توحید الوہیت وعبادت کی تعلیم

قارئین کرام!

اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو ہر قسم کی عبادت کے لئے منفرد اور یکہ وتنہا تسلیم کرنے کا نام ''توحید'' ہے اور یہی ان تمام رسولوں کا دین جنہیں اللہ نے اس دعوت کے لئے اپنے بندوں کی طرف بھیجا۔ ان میں سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں۔ جنہیں اللہ نے اس وقت مبعوث فرمایا جب ان کی قوم ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جیسے صالحین کے احترام وعقیدت میں غلو کا شکار ہوگئی۔ (۳)

اور آخری رسول حضرت محمد ﷺ ہیں جنہوں نے ان صالحین کے بتوں کو توڑا۔ آپ ﷺ کو اللہ نے ایسے لوگوں کا رسول بنایا جو عبادت کرتے، حج کرتے، صدقہ وخیرات کرتے اور اللہ کا بہت ذکر کیا کرتے تھے۔ لیکن مخلوقات الٰہیہ میں سے بعض مثلاً فرشتوں، عیسیٰ علیہ السلام، مریم علیہا السلام اور دیگر نیک لوگوں کو وہ اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ مقرر کر لیتے اور کہتے تھے کہ ہم ان کے ذریعہ تقرب الٰہی چاہتے

(۳) تاریخ شاہد ہے کہ ان لوگوں نے صالحین کی قبروں پر گوناں گوں شرک، قبروں کا طواف، اہل قبور سے مرادیں مانگنا اور شیطان کی چالوں پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا۔ (قمر)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اور اللہ کے ہاں ان کی شفارش کے خواہاں ہیں۔

تب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا تاکہ آپ ﷺ ان لوگوں کے لئے ان کے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین کی تجدید کریں اور ان کو خبردار کریں کہ یہ تقرب اور عقیدت تو صرف اور صرف اللہ کا حق ہے۔ یہ کسی مقرب فرشتے کے لئے روا ہے نہ کسی برگزیدہ نبی کے لئے زیبا ہے۔ چہ جائیکہ کسی دوسرے کے لئے ہو۔ ورنہ پہلے مشرکین بھی مانتے تھے کہ اللہ جل شانہ بلا شرکت غیرے خالق کائنات ہے۔اس کے سوا کوئی رازق نہیں،اس کے علاوہ کوئی پیدا کرنے والا نہیں اور نہ ہی کوئی مارنے والا ہے۔ اس کے سوا کوئی کارساز نہیں اور یہ ارض وسماء اور جو کچھ ان میں ہے۔سب اس کے غلام اور اس کے قبضہ قدرت میں ہیں۔

دوسری فصل :..

مشرکین کا اقرار توحید ربوبیت

اگر آپ کو اس کا ثبوت درکار ہو کہ جن مشرکین کے ساتھ نبی کریم ﷺ نے قتال و جہاد کیا وہ توحید ربوبیت کے قائل تھے،تو اللہ کے اس ارشاد مبارک پر غور فرمائیں:

﴿قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَالْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْاَ مْرَ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ﴾ (سورة يونس :٣١)

''ان سے پوچھیں کہ ارض وسماء سے پیدا کر کے رزق کون دیتا ہے؟ شنوائی اور بینائی کس کی ملکیت ہیں؟ عدم ہستی اور ہستی سے عدم میں کون لاتا ہے؟ (یعنی موت وحیات کون دیتا ہے؟) اور کارساز کون

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ تو وہ سب یہی کہیں گے کہ اللہ ہے۔ ان سے کہیں کیا تم اس سے نہیں ڈرتے؟''

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ لِمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَا اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ﴾

(سورة المومنون: ٨٤،٨٩)

''ان سے پوچھیں کہ یہ زمین اور جو کچھ اس میں ہے کس کے ہیں؟ اگر آپ جانتے ہیں (تو بتاؤ)۔ وہ کہیں گے اللہ کے، انہیں کہیں تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ان سے پوچھیں کہ ان ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کا رب کون ہے؟ وہ کہیں گے اللہ ہے، تو ان سے کہیں کیا تم اللہ سے نہیں ڈرتے؟ ان سے پوچھیں کہ ہر چیز کی بادشاہی کس کے ہاتھ میں ہے؟ جو پناہ دیتا ہے اس کے مقابل کوئی پناہ نہیں دے سکتا؟ اگر تم جانتے ہو تو بتاؤ؟ وہ کہیں گے کہ سب کچھ اللہ ہی کا ہے۔ انہیں کہئے کہ پھر تم کدھر سے سحر زدہ کیے جاتے ہو۔''

اور ان کے علاوہ ایسی ہی دیگر آیات ان کو بطور ثبوت سنائیں۔

جب یہ بات پایہ تحقیق کو پہنچ گئی کہ مشرکین توحید ربوبیت کا اقرار کرتے تھے مگر ان کا اقرار ربوبیت انہیں اس توحید میں داخل نہ کر سکا جس کی دعوت رسول اللہ ﷺ نے دی۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ توحید جس کا انہوں نے انکار کیا ''توحید عبادت'' تھی جسے ہمارے زمانہ کے مشرکین ''عقیدت'' کا نام دیتے ہیں۔ گویا وہ بزرگ و برتر اللہ کو تو شب و روز پکارتے تھے۔ مگر ان میں سے بعض لوگ فرشتوں کو ان کی صلاحیت و صالحیت اور مقربین الٰہی ہونے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے پکارتے، تاکہ وہ ان کی شفاعت وسفارش کریں۔ یا کسی نیک آدمی جیسے لات یا کسی نبی مثلاً عیسیٰ علیہ السلام کو پکارتے تھے۔ اور آپ یہ بات بھی سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ اسی شرک کی وجہ سے جہاد کیا اور انہیں اللہ کی مخلصانہ عبادت کی دعوت دی۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلاَ تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾

(سورة الجن: ۱۸)

”اور بے شک مساجد اللہ کے لئے ہیں، لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو مت پکارو۔“

اور فرمان الٰہی ہے:

﴿لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لاَ يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ﴾ (سورة الرعد: ١٤)

”حقیقی دعوت وپکار اسی کے لئے ہے، اور جن کو یہ لوگ پکارتے ہیں وہ انہیں کوئی جواب نہیں دیتے۔“

اس طرح یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ نبی کریم ﷺ نے ان کے ساتھ جہاد کیا تاکہ دعا وپکار، نذر ونیاز، ذبح وقربانی، استغاثہ واستعانت اور عبادت کی دیگر تمام قسمیں محض اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہو جائیں۔

اور جب آپ کو اس بات کا علم بھی ہو گیا کہ ان کے صرف توحید ربوبیت کے اقرار نے انہیں اسلام میں داخل نہ کیا اور بلا شبہ ملائکہ، انبیاء واولیاء کی شفاعت اور تقرب الٰہی کی خاطر ان کی طرف قصد کرنا ہی وہ گناہ تھا کہ جس نے ان کے جان ومال (بطور غنیمت مسلمانوں کے لئے) حلال کر دیئے۔ تب آپ کو اس توحید کا علم ہو گیا جس کی طرف رسولوں علیہم السلام نے دعوت دی اور جس کے ماننے سے مشرکین نے انکار کر دیا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیسری فصل :...

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کا مطلب

یہ توحید عبادت (یا توحید الوہیت) ہی ہے جو (لا الـه الا اللـه) کا معنی مقصود اور مطلوب ہے۔ مشرکین مکہ کی نظر میں بلا تردد "اِلٰــہ" وہی تھا جس کی طرف ان امور (دعاء، نذر، ذبح، استغاثہ) کے لئے قصد کیا جائے چاہے وہ فرشتہ ہو، نبی ہو یا ولی، درخت ہو، قبر ہو یا جن بھوت۔ مشرک یہ تو نہ مانتے تھے کہ "اِلٰـہ" وہ ہے جو پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے اور کارساز ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ صفات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہیں۔ جیسا کہ سابقہ سطور میں ان کا اقرار پیش کیا گیا ہے۔ دراصل "اِلٰــہ" سے ان کی یہی مراد ہوتی تھی جو کہ ہمارے زمانے کے مشرکین کی "پیرو مرشد" سے ہوتی ہے۔ نبی ﷺ انہیں کلمہ توحید:

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

کی طرف دعوت دینے کے لئے آئے اور اس کلمہ سے اس کا اصل معنی مقصود ومطلوب تھا، نہ کہ صرف اس کی عبارت والفاظ۔ اور وہ جاہل کفار جانتے تھے کہ اس کلمہ سے نبی کریم ﷺ کا مقصد صرف ایک اللہ سے تعلق پیدا کرنا، اللہ کے مقابل تمام معبودان باطلہ کا انکار کرنا اور ان کی عبادت سے بری الذمہ ہونا ہے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے جب انہیں فرمایا کہ کہو:

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

تو انہوں نے جواب دیا:

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ﴾

(سورۃ ص: ۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"کیا اس نے تمام بتوں کی بجائے ایک معبود مقرر کر دیا ہے؟ یہ تو تعجب انگیز بات ہے۔"

جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ وہ جاہل کفار یہ سب باتیں صحیح طور پر جانتے تھے۔ تو کس قدر تعجب ہے اس شخص پر جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہے، مگر اس کلمہ کا مفہوم و مطلب نہیں جانتا جسے گنوار کافر بھی جانتے تھے، یہ کلمہ کے مطلوب ومقصود اور معانی کے ساتھ دلی اعتقاد وعمل کی بجائے صرف اس کے الفاظ کی رٹ لگاتے جانے کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھا ہے۔ جبکہ ان کفار میں سے ہر صاحب عقل اس کا مفہوم سمجھتا تھا کہ اللہ کے سوا نہ کوئی پیدا کرتا ہے، نہ رزق دیتا ہے اور نہ ہی کوئی کارساز ہے۔ ایسے آدمی میں خیر و بھلائی کا شائبہ تک نہیں جس سے ناخواندہ کفار بھی (لا الہ ، اللہ) کا معنی بہتر طور پر سمجھتے تھے۔

چوتھی فصل : ....

نعمت توحید پر خوشی اور اس کے سلب ہو جانے کا خوف

جس وقت آپ کو میری ذکر کردہ بات کا قلبی عرفان حاصل ہو گیا، اور اس شرک باللہ کا پتہ چل گیا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذَالِكَ لِمَنْ يَشَآءُ﴾ (النساء: ٤٨)

"بے شک اللہ اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا دوسرے گناہ جس کو چاہے بخش دے۔"

اور آپ اللہ کے اس دین کو پہچان گئے جو اول تا آخر تمام رسولوں کا دین رہا اور جس کے ماسوا کو اللہ قبول نہیں کرے گا۔ اور جب اس دین سے جہالت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے سبب اکثر لوگوں کی ابتر حالت آپ نے دیکھ لی تو اس سے آپ کو دو فائدے حاصل ہوں گے۔

پہلا فائدہ: اس کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (عقیدہ توحید کے اپنانے) پر خوشی حاصل ہوگی۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ﴾ (سورۃ یونس: ۵۸)

''کہہ دیجئے کہ اللہ کے فضل اور رحمت پر خوش ہو جائیں۔ یہ ان کی جمع پونجی سے بدرجہا بہتر ہے۔''

دوسرا فائدہ: اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ کفر وشرک کے ارتکاب کا بہت زیادہ خوف دل میں بیٹھ جائے گا۔ بلاشبہ جب آپ کو علم ہو گیا کہ انسان اپنی زبان سے نکلی ہوئی کسی بات سے کافر ہو جاتا ہے، اگر چہ وہ نادانستہ طور پر وہ بات کرتا ہے۔ لیکن اس کا عذر نادانستگی رائیگاں جائے گا۔ ایسی بات کرتے ہوئے وہ اس خام خیالی میں مبتلا ہوتا ہے کہ یہ اسے اللہ کا مقرب بنادے گا۔ جیسا کہ کفار کرتے تھے۔ بالخصوص اگر اللہ آپ کو وہ واقعہ ذہن نشین کرادے جو قوم موسیٰ علیہ السلام کے علم وصلاحیت اور نیکی کے باوجود ان کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ وہ یہ کہتے ہوئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے:

﴿اِجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ (سورۃ الاعراف: ۱۳۸)

''ہمارے لئے بھی ان مشرکین کے بتوں کی طرح ایک مجسم معبود مقرر کردیں۔''

ان کا یہ واقعہ آپ میں ایسے انجام تک پہنچانے والے کفر وشرک کے ارتکاب کے خوف اور اس انجام سے بچانے والی توحید کی حفاظت کے جذبے کو بہت زیادہ کردے گا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پانچویں فصل : ....

حکمت الٰہی

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ بلا شبہ یہ بھی حکمت الٰہی ہے کہ اس نے اس توحید الوہیت کا داعی کوئی ایسا نبی نہیں بھیجا جس کے بہت دشمن نہ بنائے ہوں، جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا﴾

(سورۃ الانعام: ۱۱۲)

"اور اسی طرح ہم نے نبی کے لئے جنوں اور انسانوں سے شیطان صفت دشمن بنائے، جو ایک دوسرے کے دل میں دھوکہ و فریب کاری کے لئے ملمع کی ہوئی باتیں ڈالتے رہتے تھے۔"

اور توحید کے دشمنوں کے پاس بہت زیادہ علوم، کتابیں اور دلائل و براہین بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ﴾ (سورۃ الغافر: ۸۲)

"غرض جب ان کے پیغمبران کے پاس کھلی دلیلیں لے کر آئے تو وہ لوگ اپنے اس علم پر بڑے نازاں ہوئے جو ان کو حاصل تھا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پہلی فصل : ....

فریضہ تعلیم کتاب وسنت

جب آپ کو یہ معلوم ہوگیا بلکہ یقین آگیا کہ اللہ کے دین (صراط مستقیم) پر چلنے کے لئے اس راہ پر بیٹھے ہوئے فصیح اللسان اور اہل علم و دلائل، دشمنان دین سے سامنا حتمی و ناگزیر ہے، تو آپ کا فرض ہے کہ تعلیمات دینیہ سے مسلح ہو جائیں تاکہ ان شیاطین کا دنداں شکن مقابلہ کر سکیں جن کے قائد اور سرغنے ابلیس لعین نے رب ذوالجلال سے کہا تھا:

﴿لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾ (سورة الاعراف: ١٦، ١٧)

''میں (انہیں گمراہ کرنے کے لئے) تیری سیدھی راہ پر بیٹھوں گا، پھر ان کے پاس ان کے آگے سے، پیچھے سے، دائیں طرف سے اور بائیں جانب سے آؤں گا۔ اور تو ان میں سے اکثریت کو شکر کرنے والا نہیں پائے گا۔''

لیکن جب آپ نے اللہ کی طرف رجوع کر لیا، اس کے دلائل و براہین کی طرف متوجہ ہو گئے تو پھر کوئی خوف وخطرہ اور فکر وغم نہ کریں۔ کیونکہ قرآن وحدیث کے سامنے حسب ارشاد الٰہی:

﴿اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا﴾ (سورة النساء: ٧٦)

''شیطان کی چالیں بڑی کمزور و بے بنیاد ہوتی ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اہل توحید میں سے صرف ایک آدمی بھی ان مشرکین کے ہزاروں اہل علم پر غالب آجائے تو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿وَاِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُوْنَ﴾ (سورۃ الصفت : ۱۷۳)

''یقیناً ہمارے (مخلص بندوں کے) لشکر ہی ان پر غالب ہیں۔''

بلاشبہ اللہ کے بندے جس طرح دلیل وزبان سے ان پر فائق ہوتے ہیں اسی طرح ہی شمشیر وسنان سے بھی غالب رہتے ہیں۔ اور خطرہ صرف اس موحد کے لئے ہے جو راہ توحید پر تو چلے مگر علم کے اسلحہ سے نہتہ اور تہی دامن ہو۔ ہم پر تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب نازل فرما کر بہت بڑا احسان کیا ہے جس کے بارے میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ (سورۃ النحل: ۸۹)

''اس میں ہر بات کی وضاحت ہے۔ اور مسلمانوں کے لئے ذریعہ ہدایت اور باعث رحمت وبشارت ہے۔''

اہل باطل کوئی بھی دلیل وحجت پیش کریں۔ قرآن پاک میں اس کے توڑ اور بطلان کا سامان موجود ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَلَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَاَحْسَنَ تَفْسِيْرًا﴾ (سورۃ الفرقان : ۳۳)

''وہ کوئی بات بھی لائیں ہم آپ کو حق بات پہنچا دیتے ہیں اور بہت اچھا کھول کر بیان کر دیتے ہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ساتویں فصل : ....

تردید باطل

اب ہم آپ کے سامنے کتاب الٰہی کے وہ مقامات ذکر کئے دیتے ہیں۔ جو موجودہ مشرکین کی ان باتوں کا جواب ہیں جو انہوں نے اپنے لئے دلیل و حجت قرار دے رکھی ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اہل باطل کا جواب دو طرح سے ہے: ① مجمل ② مفصل

① مجمل جواب:

کسی بھی صاحب عقل و دانش شخص کے لئے بہت بلند پایہ اور انتہائی مفید بات اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد گرامی ہے:

﴿هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ مِنْهُ اٰیَاتٌ مُّحْکَمَاتٌ هُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهَاتٌ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَ مَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ﴾ (سورة آل عمران : ٧)

”وہی ہے جس نے آپ (ﷺ) پر کتاب نازل فرمائی۔ اس کی بعض آیات ظاہر المعنی ہیں جو کتاب کی جڑ اور اصل ہیں۔ اور بعض آیات متشابہ اور ذو المعنی ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں میل اور کجی ہے وہ فتنہ پردازی اور عقلی تاویلات کے لئے ان متشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کی تاویل (مراد اصلی) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

اور رسول اللہ ﷺ ایک صحیح حدیث میں فرماتے ہیں:

((اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ سَمَّی اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ)) (بخاری، مسلم، ابو داؤد)

”جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو متشابہات کی پیروی کرتے ہوں، تو ان سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بچو کیونکہ انہی لوگوں کا اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔''

اس کی مثال اس طرح ہے کہ جب کوئی مشرک آپ سے کہے کہ اللہ نے فرمایا:

﴿اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

''سن لو کہ جو اللہ کے دوست ہیں، انہیں نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔''

(اِنَّ الشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَهُمْ جَاهٌ عِنْدَ اللّٰهِ)

''بلا شبہ شفاعت حق ہے اور بے شک اللہ کے ہاں انبیاء کی خاص قدر و منزلت ہے۔''

یا وہ نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث اپنے باطل نظریات کے جواز کے لئے پیش کرے اور آپ اس کی ذکر کردہ بات کا معنی و مطلب نہیں سمجھتے، تو اس طرح جواب دیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں ان لوگوں کا ذکر فرمایا ہے جو کج فہم و کج رو ہیں اور محکم آیات کو چھوڑ کر متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور میں نے اللہ کا جو فرمان ذکر کیا ہے اسے وہ بھی بتائیں کہ مشرکین مکہ تو حید ربوبیت کے قائل تھے مگر ان کا کفر ملائکہ وانبیاء اور اولیاء سے غلط و بے جا تعلق کی وجہ سے تھا۔ اور یہ بھی بتائیں کہ وہ کہتے تھے:

﴿هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾

''یہ تو اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔''

یہ بات قطعی اور واضح ہے جس کا معنی بدلنے کی کسی میں جرأت نہیں۔

اور اس مشرک سے کہیں کہ تو نے قرآن پاک اور حدیث رسول ﷺ سے جو کچھ ذکر کیا ہے، میں تو اس کا مطلب نہیں سمجھتا مگر یہ قطعی بات ہے کہ اللہ کے کلام میں تضاد یا تناقض نہیں ہے۔ اور نہ ہی حدیث رسول ﷺ کلام اللہ کی مخالف ہوتی ہے۔ یہ بڑا عمدہ، صحیح اور مسکت جواب ہے، آپ اسے معمولی نہ سمجھیں۔ لیکن اسے سمجھ وہی سکتا ہے جسے توفیق الٰہی اور تائید باری تعالیٰ حاصل ہو، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ (حم السجدة : ٣٥)

''نہیں سکھائی جاتی یہ بات مگران لوگوں کو جوصبر کرتے ہیں اور نہیں سیکھ سکتا اسے مگر جو بڑے نصیب والا ہے۔''

② مفصل جواب:

اللہ کے دشمنوں کو دین انبیاء ورسل علیہم السلام پر بہت سے اعتراضات اور شکوک وشبہات ہیں جن کی بدولت وہ لوگوں کواس سے ورغلاتے اور روکتے ہیں۔

شبہ نمبر 1:

ان کا کہنا ہے:

''ہم اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتے بلکہ گواہی دیتے ہیں کہ اس اللہ وحدہ لاشریک لہ کے علاوہ نہ کوئی پیدا کرتا ہے، نہ رزق دیتا ہے، نہ کوئی نفع دے سکتا ہے، اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ حتی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنی ذات کو نفع ونقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے، چہ جائیکہ پیر عبدالقادر جیلانیؒ یا کوئی دوسرا ہو، لیکن میں گنہگار ہوں۔ جبکہ اولیاء وصالحین کو اللہ کے ہاں بڑا مقام حاصل ہے۔ لہٰذا میں ان سے ذریعہ (واسطہ) سے اللہ سے مانگتا ہوں۔''

جواب:

آپ اسے مذکورۃ الصدر جواب دیں کہ جن مشرکین کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا، وہ بھی اس بات کے اقراری تھے جس کا تم نے ذکر کیا ہے۔ وہ بھی مانتے تھے کہ ان کے یہ بت کوئی کام نہیں سنوارتے، انہیں تو ان کی جاہ وحشمت والی سفارش چاہیے تھی۔ اوراس کے متعلق کتاب اللہ کی آیات پڑھ کر مسئلہ کی وضاحت کر دیں۔

شبہ نمبر 2 :

''اگر وہ کہے کہ یہ آیات تو ان لوگوں کے بارے میں اتری ہیں، جو بتوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو پوجتے تھے۔ اولیاء اللہ اور بزرگوں کو آپ بت کس طرح بنا رہے ہیں یا
انبیاء کو صنم کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

جواب :

اسے سابقہ جواب دیں اور جب وہ اقرار کر لے کہ کفار بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کے قائل تھے اور جن بتوں کی طرف متوجہ رہتے تھے، ان کی صرف سفارش چاہتے تھے۔ اگر یہ اپنے اور ان کفار کے فعل میں فرق پوچھنا چاہے تو اسے بتائیں کہ بعض کافر تو بتوں کو پکارتے تھے۔ اور ان میں سے بعض تو ایسے بھی تھے جو اولیاء کرام کو پکارتے تھے جن کے متعلق فرمان الٰہی ہے:

﴿أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ﴾ (بنی اسرائیل : ٥٧)

"یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں اور اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں، ان میں سے بہت نزدیک کون ہے؟"

وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو پکارتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ (المائدة : ٧٥، ٧٦)

"نہیں مسیح ابن مریم مگر پیغمبر ان سے پہلے بہت سے پیغمبر گزرے ہیں ان کی ماں صدیقہ (ولیہ) تھیں۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ دیکھ ہم ان لوگوں کے لئے نشانیاں کیسے بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھ کہ یہ کہاں سے پلٹائے جاتے ہیں۔ کہہ دیجئے کہ کیا تم سوائے اللہ کے ایسی چیزوں کی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرتے ہو جو تمہارے نفع ونقصان کا اختیار نہیں رکھتیں اور اللہ ہی سننے والا جاننے والا ہے۔''

اور اسے اللہ کا یہ ارشاد بھی سنائیں:

﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ هٰؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ أَكْثَرُهُمْ بِهِمْ مُؤْمِنُونَ﴾

(سبا: ٤٠، ٤١)

''اور جس دن (اللہ) ان سب کو اکٹھا کرے گا، پھر فرشتوں کو کہے گا کہ یہ تمہاری عبادت کرتے تھے۔ وہ کہیں گے تو پاک ہے تو ہی ہمارا کارساز ہے۔ ان کی بجائے۔ بلکہ یہ جنوں کی عبادت کرتے تھے۔ اور ان کی اکثریت جنوں پر ایمان رکھتی تھی۔''

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلٰهَيْنِ مِنْ دُونِ اللّٰهِ قَالَ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ إِنْ كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ﴾ (المائدہ: ١١٦)

''اور جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے علاوہ اپنا معبود بناؤ؟ عیسیٰ کہیں گے اے پاک پروردگار! مجھے وہ بات کہنے کی کیا پڑی ہے جس کے کہنے کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر میں نے یہ بات کہی ہوئی ہے تو تو جانتا ہے۔ کیونکہ تو میرے دل کے رازوں کا واقف بھی ہے اور میں تیرے دل کی کسی بات کو نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی غیب کا علم رکھنے والا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کے ذکر کے بعد اسے کہیں۔ آپ کو علم ہو گیا کہ جس نے بت کی طرف رجوع کیا اس نے کفر کیا، جس نے صالحین اور بزرگوں کی طرف قصد استمد اد (ارادہ طلب مدد) کیا اس نے بھی کفر کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ساتھ جہاد کیا تھا۔

شبہ نمبر 3 :

اگر وہ کہے کہ کافر تو ان بتوں سے مرادیں مانگتے تھے۔ جبکہ میں شہادت دیتا ہوں کہ بلاشبہ نفع دینے اور نقصان پہنچانے والا کارساز صرف اللہ ہی ہے۔ اور اسی سے ہی مانگتا ہوں۔ نیک لوگوں کے بس میں تو کچھ نہیں۔ میں اللہ کے ہاں ان کی صرف سفارش کی امید پر ان کا قصد کرتا ہوں۔

جواب :

یہ ہو بہو کفار والا مقولہ ہے، اسے یہ فرمان الٰہی سنائیں:

﴿وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى﴾ (الزمر: ۳)

"جنہوں نے اللہ کی بجائے اولیاء (اور پیروں) کو پوجنا شروع کیا وہ بھی کہتے ہیں کہ ہم انہیں اس لئے پوجتے ہیں تا کہ یہ ہمیں اللہ کے مقربین بنا دیں۔"

اور ارشاد ربانی ہے:

﴿وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ﴾ (یونس: ۱۸)

"اور وہ کہتے ہیں کہ یہ (بت، ولی، پیر) اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں۔"

یاد رکھیں کہ ان کے شکوک وشبہات اور اعتراضات میں سے یہی تین شبہات اہم اور بنیادی ہیں۔ اور جب آپ کو معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی وضاحت کر دی ہوئی ہے۔ اور آپ اسے صحیح طور پر سمجھ گئے ہیں تو پھر یہ سب سے آسان الجھنیں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں فصل :

دعا و پکار کا عبادت ہونا

شبہ نمبر 4:

اگر وہ کہے کہ میں سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہیں کرتا اور نیک لوگوں کی پناہ لینا اور تنگی و تکلیف میں مشکل کشائی کے لئے انہیں پکارنا کوئی عبادت تو نہیں۔

جواب :

اسے کہئے، کیا آپ یہ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ نے آپ پر خالصتاً صرف اپنی عبادت فرض کی ہے۔ اور یہ اس کا آپ پر حق ہے؟ جب وہ کہے کہ ہاں، تو اس سے اپنے اس فرض کی وضاحت طلب کریں جو صرف اللہ وحدہ لاشریک کی مخلصانہ عبادت کی شکل میں بندے پر اللہ کا حق ہے؟ اگر وہ عبادت اور اس کی انواع واقسام کو جانتا ہو تو اسے اس طرح سمجھائیں کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے:

﴿اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً﴾ (سورۃ الاعراف : ۵۵)

''صرف اپنے رب کو عاجزی سے اور پوشیدگی سے پکارو۔''

اب اس سے پوچھیں، کیا آپ سمجھ گئے کہ دعا و پکار اللہ کی عبادت ہے تو وہ لازماً کہے گا۔ ہاں ۔ کیونکہ دعا تو خالص عبادت بلکہ عبادت کا مغز ہے۔ پھر اسے کہیں کہ جب آپ نے اقرار کرلیا ہے پکارنا عبادت ہے اور آپ نے شب و روز بیم ورجاء یا خوف وامید میں اللہ کو پکارا اور پھر کسی حاجت کے وقت کسی نبی یا غیر نبی کو بھی پکارا تو کیا آپ نے اللہ کی عبادت میں کسی غیر کو شریک کیا؟ اس کے ہاں کہنے کے سوا اس کے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لئے کوئی چارہ ہی نہیں، تو اسے کہیں: جب آپ نے ارشاد الٰہی میں وارد اللہ کے حکم پر عمل کیا جس میں ہے:

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (سورۃ الکوثر: ۲)

"اللہ کے لئے نماز پڑھ اور اسی کے نام کی قربانی دے۔"

اور اللہ کی فرمانبرداری کی، اسی کے نام کی قربانی دی، کیا یہ عبادت ہے؟ یقیناً وہ کہے گا: ہاں۔ پھر اس سے پوچھیں: اگر کسی مخلوق، نبی، جن بھوت یا ان کے علاوہ کسی کے نام کی قربانی دیں تو کیا آپ نے اللہ کی عبادت میں غیر کو شریک کیا؟ یقیناً وہ اقرار کرے گا۔ اس سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ مشرکین جن کے متعلق قرآن پاک کی آیات نازل ہوئی ہیں، کیا وہ فرشتوں، صالحین اور لات وغیرہ کی عبادت کرتے تھے؟ وہ حتمی طور پر اثبات میں جواب دے گا۔ پھر آپ اچھی طرح واضح کر دیں کہ ان کی عبادت بھی دعا وذبح اور التجاء کے سوا کچھ نہ تھی۔

بلکہ وہ یقین رکھتے تھے کہ ہم اللہ ہی کے غلام ہیں۔ اسی کے قبضہ قدرت کے ما تحت ہیں اور اللہ ہی کارساز ہے۔ لیکن انہوں نے غیر اللہ کو ان کی قدر و منزلت کے پیش نظر سفارش کے لئے پکارا اور ان سے رفع حاجت کی بھیک مانگی۔ ان کا یہ فعال اظہر من الشمس اور بالکل واضح شرک ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

نویں فصل : ....

شرعیہ وشرکیہ شفاعت

شبہ نمبر 5:

اگر وہ کہے: کیا آپ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کا انکار کرتے اور اس سے بری الذمہ ہوتے ہیں؟

جواب :

اسے کہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کا نہ انکار کرتا ہوں، نہ ہی اس سے بری الذمہ ہوتا ہوں۔ بلکہ آپ ﷺ شفاعت کرنے والے اور مقبول شفاعت ہیں اور میں امیدوار شفاعت ہوں۔ لیکن تمام تر شفاعت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿قُلْ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا﴾ (سورة الزمر : ٤٤)

"تمام تر شفاعت وسفارش اللہ کے اختیار میں ہے۔"

اور اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کی اجازت تک نہیں، جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ﴾ (سورة البقرة : ٢٢٥)

"کون ہے جو اس کے پاس (کسی کی) سفارش کرے؟ جب تک کہ اس کا حکم واجازت نہ ہو۔"

اور جب تک اللہ پاک کسی کے بارے میں شفاعت کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ شفاعت نہ کی جا سکے گی۔ جیسا کہ رب العزت کا فرمان ہے:

﴿وَلَا یَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی﴾ (سورة الانبیاء : ٢٨)

"اور کسی کے لئے شفاعت نہ کریں گے، سوائے اس کے جس کی شفاعت

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پر اللہ کی رضامندی حاصل ہو جائے۔"

اور اللہ اہل توحید کے سوا کسی دوسرے عقیدہ والے پر رضامند نہ ہوگا۔ جیسے کہ فرمان الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾

(آل عمران : ۸۵)

"اگر کسی نے اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین پسند کیا تو اسے اللہ قبول نہیں کرے گا۔"

جب تمام تر شفاعت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے اختیار میں ہے، اس کی اجازت کے بغیر ممکن ہی نہیں اور نہ ہی نبی ﷺ یا کوئی دوسرا کسی کے بارے میں شفاعت کرے گا۔ یہاں تک کہ انہیں رضائے الٰہی کا اشارہ نہ مل جائے۔ اور رضائے الٰہی اہل توحید کے سوا کسی کو حاصل نہ ہوگی۔ اس طرح جب بات کھل کر سامنے آ گئی کہ تمام تر شفاعت اللہ کے ہاتھ میں ہے تو اسی سے ہی یوں طلب کریں:

(اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ شَفَاعَتَهُ)

"اے اللہ! مجھے نبی ﷺ کی شفاعت سے محروم نہ کر۔"

(اَللّٰهُمَّ شَفِّعْهُ فِيَّ)

"اے اللہ! نبی اکرم ﷺ کو میری شفاعت کا اختیار اور میرا شافع بنا۔"

اور ایسی ہی دیگر دعائیں مانگا کریں۔

شبہ نمبر 6:

اگر وہ مشرک کہے کہ نبی ﷺ کو شفاعت دی گئی ہے، اور میں اسی میں سے طلب کرتا ہوں جو آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جواب :

اسے کہیں کہ اللہ رب العزت نے نبی ﷺ کو شفاعت عطا فرمائی مگر آپ کو نبی ﷺ سے طلب شفاعت کے اقدام سے منع کر دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (سورة الجن : ١٨)

"اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مت پکارو۔"

جب آپ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کو آپ کا شافع بنائے تو اس کے فرمان:

﴿فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا﴾ (سورة الجن : ١٨)

"اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مت پکارو۔"

کی بھی اطاعت کریں۔

شفاعت نبی ﷺ کے علاوہ بھی بعض کو دی گئی ہے۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ فرشتے شفاعت کریں گے، اولیاء اللہ شفاعت کریں گے اور سن شعور سے قبل وفات پا جانے والے معصوم بچے بھی شفاعت کریں گے۔ اور کیا آپ یہ کہتے ہیں کہ اللہ نے انہیں شفاعت عطا کی ہے اور میں ان سے وہ طلب کرتا ہوں؟

اگر آپ اس طرح کہیں تو آپ نیک لوگوں کی عبادت کے شرک میں ملوث ہوں گے۔ جس کا کتاب الٰہی میں ذکر ہے۔ اور اگر آپ کا جواب منفی میں ہو تو آپ کا یہ قول:

(اَعْطَاهُ اللّٰهُ الشَّفَاعَةَ وَاَنَا اَطْلُبُهُ مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ)

(قول مشرك)

"کہ اللہ نے انہیں حق شفاعت میں اختیار دیا ہے، اور میں اسی عطا کردہ حق سے طلب کرتا ہوں۔"

باطل ہو گیا۔ فهو المراد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دسویں فصل : ....

بزرگوں کو پکارنا

شبہ نمبر 7:

اگر وہ کہے کہ:

''میں حاشا وکلا کسی کو اللہ کا شریک نہیں بناتا۔لیکن صالح بزرگوں کو پکارنا اوران سے التجاء،رفع حاجات تو شرک نہیں ہے۔''

جواب :

اسے کہیں: آپ اقرار کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کو زنا سے بھی بڑھ کر حرام وگناہ قرار دیا ہے۔اور اللہ یہ شرک کبھی معاف نہیں کرے گا۔وہ کونسا کام ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔اور جس کو وہ قطعاً نہیں بخشے گا؟

یہ بات مشرک نہیں جانتا لہٰذا اسے کہیں کہ آپ خود کو شرک سے بری کیسے سمجھتے ہیں۔جبکہ آپ شرک کو جانتے ہی نہیں؟ اللہ نے آپ پر یہ کیسے حرام کیا اور کہا کہ وہ اسے معاف نہیں کرے گا؟ آپ نہ تو اس کے بارے میں پوچھتے ہیں اور نہ ہی اسے جانتے ہیں۔کیا آپ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ نے شرک کو حرام تو کر دیا ہے مگر شرک کی وضاحت نہیں کی؟

اگر وہ کہے کہ شرک بتوں کی پوجا کرنے کو کہتے ہیں جبکہ ہم بتوں کو نہیں پوجتے ہیں۔مشرکین مکہ لکڑیوں اور پتھروں کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ پیدا کرتے اور رزق دیتے ہیں۔اور جو انہیں پکارے ان کے کام سنواتے ہیں؟ قرآن پاک ان کے متعلق اس نظریئے کو غلط قرار دیتا ہے۔

اگر وہ کہے کہ وہ لکڑی،پتھر یا مزار کا قصد کرتے ہیں۔انہیں پکارتے،ان کے لئے قربانی دیتے اور کہتے تھے کہ یہ ہمیں اللہ کا مقرب بناتے ہیں۔ان کی برکت سے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہماری مشکلات حل کرتا ہے۔ اور انہی کی برکت سے ہمیں نعمتوں سے نوازتا ہے۔ اسے کہیے کہ آپ نے ٹھیک کہا اور پتھروں، قبروں اور مزاروں وغیرہ پر آپ بھی یہی کچھ کرتے ہیں۔ اگر اس نے تسلیم کرلیا کہ یہ امور بتوں کی عبادت میں شامل ہیں تو ان کا یہی اقرار ہمارا مطلوب ہے، اسے یہ کہا جائے کہ آپ کے کہنے کے مطابق بتوں کی پوجا کا نام شرک ہے۔ کیا آپ کی مراد یہ ہے کہ شرک اسی کے ساتھ مخصوص ہے اور صالحین سے مشکل کشائی کی التجاء کرنا اور انہیں پکارنا شرک نہیں؟

اس کی تردید تو قرآن پاک کی مذکورہ سابقہ آیات کرتی ہیں جو فرشتوں، عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر صالح بزرگوں کو پکارنے والوں کے کفر سے متعلق ہیں۔ یقیناً وہ آپ کی بات کو تسلیم کرے گا کہ اگر کسی نے اللہ کی عبادت میں نیک بندوں میں سے کسی کو شریک کیا تو یہی وہ شرک ہے جس کا قرآن پاک میں ذکر ہے۔ اس کا یہی اقرار ہمارا اصل مطلوب ہے۔

اس مسئلہ کا بھید کچھ اس طرح ہے کہ جب وہ کہے کہ میں اللہ کے ساتھ شرک نہیں کرتا تو اس سے استفسار کریں کہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا کیا ہے؟ وضاحت فرمایئے۔ اگر وہ کہے کہ شرک بتوں کی عبادت کرنا ہے۔ تو پوچھیں کہ بتوں کی عبادت کرنے کا کیا مطلب ہے؟ تفصیل سے بتایئے۔ اگر وہ کہے کہ میں ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتا تو اس سے اللہ کی عبادت کا معنیٰ اور اس کی وضاحت طلب کریں۔ اگر وہ اسی طرح کہے جس طرح قرآن پاک نے بیان کیا ہے تو وہ عین مقصود ہے۔ اور اگر اسے اللہ کی عبادت کا معنیٰ و مطلب معلوم ہی نہیں تو وہ اس چیز کے متعلق دعویٰ کیسے کرتا ہے جسے وہ جانتا ہی نہیں؟

اگر وہ اللہ کے ساتھ شرک اور بتوں کی عبادت کے مفہوم کو واضح کرنے والی آیات کے مخالف کوئی دوسرا مطلب بیان کرے تو دور حاضر کے مشرکین بالکل ایسا ہی کرتے ہیں۔ بلاشبہ صرف ایک اللہ کی عبادت ہی وہ مسئلہ ہے جس کی وجہ سے مشرکین

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہم پر طرح طرح کے الزامات عائد کرتے ہیں ۔ اور اسی مسئلہ پر ایسے آتش زیر پا ہوتے ہیں جیسے ان کے پیش رو بھائیوں نے چلاتے ہوئے کہا تھا:

﴿اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ﴾

(سورۃ ص:۵)

''کیا اس نے سب بتوں کی بجائے صرف ایک معبود مقرر کر دیا ہے؟ یہ تو بڑی حیران کن بات ہے۔''

شبہ نمبر 8:

اگر وہ کہے کہ انہیں فرشتوں اور انبیاء کو پکارنے کی بناء پر کافر نہیں کہا گیا۔ بلکہ ان کے کافر قرار دیئے جانے کی وجہ ان کا یہ قول تھا:

(اَلْمَلٰٓئِکَةُ بَنَاتُ اللّٰهِ)

''فرشتے اللہ کی بیٹیاں ہیں۔''

اور ہم یہ تو نہیں کہتے کہ پیر عبدالقادر جیلانیؒ یا کوئی دوسرا بزرگ اللہ کا بیٹا ہے۔

جواب :

اسے کہیں کہ بیٹے کی نسبت اللہ کی طرف کرنا مستقل کفر ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ﴾ (سورۃ الاخلاص : ۱،۲)

''کہہ دیجئے کہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔''

"احد" وہ ہے جس کی کوئی نظیر و مثیل نہ ہو اور "صمد" وہ ہے جس کی طرف حوائج وضروریات میں قصد کیا جا سکتا ہو۔ جس نے اس کا انکار کیا وہ کافر ہو گیا۔ اگرچہ وہ ساری سورت کا انکار نہ کرے۔ کیونکہ فرمان الٰہی ہے:

﴿مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّمَا کَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ﴾

(المومنون : ۹۲)

''اللہ کا نہ تو کوئی بیٹا ہے اور نہ ہی اس کے ساتھ دوسرا کوئی معبود ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے دونوں اقسام میں فرق کر دیا ہے۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کو

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مستقل کفر قرار دیا ہے۔اور ارشاد ربانی ہے:

﴿وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهُ بَنِيْنَ وَ بَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (سورة الانعام : ١٠١)

''انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنایا حالانکہ انہیں اس نے پیدا کیا ہے۔ اور بغیر علم کے اس کے بیٹے اور بیٹیاں بنالی ہیں۔''

یہاں اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے کفر کو الگ الگ کر دیا ہے۔اور اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ جو لوگ ''لات'' کے نیک آدمی ہونے کے باوجود اسے پکارنے پر کافر ہوئے۔انہوں نے اسے اللہ کا بیٹا نہیں بنایا تھا۔اور جو لوگ جنوں کی عبادت کی بناء پر کافر قرار دیئے گئے،انہوں نے بھی ایسا نہیں کیا تھا۔

ایسے ہی مذاہب اربعہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کے تمام علماء ''مرتد کا حکم'' کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ کوئی مسلمان جب یہ مان لے کہ اللہ کا کوئی بیٹا ہے تو وہ مرتد ہو گیا۔اور وہ دونوں اقسام میں فرق بھی کرتے ہیں۔اور یہ انتہائی واضح امر ہے۔

شبہ نمبر 9:

اگر وہ کہے کہ اللہ کا ارشاد ہے:

﴿اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾

(سورة يونس : ٦٢)

''یعنی اولیاء اللہ پر کسی قسم کا خوف وخطر نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غم وفکر میں مبتلا ہوتے ہیں۔''

جواب:

اسے سمجھایئے کہ یہ تو حقیقت ہے،لیکن انہیں پوجا تو نہیں جائے گا۔ہم اللہ کے ساتھ ان کی عبادت اور انہیں اللہ کا شریک ٹھہرانے کے سوا تو کسی بات کا انکار نہیں کرتے بلکہ ان کی محبت،حدود شریعت میں رہتے ہوئے ان کی فرمانبرداری اور ان کی حقیقی کرامات کا اعتراف واجب ہے۔اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار اہل بدعت و

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضلالت کے علاوہ کوئی نہیں کرتا۔ اور اللہ کا دین دونوں انتہاؤں (یعنی اولیاء کی محبت میں غلو اور ان کی عبادت اور اولیاء کے ساتھ جفا اور ان کی کرامات کے کلی انکار) کے درمیان ہے۔ اور ہدایت دونوں گمراہیوں کے وسط میں اور حق دونوں باطلوں کے درمیان ہے۔

گیارھویں فصل : ....

مشرکین مکہ اور موجودہ مشرکوں میں فرق

آپ پر حقیقت عیاں ہوگئی کہ موجودہ مشرکین جسے ''عقیدت'' کے نام سے تعبیر کرتے ہیں ۔ دراصل یہی وہ شرک ہے جس کے بارے میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں اور اسی اعتقاد کے لوگوں سے رسول کریم ﷺ نے جہاد کیا تھا۔

یہ بھی ذہن نشین کرلیں کے مکہ والوں کا شرک موجودہ زمانے کے شرک سے دو طرح سے خفیف تھا۔

اولاً: پہلے مشرکین صرف خوشحالی و فارغ البالی کے زمانے میں شرک کرتے ،اور ملائکہ، اولیاء اور بتوں کو اللہ کے ساتھ پکارتے تھے۔ مگر غربت وعسرت اور تنگی ومصیبت کے وقت وہ صرف اللہ ہی کو پکارتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے:

﴿اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّا اِيَّاهُ فَلَمَّا نَجّٰكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْ وَكَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا﴾

(سورة بنى اسرائيل : ٦٧)

''اور جب سمندر میں تمہیں کوئی مصیبت گھیر لے تو اللہ کے سوا جنہیں تم پکارتے ہو وہ سب بھول جاتے ہیں ۔ صرف اللہ ہی رہ جاتا ہے اور جب وہ تمہیں ساحل تک پہنچا دے تو تم منہ پھیر لیتے ہو، اور انسان بڑا ناشکرا ہے۔''

ایسے ہی فرمان الٰہی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ اَرَاَیْتَكُمْ اِنْ اَتَاكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ . بَلْ اِیَّاهُ تَدْعُوْنَ فَیَكْشِفُ مَا تَدْعُوْنَ اِلَیْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ﴾

(سورۃ الانعام: ٤٠، ٤١)

"کہہ دیجئے! کہ یہ تم ذرا بتاؤ کہ اگر تم پر اللہ کا کوئی عذاب آجائے یا تم پر قیامت ٹوٹ پڑے تو کیا اللہ کے سوا کسی کو پکارو گے۔ اگر تم سچے ہو؟ بلکہ صرف اسی کو پکارو گے اور جس تنگی کے لئے پکارتے ہو وہ اسے کھول دے گا اگر وہ چاہے اور تم سب شرکاء کو بھول جاؤ گے۔"

اسی طرح ہی ارشاد ربانی ہے:

﴿اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِیْبًا اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِیَ مَا كَانَ یَدْعُوْۤا اِلَیْهِ مِنْ قَبْلُ وَ جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِهٖ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِیْلًا اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ﴾ (الزمر: ٨)

"جب انسان کسی مصیبت کا شکار ہو جائے تو اپنے رب کی طرف رجوع کر کے اسے پکارتا ہے جب وہ اپنے انعام ورحمت سے مصیبت ہٹا دے تو وہ پہلے جس کی خاطر بلاتا تھا بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگ جاتا ہے تاکہ اس کی راہ سے گمراہ کردے۔ کہہ دیں کہ اپنے کفر کی بدولت کچھ دیر فائدہ اٹھالے۔ آخر تو اہل جہنم میں سے ہوگا۔"

اسی سے ملتا جلتا فرمان ہے:

﴿وَاِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ﴾ (سورۃ لقمان ۳۲)

"جب سمندر کی موج سائبان کی طرح انہیں ڈھانپ لیتی ہے تو اللہ کو بڑے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مخلص ہو کر پکارتے ہیں کہ دین وعبادت صرف تیرے ہی لئے ہیں۔"

جس نے قرآن پاک میں اللہ کا بیان کردہ یہ مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیا کہ مشرکین ،جن سے رسول اللہ ﷺ نے جہاد فرمایا وہ زمانہ خوشحالی میں اللہ اور غیر اللہ کو پکارتے تھے۔لیکن مصائب وبدحالی میں صرف اللہ وحدہ لاشریک لہ،کو پکارتے اور اپنے پیروں کو بھول جاتے تھے۔اس پر ہمارے موجودہ دور کے مشرکین اور مشرکین مکہ کے شرک کا فرق روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ مگر وہ کہاں ہے؟ جس کے دل پر یہ مسئلہ نقش ہو جائے۔ واللہ المستعان

ثانیاً : پہلے زمانہ کے مشرک اللہ کے مقربین مثلاً انبیاء واولیاء اور فرشتوں کو پکارتے تھے یا پھر درختوں اور پتھروں کو پکارتے جو اللہ کے مطیع وفرمانبردار ہیں نہ کہ سرکش وگنہگار۔اور موجودہ زمانے کے مشرکین اللہ کے ساتھ ایسے لوگوں کو پکارتے ہیں جو عوام الناس سے بڑھ کر برائیوں میں لت پت ہیں۔اور جو لوگ انہیں پکارتے ہیں وہی خود ان کے زنا، چوری اور ترک نماز وغیرہ کی حکایات بیان کرتے ہیں۔ دریں حالات وہ مشرک جو کسی نیک وصالح انسان یا گناہ نہ کرنے والی لکڑی وپتھر کا عقیدتمند ہے اس مشرک سے بدرجہا بہتر اور کم مجرم ہے جو ایسے لوگوں کا عقیدتمند ہے جن کی سیاہ کاریوں،فسق وفجور اور فساد بگاڑ کا وہ خود عینی شاہد اور گواہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارھویں فصل :

نماز وروزہ اور مشرک وکافر

یہ بار آپ پر عیاں ہوگئی ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ رسول اکرم ﷺ نے جہاد کیا وہ موجودہ مشرکین سے باعتبار عقل برتر اور بلحاظ شرک کم تر تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ یہ لوگ ہماری سابقہ بات پر ایک اعتراض وشبہ کرتے ہیں جو ان کے دیگر تمام شکوک وشبہات سے بڑا اہم ہے۔ اسے ہمہ تن گوش ہو کر سنیں:

شبہ نمبر 10:

جن مشرکین وکفار کے بارے میں قرآن نازل ہوا ہے وہ اللہ کی وحدانیت (لاالہ اللہ) کی شہادت نہیں دیتے تھے، رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کرتے تھے، مرنے کے بعد اٹھائے جانے یعنی حیات بعد الممات کا انکار کرتے تھے، قرآن کو جھٹلاتے اور اسے جادو قرار دیتے تھے۔ جبکہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، ہم قرآن پاک کے سچا کلام الٰہی ہونے کی تصدیق کرتے ہیں اخروی زندگی پر ایمان رکھتے ہیں نماز ادا کرتے اور روزے رکھتے ہیں۔ پھر ہمیں ان مشرکین کے ساتھ کس طرح ملاتے ہیں۔

جواب :

تمام علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کسی نے بعض امور میں رسول اللہ ﷺ کی تصدیق اور کچھ باتوں میں آپ ﷺ کی تکذیب کی تو وہ کافر ہے، دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اسی طرح جب کوئی قرآن پاک کے کچھ حصے پر ایمان رکھے اور کچھ اجزا کا انکار کرے جیسے کسی نے توحید کا اقرار اور نماز کے فرض ہونے سے انکار کیا یا کسی نے توحید اور نماز کا اقرار کیا اور زکوۃ کا انکار کیا یا ان سب کا اقرار اور روزے کی فرضیت کا انکار کیا۔ یا کسی نے ان تمام کا تو اقرار کیا مگر فریضہ حج کا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

انکار کر دیا۔ اور جب نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں کچھ لوگ حج کرنے پر تیار ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیات نازل فرمائیں:

﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (سورۃ ال عمران)

''ان لوگوں پر جوزادِ راہ (خرچ) رکھتے ہوں صرف اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے اور جس نے کفر کیا اللہ (اسی سے کیا) ساری دنیا سے مستغنیٰ اور بے نیاز ہے۔''

اور جس نے ان سب فرائض کا اقرار کر لیا لیکن حیات اخروی کا انکار کر دیا۔ اس کے کافر ہونے اور اس کی جان و مال مسلمان کے لئے بطور غنیمت حلال ہونے پر بھی علماء امت کا اتفاق ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا﴾

''جو اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔ یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔''

جب اللہ تعالیٰ اپنی کتاب قرآن پاک میں صراحت فرما چکا ہے کہ جو شخص بعض امور پر ایمان لائے اور بعض کا انکار کرے وہ حقیقی معنوں میں پکا کافر اور مذکورہ عذاب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کا مستحق ہے تو ان مشرکین کا اعتراض اور شبہ زائل ہو گیا۔ اور یہی وہ شبہ ہے جسے الاحساء (۴) کے ایک آدمی نے اپنی کتاب میں اٹھایا ہے اور کتاب ہمیں بھیجی ہے۔

○ ...... اسے کہا جائے کہ آپ خود اقرار کرتے ہیں کہ جس نے رسول اللہ ﷺ کی تمام باتوں کی تصدیق کی اور فریضہ نماز کا انکار کیا اس کے کافر ہونے اور اس کی جان ومال حلال ہونے پر اجماع ہے۔ ایسے ہی وہ شخص جس نے تمام امور کا اقرار کیا مگر اخروی زندگی کا انکار کیا۔ اسی طرح وہ شخص جس نے رمضان المبارک کے روزے کی فرضیت کا انکار کیا اور دیگر تمام باتوں کی تصدیق کی، اس کے متعلق کسی بھی مذہب میں کوئی اختلاف نہیں۔ اور اس کے بارے میں تو خود قرآن ناطق ہے، جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے۔

یہ ایک طے شدہ اور لازوال حقیقت ہے کہ توحید ہی وہ عظیم فریضہ ہے جس کو لے کر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور یہ فریضہ، نماز روزہ اور زکوٰۃ اور حج سب سے بڑا ہے۔ تو پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ ان امور میں سے کسی ایک کا انکار کرنے والا تو کافر ہو جائے اگر چہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دیگر تمام امور پر عمل پیرا ہو؟ اور جب تمام انبیاء ورسل کے دین ''توحید'' کا انکار کرے تو کافر نہ ہو۔ سبحان اللہ! یہ کس قدر تعجب انگیز وحیرت خیز جہالت ہے۔

○ ...... اسے یہ بھی کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ کے ساتھ جہاد کیا حالانکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اسلام لا چکے تھے، وہ شہادت دیتے تھے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے رسول ہیں۔ وہ اذانیں دیتے اور نمازیں بھی پڑھتے تھے۔

اگر وہ کہے کہ بنی حنیفہ مسیلمہ کذاب کو نبی سمجھتے تھے تو کہئے کہ یہی بات تو ہمیں مطلوب ہے۔ جب کوئی شخص کسی کو نبی ﷺ کا مقام ومرتبہ دے تو وہ کافر ہوگا، اس کا

(٤) سعودی عرب کے المنطقہ الشرقیۃ کا ایک علاقہ جس کا سب سے بڑا شہر الھفوف ہے، جہاں تاریخی مسجد جواثی بھی ہے۔ مترجم

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

خون و مال حلال ہو گیا، اسے اقرار توحید ورسالت اور نماز کوئی فائدہ نہ دے سکے تو اس شخص کا کیا انجام ہو گا! جس نے (شمسان) شمس وقمر، یوسف، کسی صحابی یا کسی نبی کو جبار ارض وسماء کے مقام تک پہنچا دیا۔ سبحانہ ما اعظم شانہ

﴿كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾

(سورة الروم ٥٩)

''اسی طرح اللہ ان کے دلوں پر مہریں لگا دیتا ہے جو کہ نہیں جانتے۔''

○...... اسے کہا جائے کہ وہ لوگ جنہیں حضرت علیؓ نے آگ میں جلایا تھا، وہ سب اسلام کا دعوٰی کرتے تھے، حضرت علیؓ کے اصحاب ورفقاء میں سے تھے انہوں نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے علم سیکھا تھا۔ لیکن حضرت علیؓ کے بارے میں یوسف اور شمس وقمر جیسی بدعقیدہ گی کا شکار ہو گئے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کی تکفیر اور ان کے ساتھ جہاد کرنے پر کیسے جمع ہو گئے؟ کیا آپ اس ظن باطل اور خام خیالی میں مبتلا ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مسلمانوں کی تکفیر کیا کرتے تھے؟ یا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ تاج وغیرہ کی عقیدت بے ضرر اور حضرت علیؓ ابن ابی طالب کی عقیدت کفر ہے؟

○...... اسے یہ بھی کہا جائے بنوعبید القداح جو خلفاء بنی عباس کے دور میں مغرب اور مصر کے حکمران تھے، وہ سب شہادت دیتے تھے کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اسلام کے مدعی تھے اور جمعہ و پنجگانہ نماز ادا کرتے تھے۔ مگر جب انہوں نے شرعی امور میں مخالفت ظاہر کی جو ہماری موجودہ غیر شرعی حرکات سے کہیں ضفیف اور کم تر تھی تو علماء وقت ان کے کفر، ان کے خلاف جہاد، ان کے ملک کو ''بلاد حرب'' قرار دینے پر متفق ہو گئے اور مسلمانوں نے ان کے ساتھ جنگ کر کے اسلامی ممالک ان کے چنگل سے آزاد کرا لئے تھے۔

○...... اس سے پوچھیں: جب پہلے لوگ شرک، تکذیب رسول اللہ ﷺ، تکذیب قرآن اور انکار بعث (مرنے کے بعد قبروں سے دوبارہ اٹھایا جانا) وغیرہ کی بناء پر کافر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قرار نہیں دیئے گئے تو پھر "باب حکم المرتد" چہ معنی دارد؟ جسے سب مذاہب کے تمام علماء کرام نے بہت سے امور بیان کئے ہیں، جن کا ارتکاب مسلمان کو کافر اور اس کا مال و جان حلال کر دیتا ہے، یہاں تک کہ انہوں نے بظاہر معمولی امور تک کا بھی ذکر کیا ہے۔ مثلاً دل کی موافقت کے بغیر صرف زبان سے کلمہ کفر کہنا یا ہنستے ہنساتے بر سبیل مذاق ایسا کلمہ ادا کرنا۔

اور اس سے یہ بھی پوچھیں کہ وہ لوگ جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ﴾ (سورة التوبة ٧٤)

"اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا، حالانکہ انہوں نے کلمہ کفر کہا، اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے۔"

کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ پاک نے انہیں ایک کلمہ کی بناء پر کافر کہہ دیا ہے، حالانکہ وہ عہد رسالت میں تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے، نمازیں پڑھتے، زکوٰۃ ادا کرتے، حج کرتے اور اللہ کی وحدانیت پر یقین رکھتے تھے۔

اسی طرح وہ لوگ جن کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ:

﴿قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ○ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾ (سورة التوبة ٦٥-٦٦)

"ان سے پوچھیں کہ تم اللہ اور اس کی نشانیوں اور اس کے رسولوں کے ساتھ مذاق واستہزاء کرتے ہو؟ عذر مت کرو تم اپنے ایمان کے بعد کافر ہو گئے ہو۔"

ان لوگوں کے متعلق رب العزت نے صراحت فرما دی ہے کہ وہ ایمان دار

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے بعد کافر ہو گئے تھے۔ حالانکہ وہ غزوہ تبوک میں رسول اللہ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کلمہ کفر ادا کیا اور کہا کہ ہم نے تو یہ صرف بطور مذاق کہا تھا۔

شبہ نمبر 11:

اب ان کے اس شبہ پر غور فرمائیں کہتے ہیں کہ تم لوگ ایسے مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہو جو " لاالہ اللہ " کی شہادت دیتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔

جواب: اس کے جواب کو بغور سنیں اور اچھی طرح سمجھ لیں کیونکہ یہ ان صفحات کا نہایت اہم اور انتہائی مفید حصہ ہے۔

کلمہ کفر سے کافر ہونے کی دلیل کتاب اللہ کا وہ واقعہ بھی ہے، جو بنی اسرائیل کے اسلام، علم اور نیکی کے باوجود اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ "علی نبینا وعلیہ التحیة والسلام" کو کہا:

﴿اِجْعَل لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ﴾ (الاعراف)

"ان کے دیوتاؤں کی طرح ہمارے لئے بھی کوئی مجسم دیوتا (معبود) مقرر کردیں۔"

اور بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نبی اکرم ﷺ کو یہ کہنا:

((اِجْعَلْ لَّنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ)) (مسند احمد ۲۱۸/۵)

"(مشرکین جس طرح ایک درخت پر اپنا اسلحہ لٹکاتے اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں) ایسے ہمارے لئے بھی کوئی درخت "ذات انواط" (اسلحہ لٹکانے اور برکت حاصل کرنے کے لئے) منتخب فرمادیں۔"

اللہ کے نبی نے قسم کھا کر کہا تھا کہ تمہارا یہ کہنا بنی اسرائیل کے قول ﴿اجعل لنا الھا﴾ کی طرح ہی ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تیرھویں فصل : ....

لاعلمی میں شرک اور توبہ

شبہ نمبر12:

مشرکین یہ قصہ سابقہ سن کر اعتراض کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ بنی اسرائیل کافر تو نہ ہوئے، اسی طرح صحابہ رضی اللہ عنہم نے "اجعل لنا ذات انواط" کہا ہے وہ بھی کافر نہ ہوئے۔

جواب :

ہم کہتے کہ اس بنی اسرائیل نے اپنی اس ہنگامی سی خواہش کو عملی جامہ نہ پہنایا اوراسی طرح ہی نبی اکرم ﷺ سے " ذات انواط " کا مطالبہ کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی عملی اقدام نہ کیا۔ ورنہ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ بنی اسرائیل عملاً کر گزرتے تو کافر ہو جاتے۔ اسی طرح اس پر اتفاق ہے کہ جن صحابہ رضی اللہ عنہم کو نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا تھا اگر وہ اطاعت نہ کرتے اور آپ ﷺ کی ممانعت کے باوجود" ذات انواط "کو اختیار کر لیتے تو یقیناً کافر ہو جاتے۔ اور یہی ہمارا مطلب ومقصد ہے۔ یہ قصہ اپنے دامن میں بہت سے اسباق اور فوائد سموئے ہوئے ہے مثلاً:

☆......اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ صرف مسلمان بلکہ پڑھا لکھا عالم بھی شرک کی کسی ایسی قسم میں مبتلا وملوث ہو سکتا ہے جسے وہ جانتا نہ ہو۔

☆...... یہ قصہ حصول علم کی ضرورت اور اقسام شرک سے حزم واحتیاط برتنے کا سبق دیتا ہے۔

☆......اس سے پتہ چلتا ہے کہ جاہل کا کہنا ہے(التوحید فھمناہ)"توحید کو ہم نے سمجھ لیا ہے"۔ بہت بڑی جہالت اور ایک شیطانی دھوکہ ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

☆......یہ قصہ بتاتا ہے کہ مجتہد مسلمان اگر لاعلمی میں کوئی موجب کفریات کہہ دے اور اس پر متنبہ ہوتے ہی فوراً تائب ہو جائے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

☆......اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اگر چہ وہ کافر نہیں ہوگا اس کے باوجود اسے شدید ترین تنبیہ کی جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کی۔

شبهه نمبر13:

مشرکین کے پاس ایک اور اعتراض یا شبہہ واشکال ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اس آدمی کے قتل کرنے سے منع فرمایا جو ''لااله الا للہ'' کا اقرار کرے اور انہیں فرمایا تھا:

((اَقَتَلْتَهٗ بَعْدَ مَاقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ)) (حدیث)

''تو نے لااله الا للہ کہنے کے باوجود قتل کر دیا؟۔''

اسی طرح فرمان رسالت مآب ﷺ ہے:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی يَقُوْلُوْا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) (۵)

''مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں ان کے ساتھ جہاد کروں یہاں تک کہ وہ لاالہ الا اللہ کہنے لگیں۔''

وہ اسی طرح کی دوسری حدیث بھی پیش کر سکتے ہیں جو کلمہ توحید کہنے والے سے دست کش وباز رہنے کے بارے میں ہیں۔ اور ان جاہلوں کا خیال ہے کہ کلمہ کہنے والا کافر نہیں ہوتا نہ ہی اسے قتل کیا جائے گا وہ چاہے کچھ بھی کر گزرے۔

جواب:

ان جاہل مشرکین سے کہا جائے گا اور یہ ہے بھی ایک مصدقہ حقیقت کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود کے ساتھ جہاد کیا حالانکہ وہ لاالہ الا للہ کہتے تھے۔ اور اصحاب رسول ﷺ نے بنو حنیفہ سے جہاد کیا حالانکہ وہ لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا بھی اقرار کرتے تھے، نمازیں پڑھتے اور اسلام کا دعوی کرتے تھے اور اسی

(۵) بخاری و مسلم وغیرہ، صحیح الجامع ۱/۲۹۲

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

طرح وہ لوگ بھی ہیں جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگ سے جلایا تھا۔اور یہ گنوار مشرکین اس بات کا اقرار بھی کرتے ہیں کہ جس نے قبروں سے اٹھائے جانے (بعث بعدالموت) کا انکار کیا وہ کافر اور واجب القتل ہے۔اگر چہ وہ لاالـہ الا لله بھی کیوں نہ کہتا ہو اور جس نے ارکان اسلام میں سے کسی رکن کا انکار کیا وہ بھی کافر اور واجب القتل ہے، چاہے وہ زبان سے کلمہ توحید بھی پڑھتا ہو۔

دریں صورت یہ کس طرح ممکن ہے کہ ارکان اسلام میں سے کسی ایک جزء کا انکار کرنے پر تو اسے کلمہ توحید فائدہ نہ دے سکے مگر دین رسل کے طرہ امتیاز اور بنیاد ''توحید'' کے انکار کے باوجود''لاالـہ الا لـلـه ''اس کے لئے باعث امن ونجات بنا رہے۔درحقیقت اللہ کے دشمنوں نے ان احادیث کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔

حدیث اسامہ رضی اللہ عنہ کی حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے لاالـہ الا لـلـه کہہ کر اسلام کا دعویٰ کرنے والے آدمی کو یہ سمجھتے ہوئے قتل کر دیا کہ یہ صرف جان و مال کے خوف سے اسلام کا لبادہ اوڑھ رہا ہے۔

کوئی آدمی جب اپنے مسلمان ہونے کا اظہار کر دے تو اس کے قتل سے دست کش ہو جانا واجب ہے۔یہاں تک اس کے اس قول اور فعل کا تضاد عیاں نہ ہو جائے ۔اس کے بارے میں فرمان الٰہی ہے۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا (اَىْ فَتَثَبَّتُوْا)﴾ (سورة النساء ٩٤)

''اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں شمشیر زنی کرو تو (جلد بازی سے کام نہ لو بلکہ) حقیقت کی جستجو کر لو۔''(یعنی ثبوت حاصل کر لو)۔''

یہ آیت قتل سے دست کش ہونے اور حقیقت کی جستجو کر لینے پر دلالت کرتی ہے اور جب اس دست کشی کے بعد بھی اس شخص سے خلاف اسلام کا سرزد ہو تو'' فتبینوا '' میں وارد اللہ کے ارشاد کی رو سے اسے قتل کیا جائے گا اور اگر ایک مرتبہ کلمہ توحید کہہ دینے کے بعد اسے قتل نہیں کیا جا سکتا تو پھر ''تثبت'' کا کوئی مطلب ہی نہ ہوا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی دوسری حدیث اور اس جیسی دیگر مثالیں ہیں جن کا معنی یہی ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ جب وہ کلمہ توحید اور اسلام کا ظہار کر دے تو اس کے قتل سے رک جانا واجب ہے جب تک کہ اس سے کوئی ایسا کام رو پذیر نہ ہو جو اس کے دعویٰ کے مخالف ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنہوں نے:

((اَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَاقَالَ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) کہا

اور جن کا فرمان ہے:

((اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ))

انہی خارجیوں کے بارے میں ارشاد ہے۔

((اَيْنَمَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ))(٦)

”جہاں بھی تمہارا ان سے سامنا ہو انہیں قتل کر دو۔ اگر وہ مجھے مل جائیں تو میں انہیں عادیوں کی طرح قتل کر دوں۔“

حالانکہ خارجی عبادت کرنے ”لاالـہ الا للـہ“ کہنے اور تسبیح پڑھنے میں عام لوگوں سے بڑھ کر تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کے مقابلے میں اپنی نمازوں کو کمتر اور معمولی سمجھتے تھے۔ خوارج نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ہی علم بھی سیکھا تھا مگر جب ان سے شریعت کی مخالفت ظاہر ہوئی تو انہیں ”لاالہ الا للہ“ کہنے سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوا۔

یہی حال یہود اور بنو حنیفہ سے جہاد کرنے کا ہے۔

اسی طرح جب نبی اکرم ﷺ کو ایک آدمی نے خبر دی کہ بنو مصطلق نے زکوۃ روک لی ہے تو آپ نے ان کے ساتھ جہاد کرنے کا ارادہ فرمالیا۔ اسی وقت آیت یہ نازل ہوئی:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا﴾

(سورة الحجرات ٦)

---

(٦) بخاری ، کتاب الانبیاء :٦١- مسلم ، کتاب الزکوٰة :١٤٣، ١٤٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والوں! اگر کوئی منافق آپ کو خبر دے تو پہلے اس کی اچھی طرح تصدیق کرلو۔"

اور واقعی وہ خبر دینے والا آدمی بعد میں جھوٹا ثابت ہوا تھا۔ یہ تمام واقعات اس بات پر دلالت کناں ہیں کہ جن احادیث سے ان مشرکین نے اپنے لئے اوچھے سہارے تراشے ہیں، ان سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

چودھویں فصل :..

استغاثہ کی حقیقت

شبہ نمبر 14:

مشرکین کے ہاں ایک اور اعتراض واشکال یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے استغاثہ یعنی مدد طلب کریں گے، پھر حضرت نوح علیہ السلام سے، حضرت ابراہیم علیہ السلام سے، حضرت موسیٰ علیہ السلام سے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بالآخر رسول اللہ ﷺ کے پاس جائیں گے۔"

ان مشرکین کے نزدیک یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غیر اللہ سے استغاثہ کرنا شرک نہیں ہے۔

جواب :

ہم اللہ کے دشمنوں کے دلوں پر مہر ثبت کرنے والی ذات باری تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم اس استغاثہ سے انکار نہیں کرتے جو کسی مخلوق سے طلب کیا جائے بشرطیکہ وہ کام اس کے بس میں ہو۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ارشاد ربانی ہے:

﴿فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِي مِنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِنْ عَدُوِّهِ﴾

(سورۃ القصص ۱۵)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

''جوان کی قوم میں سے تھا اس نے دشمن کے فرد کے خلاف ان سے مدد طلب کی۔''

یا جس طرح انسان دوران جنگ یا دوسرے حالات میں اپنے ساتھیوں سے ایسے کاموں میں مدد طلب کرتا ہے، جن کی وہ طاقت رکھتے ہیں۔

ہم نے تو ''استغاثہ عبادت'' کا انکار کیا ہے۔ جیسا کہ یہ لوگ اولیاء اللہ کے مزارات کے پاس یا دور دراز سے ان کی عدم موجودگی میں ایسے امور میں مدد و مشکل کشائی کے طالب ہوتے ہیں جن کی قدرت صرف اللہ ہی کے پاس ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا تو قیامت کے روز لوگوں کا انبیاء و رسل سے استغاثہ کرنا کہ وہ اللہ سے دعائیں فرمائیں تا کہ لوگوں کا حساب و کتاب ہو اور اہل جنت اس طویل رکاوٹ کی پریشانی سے استراحت و آرام پائیں۔ اس قسم کا استغاثہ دنیا و آخرت ہر دو جہاں میں جائز ہے۔

دنیا میں یوں کہ آپ کسی پارسا، پاکباز، زندہ اور حقیقی ولی کے پاس جائیں جو آپ کو اپنے پاس بٹھائے اور آپ کی بات سنے۔ آپ اسے کہیں کہ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں، جس طرح کہ اصحاب رسول ﷺ آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی حیات بابرکات میں یہی سوال کیا کرتے تھے البتہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ہرگز ہرگز ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے روضہ اطہر کے پاس جا کر یہ سوال کیا ہو بلکہ سلف صالحین نے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر اللہ سے سوال کرنے کو بھی ممنوع کہا ہے۔ (۷)

چہ جائیکہ سوال ہی آپ سے کیا جائے۔

شبهه نمبر 15:

وہ ایک اعتراض واشکال یہ بھی پیش کرتے ہیں: کہ جب حضرت

(۷) سداً للباب تا کہ کوئی کمزور ایمان اور ضعیف الاعتقاد یہ نہ سمجھ لے کہ شاید اسی روضہ سے رفع حاجت کا سوال کر رہا ہے۔ قمر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم علیہ السلام نار نمرود میں ڈالے گئے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت خلیل علیہ السلام کے پاس آئے اور کہا:

"الك حاجة؟" کوئی ضرورت ہے؟ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "اما الیك فلا" آپ کی ذات سے ہو تو کوئی ضرورت نہیں۔ اگر جبرائیل امین علیہ السلام سے استغاثہ شرک ہوتا تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اس کی پیش کش ہرگز نہ کرتے۔"

جواب :

یہ بھی پچھلے شک وشبہ سے ملتا جلتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسی کام میں پیش کش کی جو اس کے بس میں تھا۔ کیونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ارشاد الٰہی کی رو سے "شدید القوی" بڑے ہی طاقتور ہیں۔ اگر اللہ انہیں اجازت دیتا کہ نار نمرود اس کے قرب وجوار کی زمین اور پہاڑوں کو اکھاڑ کر دور مشرق ومغرب میں پھینک دیں تو یہ ان کے بس میں تھا۔ اگر اللہ حکم دیتا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس جگہ سے اٹھا کر کسی دور دراز مقام پر پہنچا دے یہ تو ان کے لئے ممکن تھا۔

اور اگر انہیں ارشاد ہوتا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آسمان کی طرف اٹھا لیں تو وہ اس پر بھی قادر تھے۔ یہ واقعہ تو بالکل اسی صاحب دولت وثروت غنی انسان کی پیش کش جیسا ہے جو کسی مجبور محتاج آدمی کو دیکھے اور اسے قرض دینے کی خواہش ظاہر کرے یا حسب ضرورت اسے یوں ہی کچھ دینا چاہے مگر وہ پریشان حال محتاج اس کی پیشکش قبول کرنے سے معذرت کر دے، اور صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اسے رزق عطا کرے جس میں وہ کسی غیر اللہ کا احسان مند نہ ہو۔ اگر مشرکین میں کوئی فہم وفراست موجود ہے تو بتائیں کہ یہ استغاثہ عبادت اور شرک کہاں ہے؟

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سولھویں فصل : .... www.KitaboSunnat.com ....

توحید......؟

ہم اس سلسلہ کلام کا اختتام انشاء اللہ ایک ایسے عظیم اور اہم مسئلہ پر کر رہے ہیں جو آپ گزشتہ صفحات سے سمجھ تو گئے ہوں گے، مگر اس کے عظیم الشان ہونے اور اسی میں لوگوں کے بہت سی غلط فہمیوں کا شکار ہونے کی بناء پر اسے انفرادی طور پر واضح کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ بلا اختلاف قلبی تصدیق زبانی اقرار اور عمل اعضاء کے مجموعے کا نام توحید ہے۔ ان تینوں میں سے کسی ایک بھی جزء کے بغیر آدمی مسلمان نہیں ہوتا۔ اور اگر توحید کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد بھی اس پر عمل نہ کرے تو شیطان، فرعون اور ان کے جانشینوں کی طرح عناد پرور دکینہ توز کافر ہے۔

یہی وہ مسئلہ میں لوگوں کی کثیر تعداد غلطی کھا جاتی ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے، ہم اسے سمجھتے ہیں اور اس کے صحیح ہونے پر یقین بھی رکھتے ہیں مگر اس پر عمل پیرا ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ہمارے ملک وعلاقہ والوں کے نزدیک ان کی موافقت ومرضی کے سوا کوئی چیز جائز وروا نہیں ہوتی، یا پھر ایسا ہی کوئی دوسرا عذر پیش کرتے ہیں۔ مگر ان بے چاروں کو معلوم نہیں کہ کفار کے اکثر سردار غنے حق کو سمجھتے تھے اور انہوں نے کسی نہ کسی عذر کا سہارا لے کر ہی توحید سے سرکشی کی تھی۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ (سورۃ التوبہ ۹)

”انہوں نے آیات الٰہی سے معمولی داموں کے بدلے اعراض کیا ہے“

ایسی ہی کئی دوسری آیات بھی ہیں مثلاً فرمان الٰہی ہے:

﴿يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ﴾ (سورۃ البقرۃ)

”اس کتاب (حقانی) کو اس طرح پہچانتے ہیں جس طرح کہ اپنے بیٹوں

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کو بخوبی پہنچا جنتے تھے۔"

اگر کوئی شخص ظاہری داری کے لئے توحید کا بہروپ بنا لے جبکہ وہ اسے اچھی طرح سے نہ سمجھا ہوا اور نہ اس پر دل دے یقین رکھتا ہو تو وہ منافق ہے اور پکے کافر سے بھی بدترین ہے اور اس بات کا پتہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِينَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾

(سورة النساء ١٤٥)

"منافقین کا ٹھکانا جہنم کی اتھاہ گہرائی میں ہوگا۔"

غرض عذر لنگ کا یہ سلسلہ بہت طویل ہے۔ جوں جوں آپ لوگوں کی باتوں پر غور وفکر کریں گے آپ پر اس کے اسرار و بھید کھلتے جائیں گے۔ آپ ایسے لوگوں کو بھی پائیں گے جو حق کو بخوبی سمجھتے ہیں، مگر مادی نقصان اور جھوٹی شان وشوکت میں قلت یا کسی کی خوشامد میں کمی سے ڈرتے ہوئے عمل نہیں کرتے۔ آپ کو ایسے لوگ بھی ملیں گے جو حق پر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر عمل کرتے ہیں۔ اور اگر آپ نے ان سے اعتقاد قلب کے بارے میں کچھ پوچھ لیا تو اس معاملہ میں وہ بالکل کورے ہوں گے۔ لیکن آپ کے لئے کتاب اللہ کی دو آیتوں کو اچھی طرح سے سمجھ لینا بہت ہی ضروری ہے۔ اور ان میں سے پہلا فرمان الٰہی ہے:

﴿لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ﴾ (سورة التوبة ٦٦)

"اب کوئی عذر نہ کرو، تم ایمان لا چکنے کے بعد کافر ہو گئے ہو۔"

جب یہ بات کھل کر آپ کے سامنے آگئی کہ بعض صحابہ کرام ﷢ جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں اہل روم سے جہاد کیا، وہ ایک ایسے کلمہ کی بدولت کافر قرار دیئے گئے جو انہوں نے محض ہنسی مذاق میں کہا تھا۔ تو یہ بات بھی آپ سے پوشیدہ نہ رہی کہ جو شخص کفریہ کلمات کہتا ہے اور دنیوی مال و دولت، جھوٹی جاہ و حشمت اور کسی کی خوشامد و جی حضوری میں قلت کے خوف سے اس پر عمل پیرا رہتا ہے، وہ از راہ مذاق ایسا کلمہ کہنے والوں سے بھی کفر میں بدتر ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرا ارشاد ربانی ہے:

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ بَعْدَ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ﴾ (سورة النحل ١٠٦-١٠٧)

''جو ایمان لانے کے بعد کفر کرے سوائے اس کے جو مجبور کر دیا جائے مگر اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو لیکن جن کا سینہ کفر سے کھل گیا (ملوث ہو گیا) ان پر اللہ کی طرف سے غضب ہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے، یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اور اسے پسند کیا۔''

ایسے لوگوں کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قابل قبول سوائے اس کے جو زبان سے کلمات کفر کہنے پر مجبور ولاچار کر دیا گیا ہو مگر اس کا دل ایمان پر مطمئن اور قائم ہو۔ اور اس مجبوری کی صورت کے علاوہ کفر کرنے والا ایمان دار ہونے کے بعد کافر ہو گیا، چاہے اس نے یہ کسی کے خوف سے کیا ہو، یا کسی کی خوشامد کے طور پر وطن پرستی میں آکر، خاندان اور اہل عیال کی خاطر حصول مال کی حرص میں یا برسبیل مذاق۔ الغرض جس نے مجبوری ولاچاری کے سوا کسی بھی دوسری غرض سے کفر کیا وہ کافر ہو گیا۔

اس بات پر مذکورہ بالا آیت دو طرح سے دلالت کرتی ہے۔

اول :

اس فرمان الٰہی کے الفاظ ''الامن اکرہ'' میں اللہ نے سوائے مجبور و بے بس کے کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا۔ اور یہ ناقابل تردید حقیقت ہے کہ انسان کو زبانی کچھ اگلنے اور یا ناچار کچھ کر گزرنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے مگر دل کے عقیدہ پر اسے کوئی شخص کسی بھی صورت میں مجبور نہیں کر سکتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دوم :

سابق میں ذکر کی گئی آیات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ذَالِکَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ﴾

(سورة النحل ۱۰۷)

"یہ اس لئے کہ انہوں نے دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی اور اسے پسند کیا۔"

یہ ارشاد گرامی صراحت کررہا ہے کہ یہ کفر اور عذاب، غلط اعتقاد، جہالت، دین سے بغض ونفرت یا کفر کی محبت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس کا اصل سبب وہ حظ وحصہ ہے جو اسے متاع دنیا میں سے ملنے کی توقع ہے۔ گویا اس نے متاع دنیا کو دولت دین پر ترجیح دی ہے۔

والحمدلله رب العلمين والله سبحانه وتعالیٰ اعلم

وصلى الله على نبينا محمد واله و صحبه وسلم

تمت بالخير

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ : .... الجزء الثانی

(مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ) کا مطلب

شیخ الاسلام رحمہ اللہ نے کلمہ توحید کے جز واول (لا الــه الا الــلــه) کا مفہوم و مطلب، اس کے تقاضے، مالہ و ماعلیہ بڑے مختصر، مدلل انتہائی رواں اور پر اثر گفتگو کے انداز میں سمجھا دیئے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم یہاں اس کلمہ کے جزء ثانی (محمد رسول الله) کے مفہوم و مطلب کا اضافہ کر رہے ہیں۔ تا کہ پورے کلمہ کے مطالب و مفاہیم اور اس کے تقاضے یکجا ہو جائیں۔

لفظی ترجمہ اور اس کے تقاضے:

محمد رسول اللہ کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ:

''حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔''

گویا آپ ﷺ کی رسالت کے اقرار اور شہادت نے مسلمانوں پر واجب کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے احکام کی اطاعت اور آپ ﷺ کے منع کردہ امور سے مکمل اجتناب و احتراز کیا جائے۔ چنانچہ اسی سلسلہ میں ہی ارشاد الٰہی ہے:

﴿وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا﴾

(سورة الحشر :۷)

''تمہیں رسول (ﷺ) جو حکم دیں اسے اپنا لو اور جس کام سے روکیں اس سے باز آجاؤ۔''

امور دینیہ میں اپنی مرضی اور من مانی کی بجائے رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کیا جائے۔ آپ ﷺ کے تابناک اسوہ حسنہ کی روشنی میں اپنی زندگی گزاری جائے اور آپ ﷺ کے احکام و اوامر کی مخالفت کر کے عذاب الٰہی کو آواز نہ دی جائے۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ (سورة النور:٦٣)

"آپ (ﷺ) کے احکام کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہئے کہ کسی فتنے کا شکار نہ ہو جائیں یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔"

زندگی بھر پیش آنے والے ہر معاملے میں آپ ﷺ کو اور آپ کے فرمان کو حکم اور منصف تسلیم کیا جائے۔ جیسا کہ حکم ربانی ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ (سورة النساء: ٦٥)

"تیرے رب کی قسم ہے کہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کو منصف نہ مان لیں۔"

اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد اگر کسی کی علی الاطلاق اطاعت فرض ہے تو وہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی ہے:

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ....﴾ (٨)

"اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو۔"

نبی اکرم ﷺ کی زندگی کی ہر حالت میں خوشی ہو کہ غم، خوشحالی ہو کہ تنگ دستی، راضی ہوں کہ غصہ میں، معاملہ نجی و ذاتی ہو یا عوامی، ہر حالت میں ہی آپ ﷺ کی گفتار و کردار عین اطاعت الٰہی کا نمونہ ہیں۔ اور اس پر قرآن شاہد ہے:

﴿وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى . اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى﴾
(سورة النجم: ٣،٤)

"اور آپ (ﷺ) اپنی خواہش سے نہیں بولتے، آپ (ﷺ) کا کلام وحی الٰہی ہوتا ہے۔"

---

(٨) النساء:٥٩۔ المائدة٩٢۔ النور:٥٤۔ محمد:٣٣۔ التغابن:١٢، اور اسی طرح ہی دیکھئے: سورة آل عمران:٣٢،١٣٢۔ الانفال:١،٢٠،٤٦۔ المجادلة:١٣

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے ہر لمحہ و ہر موڑ پر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ اور بہترین نمونہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید گواہ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(سورۃ الاحزاب:۲۱)

''رسول اللہ (ﷺ) کی ذات آپ کے لئے بہترین نمونہ ہے۔''

نبی ﷺ کے قول و عمل کا نام ہی ''سنت'' ہے اور جو مسلمان رسول اللہ ﷺ کی سنت کے مطابق زندگی گزار رہا ہو وہی اصلی ''اہل سنت'' ہے اور وہی اللہ کا مطیع و فرمان بردار، کیونکہ خود آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

((مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ)) (۹)

''جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔''

جو مسلمان اپنی من مانی کرے، عبادات میں آپ ﷺ کے ارشادات کو مدنظر نہ رکھے اور بعض ایسے کاموں کو دین اور ثواب سمجھ کر بجالائے جو آپ ﷺ نے نہ کئے ہوں، نہ کرنے کا حکم دیا ہو وہ کام ''بدعت'' باعث عتاب اور موجب عقاب وعذاب ہیں۔

بدعت کا لغوی معنیٰ:

نئی چیز یا نیا کام جو پہلے پہل ہو، اس سے قبل اس کا وجود نہ ہو، لغت میں اسے ''بدعت'' کا نام دیا جاتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ﴾

(سورۃ البقرۃ: ۱۱۷، الانعام: ۱۰۱)

''(اللہ) آسمانوں اور زمین کو پہلے پہل پیدا کرنے والا ہے۔''

اللہ کی صفت ''بدیع'' اسی لئے ہے کہ ان ارض و سماء سے پہلے کوئی ایسی چیز

(۹) صحیح بخاری، کتاب الاعتصام: ۲۰ و مختصر صحیح مسلم: ۱۲۲۳

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

موجود نہ تھی جس کو دیکھ کر ان کا نمونہ اتارا گیا ہو۔ ایسے ہی اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

﴿قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرُّسُلِ﴾ (سورة الاحقاف : ۹)

"کہہ دیجئے کہ میں کوئی نیا اور پہلا رسول نہیں ہوں۔"

کیونکہ آپ ﷺ سے پہلے بھی ایک متکلم فیہ روایت کے مطابق کم وبیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ورسل گزرے ہیں۔ اس سلسلہ انبیاء ورسل کی آخری منزل و چوٹی ختم الرسل وخاتم النبیین آپ (ﷺ) تھے۔ (اور یہی ایک نئی چیز تھی، اس کے باوجود آپ (ﷺ) نے اپنے "بدع" ہونے کی نفی فرمائی ہے۔

اصطلاحی وشرعی معنیٰ:

ہر وہ کام جو نبی ﷺ کے عہد مسعود کے بعد دین میں داخل کیا گیا ہو مگر حقیقتاً اس کا دین سے کوئی تعلق نہ ہو، نہ آپ ﷺ نے کیا ہو، نہ ہی اس کے کرنے کا حکم دیا ہو، اس "خانہ ساز شریعت" کو بدعت کہا جاتا ہے۔

یہاں یہ چیز اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ شرعاً بدعت وہ کام ہے جو:

① نبی ﷺ کے بعد نیا ایجاد کیا گیا ہو۔

② اور وہ کام دین میں داخل سمجھا جاتا ہو۔

اور وہ کام جو نیا ضرور ہے مگر دین کا جزء شمار نہیں کیا جاتا، اسے بدعت نہیں کہیں گے۔ اس کے جزو دین نہ ہونے کی وجہ سے مختلف قسم کی تمام ایجادات بدعت سے خارج ہو گئیں جو اگرچہ آپ ﷺ کے زمانہ میں نہ تھیں۔ بلکہ بعد میں دریافت وایجاد ہوئیں مگر انہیں کار ثواب، باعث تقرب الی اللہ اور دین تو قرار نہیں دیا جاتا۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دربار رسالت مآب ﷺ سے تنبیہ:

پیغمبر اسلام ﷺ فرما گئے ہیں:

((مَنْ يَعِشْ مِنكُم بَعْدِي فَسَيَرَى اخْتِلاَفًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُم بِسُنَّتِي وَ سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَ مُحْدَثَاتُ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ)) (١٠)

"میرے بعد جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ تب آپ پر میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کا طریقہ لازم ہے۔ انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نئے نئے امور سے بچو، بے شک ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

اسی موضوع کی معمولی فرق والی احادیث ہیں۔ ایک دوسری حدیث میں شارع علیہ السلام نے ان "شریعت سازوں" کی چیرہ دستیوں اور کارستانیوں کے نتیجے میں رواج پذیر ہونے والی بدعات وخرافات کے متعلق جس قدر تکرار سے متنبہ کیا، اور بدعت کی جس شدومد سے برائی بیان کی ہے، شاید دوسری کسی برائی کا اتنا ذکر نہ کیا ہوگا۔ کیونکہ خطبہ مسنونہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٍ وَكُلُّ ضَلاَلَةٍ فِي النَّارِ)) (١١)

"ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام نارِ جہنم ہے۔"

آج بھی علماء کرام وعظ وارشاد کا آغاز عموماً اسی خطبہ مسنونہ سے ہی کرتے ہیں۔ اور اس بیماری بدعت کی نشاندہی کرتے رہتے ہیں۔ مگر

---

(١٠) ابو داؤد، کتاب السنة: ٥۔ ترمذی، کتاب العلم: ١٦۔ مسند احمد ٢/٣٤٥، ٤/١٢٦۔١٢٧

(١١) مسلم، کتاب الجمعة: ٤٣، ابو داؤد، کتاب السنة: ٥۔ مسند احمد ٣/٣١٠، ٤/١٢٦، ١٢٧ وغیرہ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

ابلیس لعین نے ثواب دارین کا چکمہ دے کر کچھ لوگوں کو بدعات کی ترویج و اشاعت پر لگا رکھا ہے۔ اور حالات ہمارے سامنے ہیں کہ ان خرافات کا جال امر بیل کے تاروں کی طرح پھیلتا ہی جا رہا ہے۔ ہر وہ کام جس کی زمانہ رسالت میں بھی ضرورت پیش آئی، جس کے کرنے سے کوئی امر مانع بھی نہ تھا۔ اس کے باوجود اس زمانہ مسعود میں نہیں کیا گیا اسے آج کیا جا رہا ہے۔ اور کرنے والوں کو اس پر فخر بھی ہے۔ حالانکہ ان امور کا دین مصطفیٰ ﷺ سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں۔ اگر یہ کام واقعی ثواب دارین کا ذریعہ ہوتے تو نبی ﷺ ضرور اپنی امت کو مطلع کر جاتے۔ کیونکہ آپ ﷺ کی تو شان ہی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے:

﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾

(سورۃ التوبۃ:۱۲۸)

''تمہارے پاس ایک پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گزرتی ہے۔ جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہشمند رہتے ہیں۔ ایمانداروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔''

اللھم انا نعوذ بك من جميع اقسام الشرك والبدعة

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

ذکر کچھ بدعات کا

اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں تو غیر اسلامی رسوم و بدعات اور ضعیف الاعتقادی کے مظاہر کا ایک طوفان بپا ملے گا۔ان سب کا حصر و احاطہ کرنا تو اس مختصر رسالہ میں ممکن نہیں کیونکہ یہ مسلمان کی زندگی میں اس طرح رچ بس گئی ہیں کہ تاحین حیات ہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی ان کا رشتہ برقرار رہتا ہے۔لہٰذا برسبیل مثال اختصار کے ساتھ کچھ بدعات، انکی شرعی حیثیت اور ان کے بارے میں تمام مکاتب فکر خصوصاً ''اہل سنت والجماعت'' کے غیر متعصب، معتدل، منصف مزاج اور حقیقت پسند اکابر علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

① مخصوص انداز ذکر:

آج کل بعض جاہل صوفیاء نے ذکر الٰہی کا ایک نرالا انداز اختیار کر رکھا ہے۔ اپنے ہمنواؤں کو ساتھ لے کر دائرہ کی شکل میں بیٹھ جاتے ہیں۔بعض تو اوپر کپڑا اوڑھ لیتے ہیں۔اور کنکریوں یا کھجور کی گٹھلیوں کی تعداد کے اندازے سے اپنے قائد کے کہنے پر ذکر کرتے ہیں۔وہ کہے تکبیر تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے گٹھلی پہ گٹھلی پھینکتے چلے جاتے ہیں۔جب وہ کہے تہلیل تو" لا الہ الا اللہ " کا ذکر شروع کر دیتے ہیں۔اس کے تسبیح کہنے پر سبحان اللہ اور تحمید کہنے پر الحمد للہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

اس تسبیح، تحمید یا تہلیل میں سے فی نفسہ کوئی چیز بھی غلط نہیں مگر ان کے لئے جو مخصوص انداز اختیار کیا جاتا ہے، وہ شریعت مصطفیٰ ﷺ سے ثابت نہیں۔ شریعت مصطفیٰ ﷺ کے مخالف اپنے ایجاد کردہ طریقے سے کرنے سے یہ ذکر و عبادت بھی بدعات میں شامل ہو گیا اور بجائے ثواب کے ''عابد'' کے لئے موجب عقاب بن گیا۔

کیونکہ اسی سے ملتا جلتا ایک واقعہ عہد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں بھی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پیش آیا تھا۔ جو حدیث کی کتاب ''سنن دارمی'' میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے۔
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے ذکر کا جو انداز نقل فرمایا ہے۔ وہ بالکل اسی طرح ہے جس کا ذکر گزشتہ سطور میں گزرا ہے۔

جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس انداز کی خبر ہوئی تو بڑے غصے میں آ کر ان لوگوں کو ڈانٹا اور فرمایا:

(وَيْحَكُمْ يَا أُمَّةَ! مَا أَسْرَعَ هَلَكَتُمْ هٰؤُلَاءِ صَحَابَةُ نَبِيِّكُمْ مُتَوَافِرُوْنَ وَ هٰذِهٖ ثِيَابُهٗ لَمْ تَبْلَ وَ آنِيَتُهٗ لَمْ تُكْسَرْ)

(دارمی، ص ۱۳)

''اے امت! تم پر انتہائی افسوس ہے تم اتنی جلدی ہلاکت میں پڑ گئے، ابھی تو آپ کے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم وافر تعداد میں زندہ موجود ہیں۔ آپ ﷺ کے کپڑے بوسیدہ نہیں ہوئے اور ابھی تک تو آپ ﷺ کے برتن نہیں ٹوٹے۔''

انہوں نے کہا:

(وَاللّٰهِ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَا أَرَدْنَا إِلَّا الْخَيْرَ)

(حدیث مذکورہ)

''اے ابوعبدالرحمٰن! اللہ کی قسم ہمارے پیش نظر بھلائی کے سوا کچھ نہیں۔''

تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(كَمْ مِنْ مُرِيْدٍ لِلْخَيْرِ لَنْ يُصِيْبَهٗ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ (ﷺ) حَدَّثَنَا أَنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ عَنْ تَرَاقِيْهِمْ وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا أَدْرِيْ لَعَلَّ أَكْثَرَهُمْ مِنْكُمْ) (سابقہ حوالہ دارمی)

''کتنے لوگ ہیں جو بھلائی کا ارادہ کرتے ہیں مگر وہ اسے نہیں پا سکیں گے۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایک قوم قرآن پڑھے گی۔ مگر ان کی قراءت وتلاوت ان کے کانوں کی لوؤں سے اوپر نہیں جائے گی۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(قبول نہیں ہوگی) اور اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا مگر لگتا ہے کہ وہ لوگ اکثر تم میں سے ہوں گے۔"

یہ کہہ کر لوٹ گئے۔ ایک صحابی حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(رَأَيْنَا عَامَّةَ أُولٰٓئِكَ الْحَلَقِ يُطَاعِنُوْنَ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ مَعَ الْخَوَارِجِ)

"ہم نے ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھا کہ جنگ نہروان میں وہ ہمارے خلاف خارجیوں کی طرف سے لڑے تھے۔"

بظاہر وہ نیک کام تھا، ذکر الٰہی تھا مگر اپنی من مانی اور اپنی رائے سے طریقہ ذکر اختیار کیا تو انجام کار خوارج میں سے ہو گئے۔

گویا ذکر اذکار کی ہر محفل جو غیر شرعی انداز سے منعقد ہو، وہ باعث ثواب نہیں بلکہ وبال جان ہے۔ ذرا آپ موجودہ دور کی محافل ذکر عبادت پر نظر ڈالیں اور ان کے کار ثواب یا باعث عذاب ہونے کا فیصلہ بھی خود ہی فرمالیں۔

② ظہر احتیاطی:

ہمارے کچھ دوست نماز جمعہ کے بعد ظہر کے چار فرض بھی پڑھتے ہیں، جو کہ بدعت ہے۔ انہیں یہ باور کرایا گیا ہے کہ جمعہ کی شرائط میں شک ہے۔ جن کی بناء پر جمعہ کے ادا ہونے یا نہ ہونے کے متعلق یقین نہیں ہوسکتا، لہٰذا ظہر بھی پڑھ لینی چاہئے، تاکہ جمعہ نہ ہو تو ظہر ہو جائے۔

اس عملی انحطاط کے زمانہ میں یہ بدعت بڑی ہی عجیب ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ تو ایک نماز فرض کریں۔ مگر ہم دونوں کی پابندی کریں۔ بھئی سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ اگر جمعہ کے لئے شہر، سلطان اور قاضی شرط ہیں تو جمعہ ہو گیا۔ پھر ساتھ ہی ظہر کا کیا مطلب ہے؟ اور اور اگر ان شرائط کا سرے سے ثبوت ہی کوئی نہیں، نہ اللہ کے احکام سے، نہ رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے، تو جمعہ صحیح ہے۔ اور اگر یہ شرائط

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اللہ ورسول ﷺ سے ثابت ہیں اور کسی جگہ پوری نہیں ہو رہی ہیں، تو پھر وہاں جمعہ پڑھنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

یہ خیال کرنا کہ اگر جمعہ ادا نہ ہو تو ظہر ہو جائے گی، اس کی آپ کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آپ نے جو ظہر ادا کی ہے وہ مقبول ہے یا نامقبول؟

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ نماز بھی منہ پر ماری جائے جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے۔ یا وہ نماز پڑھنے والے کے خلاف بددعا کرے، کیونکہ حدیث شریف میں یہ بھی مذکور ہے کہ اگر نماز سکون، اطمینان اور تسلی سے نماز کے تمام ارکان پوری طرح نہ بجالائے تو نماز اس کے لئے کہتی ہے:

(ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِي) (حدیث)

''یعنی اللہ تجھے ایسے ہی ضائع کرے جس طرح تو نے مجھے کیا ہے۔''

الغرض اس ''ظہر احتیاطی'' کی بنیاد مخصوص ایک واہمہ پر ہے۔ اور شریعت سے ثابت نہیں، لہٰذا بدعت ہے اور باعث عتاب وعذاب ہے۔

③ صلوٰۃ الرغائب:

یہ نماز ہمارے شریعت ساز صوفیاء نے پتہ نہیں کس ''وحی'' پر اعتماد کرتے ہوئے ایجاد کر رکھی ہے۔ اور بڑے اہتمام کے ساتھ رجب کے مہینہ میں آنے والے پہلے جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات کو پڑھی جاتی ہے، اور ماہ رجب سے متعلقہ سات آٹھ احادیث بنا رکھی ہیں جن کی رو سے اس نماز کے خودساختہ فضائل و برکات کے اس طرح انبار لگائے جاتے ہیں کہ نور علم سے بے بہرہ لوگ حصول ثواب، شوق عبادت اور شب زندہ داری کے لئے کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ حالانکہ اس شب یعنی رجب کی پہلی جمعرات میں ایسی کوئی مخصوص عبادت یا نماز اللہ ورسول ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور اسلاف سے ثابت نہیں۔ بلکہ یہ عہد رسالت سے پانچ سو سال بعد کی ایجاد ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

حاشیة الاشباہ للحموی میں اس نماز کے متعلق لکھا ہے:

((قَدْ حَدَثَتْ بَعْدَ اَرْبَعِ مِائَةٍ وَ ثَمَانِيْنَ مِنَ الْهِجْرَةِ قَدْ صَنَّفَ الْعُلَمَاءُ كُتُبًا فِيْ اِنْكَارِهَا وَ ذَمِّهَا وَ تَسْفِيْهِ فَاعِلِهَا وَلَا يُغْتَرَّ بِكَثْرَةِ الْفَاعِلِيْنَ لَهَا فِيْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاَمْصَارِ))

(درالمختار، جلد ۱، ص ۵٤٤)

"یہ ۴۸۰ھ کے بعد مروج ہوئی، علماء کرام نے اس کے انکار، مذمت اور اس کے ادا کرنے والوں کے احمق پن پر کئی کتابیں لکھی ہیں۔ بہت سے شہروں میں یہ نماز ادا کرنے والوں کی کثرت کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھایا جائے۔" (۱۲)

④ میلاد مروجہ:

نبی کریم ﷺ کی عید میلاد ہر سال بڑے جوش وخروش سے منائی جاتی ہے۔ محافل ذکر بپا کی جاتی ہیں۔ سبیلیں لگائی جاتی ہیں۔ اور جلوس نکالے جاتے ہیں، قوالیوں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس پر ایک میلہ کا گمان ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ جس ذات کی عقیدت واحترام کے لئے ہوتا ہے۔ وہ بلاشبہ خیر الوریٰ اور امام الانبیاء ﷺ ہیں۔

مگر کیا ایسا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیا؟ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے کیا؟ یا انہوں نے اس کے متعلق کوئی حکم دیا؟ جبکہ وہ صحیح معنوں میں محبان رسول ﷺ تھے۔ (۱۳)

---

(۱۲) "بدعات رجب وشعبان" کے نام سے ہمارے آٹھ ریڈیو پروگرام جو سعودی ریڈیو مکہ مکرمہ سے ۱۴۲۲ھ، ۲۰۰۲ء میں نشر ہوئے تھے۔ وہ کتابی شکل میں شائع ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اس کتاب میں اس بدعت کا تفصیلی رد موجود ہے۔ ابو عدنان

(۱۳) عاشقان رسول ﷺ کی بجائے محبان رسول ﷺ کا لفظ ہم نے جان بوجھ کر استعمال کیا ہے۔ کیونکہ لفظ عشق قرآن کریم اور کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں ہوا۔ (ابو عدنان)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

آئمہ اربعہ نے حکم دیا؟ یا سلف صالحین نے اس پر عمل کیا؟ کوئی ثبوت نہیں۔ کیا وہ سب لوگ پیغمبر اسلام ﷺ سے محبت نہ رکھتے تھے؟ انہیں ثواب کی طلب نہ تھی؟ وہ سب لوگ آپ ﷺ کے والہ وشیدا تھے۔ مگر اس ''عید نمبر ۳'' کو مسنون و ماثور اور اس انداز محبت کو ثواب نہ سمجھتے تھے، عہد ماضی سے لے کر آج تک تمام علماء اس کی تردید کرتے چلے آئے ہیں۔

ایک حنفی عالم حافظ ابو بکر نے لکھا ہے:

(اِنَّ عَمَلَ الْمَوْلُوْدِ لَمْ یُنْقَلْ عَنِ السَّلَفِ وَلَا خَیْرَ فِیْمَا لَمْ یَعْمَلِ السَّلَفُ) (فتاویٰ حافظ بغدادی)

''یہ مولود کے امور سلف صالحین سے منقول نہیں اور جو عمل اسلاف سے ثابت نہ ہو اس میں کوئی بھلائی اور ثواب نہیں ہوتا۔''

فقہ حنفی کی ہی ایک اور کتاب میں میلاد مروجہ کے بارے میں لکھا ہے:

(لَا یُنْعَقَدُ لِاَنَّهٗ مُحْدَثٌ وَکُلُّ مُحْدَثَةٍ ضَلَالَةٌ وَکُلُّ ضَلَالَةٍ فِی النَّارِ) (تحفة القضاة)

''عید میلاد کا انعقاد نہ کیا جائے، کیونکہ یہ محدث و بدعت ہے، جبکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام نار جہنم ہے۔''

ایسے ہی ذخیرۃ السالکین میں مرقوم ہے:

(چیزے کہ نام آن مولود (مولد) می نامند بدعت است)

''جن امور کو مولود (مولد) کا نام دیا جاتا ہے، وہ بدعت ہیں۔''

اسی طرح رسالہ تاج الدین فاکہانی میں وہ لکھتے ہیں:

''یہ بدعت ہے جسے باطل پرستوں اور پرخوروں نے شہوت نفس کے لئے ایجاد کر رکھا ہے۔''

اسی طرح ہی تحفہ اثنا عشریہ میں بھی اس کی تردید کی گئی، اور لکھا ہے:

''کسی پیغمبر کی پیدائش کے دن عید منانا جائز نہیں۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جبکہ حضرت مجدد الف ثانیؒ سے کسی نے استفسار کیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ زندہ ہوتے اور مولود کے اجتماع اور مجلس کو دیکھتے تو کیا آپ ﷺ انہیں پسند فرماتے یا ناپسند کرتے؟ سائل کے جواب میں انہوں نے کہا:

(یقین فقیر ایں است کہ ہرگز ایں معنی را تجویز نمی فرمودند، بلکہ انکاری نمودند) (مکتوبات مجدد الف ثانی، مکتوب نمبر: ۲۷۳)

''فقیر کو اس بات کا یقین ہے کہ آپ ﷺ ان امور کو جائز قرار نہ دیتے بلکہ ان کا انکار فرماتے۔''

ایسے ہی فقہ حنفی کی بعض دیگر کتب مثلاً سیر شامی، تحفة العشاق، شرح فقه اكبر (ملا علی قاری حنفی) اور فتاویٰ بزاریہ وغیرہ میں مروجہ میلاد کو بدعت اور ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ (۱۴)

⑤ گیارہویں شریف:

ہر عربی مہینے، چاند کی گیارہ تاریخ کو پیر عبدالقادر جیلانیؒ کے نام کی گیارہویں دی جاتی ہے۔ اگر یہ ان کے نام کی ہو تو شرک ہے۔ کیونکہ عبادت کی تین قسمیں ہیں۔

① مالی ② قولی ③ بدنی

اور ان تینوں پر صرف اللہ کا حق ہے۔ اور گیارہوں والے پیر صاحب کے نام دے کر گویا ہم نے انہیں مالی عبادت میں اللہ کا شریک بنایا۔

اور اگر اس سے مراد ایصال ثواب ہے تو گیارہویں کا طریقہ بدعت ہے۔

کیونکہ عبادات دو طرح کی ہیں:

❶ **موقت**: جن کا وقت مقرر ہے، مثلاً: نماز، روزہ، حج وغیرہ

(۱۴) ''صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ ﷺ اور مروجہ میلاد یوم وفات پر'' کے موضوع پر ریڈیو مکہ مکرمہ سے نشر شدہ ہماری چار تقاریر کا مجموعہ شائع ہو چکا ہے۔ وللہ الحمد

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

❸ **غیر مؤقت:** جن کا کوئی وقت مقرر نہیں مثلاً: تسبیح، تکبیر، غریب آدمی کا تعاون اور دوسرے مصارف پر فی سبیل اللہ خرچ کرنا وغیرہ۔

اگر کسی مؤقت عبادت کو غیر مؤقت کر دیں تو یہ شریعت میں ''دخل اندازی'' ہے اور وہ عبادت نامقبول ہوگی۔ اسی طرح غیر مؤقت کو مؤقت کر دیں تو وہ بھی ''بے جا دخل در شریعت'' ہے جو عبادت کو بدعت بنا دیتا ہے۔

ویسے بھی یہ عام فہم سی بات ہے کہ اگر پیر صاحب کے لئے ایصال ثواب ہی مقصود ہو تو پھر کبھی پہلی تاریخ کو، سات تاریخ کو، پندرہ تاریخ کو، یا انتیس تاریخ کا ایصال ثواب کیوں نہیں کرتے؟ دوسرے تیسرے مہینے میں ایک مرتبہ یا ایک ماہ میں دو چار مرتبہ کیوں خرچ نہیں کیا جاتا؟ صرف ماکولات ومشروبات سے ہی کیوں ثواب پہنچایا جاتا ہے؟ نقد پیسوں اور غرباء و مستحقین میں کپڑا وغیرہ تقسیم کر کے انفاق فی سبیل اللہ کی داد کیوں نہیں لیتے؟ صرف کھانے سے ہی کیوں اور صرف گیارہویں تاریخ ہی کو کیوں؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا دستور تھا کہ جب کچھ میسر آتا، اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے اور دل میں ایصال ثواب کی نیت کر لیتے۔ یہ تاریخ کی حدود و قیود نہ تھیں جنہوں نے اچھے بھلے لاگت والے اور خرچ خواہ عمل کو بدعت بنا دیا ہے۔

قرآن وحدیث یا صحابہ وآئمہ سے گیارہویں شریف کا ثبوت کیا ملے گا؟ کیونکہ یہ تو کل کے فقیہان بے توفیق کی اختراع اور شریعت غراء پر ''عنایت'' ہے۔

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہل حرم سے ہے
کسی بت کدے میں بیان کروں تو کہے صنم بھی ہرے ہرے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرگ پر بدعات

ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو رسومات کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

آیئے! ذرا جائزہ لیں کہ ان رسومات کا بھلا قرآن وسنت سے بھی کوئی تعلق و واسطہ ہے یا ''مولا ناؤں'' کے صرف ایک خاص طبقہ نے مطلب برآری کے لئے ہمیں ''بدھو'' بنا رکھا ہے۔ اور ہمارے وقت اور دولت کو بٹورنے کے مختلف ہتھکنڈوں کو دین وشریعت کا نام دے لیا ہوا ہے۔

① بے محل دعاء:

نماز جنازہ کا سلام پھیرنے کے بعد وہیں کھڑے دعاء کرنے اور تدفین سے فارغ ہو کر دعاء کرنے اور پھر واپسی پر قبر سے چالیس قدم دور آکر دعاء کرنے کا عام رواج ہے۔ حدیث پاک میں نبی ﷺ کا عمل یوں مرقوم ہے:

((عَنْ عُثْمَانَ ؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) اِذَا فَرِغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ وَقَالَ اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْئَلُ)) (ابو داؤد)

''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تدفین سے فارغ ہوئے تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا: اپنے بھائی کے لئے مغفرت اور ثابت قدمی کی دعاء کرو، اب اس سے پوچھ گچھ ہو گی۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کا طریقہ نماز جنازہ کے بعد تدفین سے فارغ ہو کر دعاء کرنا تھا سلام پھیر کر دعاء کرنا اور تدفین کے بعد چالیس قدم واپس آکر دعاء کرنا آپ ﷺ سے ثابت نہیں یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ کی سنت کے خلاف اور بدعت ہے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

② بے جا آذان:

جب میت کو دفن کر لیتے ہیں تو وہاں سے تھوڑا ہٹ کر آذان دی جاتی ہے جس کا شریعت مصطفیٰ ﷺ میں کہیں سراغ نہیں ملتا اگر کوئی اس کا ثبوت پوچھ لے تو جواب ملتا ہے کہ جب بچہ اس جہان رنگ و بو میں آتا ہے تو اس کے کان میں آذان کہی جاتی ہے تا کہ اس کی سماعت کا آغاز توحید و رسالت کے پاکیزہ کلمات سے ہو (۱۵) اسی طرح اس کے خاتمہ بالخیر کے لئے تدفین کے وقت آذان کہی جاتی ہے۔

ان سے پوچھیں کہ یہ خاتمہ بالخیر قرآن کی کسی آیت سے ثابت ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ کی کسی حدیث میں اس کا ذکر ہے؟ یا خلفائے راشدین اور دیگر صحابہؓ نے بھی اس پر عمل کیا؟ کہیں سے بھی اس کا پتہ نہیں ملتا۔

شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

''یہ سنت نہیں یہ بدعت ہے اور ایجاد بندہ ہے۔''

اور لکھتے ہیں:

((مَنْ ظَنَّ اَنَّهُ سُنَّةٌ قِيَاسًا عَلٰى نُدْبِهَا لِلْمَوْلُوْدِ اِلْحَاقًا بِخَاتِمَةِ الْاَمْرِ بِاِبْتِدَآئِهِ فَلَمْ يُصِبْ))

''جس نے اس کے سنت ہونے کو بچے کے کان میں آذان دینے پر قیاس کیا کہ اس کا انجام بھی ابتداء کی طرح خیر پر ہو، وہ غلطی پر ہے۔''

آج کل اللہ خیر کرے یہودی نے ایک اور مکارانہ و عیارانہ چال چلی ہے بچے کے کان میں آذان کہہ کر اسلامی روح پھونکنے کی بجائے اسے اس جہاں میں قدم رکھتے ہی نغمہ و موسیقی سنائی جاتی ہے اور اسے میڈیکل کا ایک مسئلہ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ چیز ماڈرن طرز کے میٹرنٹی ہومز (زچہ بچہ سنٹرز) میں روز افزوں رواج پذیر ہو رہی ہے۔ یہودی چاہتا ہے کہ جنم لیتے ہی ''شاہین بچے'' کو ایسی چاٹ

---

(۱۵) یاد رہے کہ اس اذان کا پتہ دینے والی احادیث بھی صحیح نہیں ہیں۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لگاؤ جو اس کی زندگی میں رچ بس جائے اس کی قوت ایمانی زائل ہو جائے اور وہ ہمارا دست وبازو بن جائے۔

نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

③ **فاتحہ خوانی کی مجالس:**

مرحوم کے ورثاء کے ہاں کچھ روز صبح وشام فاتحہ پڑھنے والوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ گھر والوں کو ایک تو مرنے والے کا صدمہ ہوتا ہے۔ اور دوسرا اس ''لتاڑ'' میں آکر بہت سے اخراجات بھی اٹھانے پڑتے ہیں۔ ان کے تمام کاروبار یکسر معطل ہو کر رہ جاتے ہیں کیونکہ ان آنے والے فاتحہ خواں حضرات کے لئے آخر کچھ تو گھر والوں کو کرنا ہی ہوگا۔ بڑی حویلیوں اور بیٹھکوں میں صفیں وغیرہ بچھادی جاتی ہی۔ سگریٹ اور حقے تمباکو کا خاص خیال رکھا جاتا ہے ہر نو وارد آتے ہی ''دعا'' کرو ثواب بخشو فاتحہ پڑھو' یا ایسا ہی کوئی دوسرا لفظ کہے گا۔ اور اہل مجلس منہ سے حقے کی نے ہٹا کر اسی حالت میں ثواب بخش دیں گے، حالانکہ وہ مدت سے بیٹھے تمباکو نوشی کر رہے ہیں۔ انہیں وضوء یا کلی کی کوئی ضرورت ہی نہیں پڑتی۔

فاتحہ خوانی اور تعزیت کی اس مجلس میں گفتگو کے لئے جو موضوع اکثر زیر بحث ہوتا ہے وہ یہی کہ دیہاتی ماحول ہے تو بیلوں، بھینسوں، گھوڑوں اور چوروں کے قصے افسانے اور اگر ماحول شہری ہے تو پھر تقریبا ہر حکایت کا مرکزی خیال اور لب لباب تلاش معاش۔ یہ سلسلہ طویل مدت تک منقطع ہی نہیں ہونے پاتا۔ فاتحہ و درود کا چکر چلتا رہتا ہے۔ جبکہ اندرون خانہ خواتین سر جوڑ کر روتی اور نوحہ وبین کرتی رہتی ہیں جو کہ ایک حدیث کی رو سے باعث لعنت فعل ہے۔ (دیکھئے ابوداؤد)

④ **قرآن خوانی کے حلقے:**

ادھر قرآن خوانی کے حلقے بندھے ہیں۔ بہت سے لوگ جمع ہو کر تلاوت کر رہے ہیں۔ ختم کے وقت جو شخص جتنا پڑھ چکا، اسے وہ میاں جی کی ملک کرنا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

پڑتا ہے اور پھر میاں جی میت کی طرف ارسال فرماتے ہیں۔اور شائد بس چلے تو نامہ اعمال میں لکھ آنے سے بھی نہ چوکیں۔ باہر قبر پر خیمہ نصب ہے۔ایک حافظ قرآن تلاوت پر مقرر ہے۔وہ بے چارہ پیٹ کی خاطر دن رات قبر پر لگے خیمے میں ہی رہے گا اور تلاوت کر کے صاحب قبر کو چالیس دن تک ایصال ثواب کرتا رہے گا۔ الغرض جس کے پاس جتنا مال کا زور ہوگا اس کے مرحوم کو اتنا ہی ایصال ثواب زیادہ ہوگا۔

⑤ اجتماعات قل، دسواں اور چہلم وغیرہ:

اسی دوران قل تیجہ ساتہ، دسواں اور چالیسواں بڑے بڑے اجتماعات کی شکل میں ہوتے ہیں۔اگر کوئی عمر رسیدہ بزرگ فوت ہوا ہو تو چہلم پر اس کی ''روٹی'' کی جاتی ہے جو شادی بیاہ سے کسی طرح کم نہیں ہوتی۔ان سب رسوم کو وفاداری بشرط استواری نبھانے والے سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا تیر مارا ہے۔ جو لوگ راہ حق اور شریعت پر عمل کرتے ہوئے فاتحہ ودرود کی صف ماتم طویل نہیں کرتے۔ ان کے متعلق گلفشانی کرتے ہیں۔''مرگیا مردود نہ فاتحہ نہ درود''اور قل ساتہ دسواں وچہلم نہ کرنے پر اشارہ ہوتا ہے''نہ قل نہ ساتہ مردہ گیا گواتا''۔اس طرح ان کے مرحوم کے لئے گالیاں اور خرافات بکی جاتی ہیں۔جبکہ ان کا جرم پاس حق واتباع رسول اللہ ﷺ کے سوا کچھ نہیں ہے بقول شاعر

کُش بہ ستم والہان سنت را
نکردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

مسلمان کے پاس قرآن وسنت ایک میزان ومعیار اور کسوٹی ہیں جن پر وہ پرکھ سکتا ہے کہ کونسی چیز صحیح وجائز اور کونسی غیر صحیح وناجائز ہے۔

جب ہم ان رسومات کو(۵،۴،۳) کو پرکھتے ہیں تو یہ قران وسنت کے معیار پر پوری نہیں اترتیں۔کیونکہ شریعت مصطفیٰ ﷺ میں صرف تین دن تک سوگ منانے کی اجازت ہے اور وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو جائے اسے پورے ایام عدت (چار ماہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دس دن) تک زیب وزینت سے منع کیا گیا ہے۔ مذکورۃ الصدر رسومات کتاب وسنت کے منافی 'شریعت سازی کا نتیجہ، نری بدعت اور مکروہ وناجائز ہیں۔

غلط فہمی:

بعض لوگ ان بدعات کو ثابت کرنے کے لئے بڑی شدومد سے ایک روایت کا حوالہ دیتے ہیں اور اس کا حسب منشاء صرف ایک جزء بیان کرتے ہیں جو یہ ہے۔

((مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ))

''جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک اچھا ہی ہوتا ہے۔''

اسی روایت سے مولود شریف، ختم شریف اور چہلم وغیرہ کو جائز قرار دیتے ہیں۔

اولاً:

یہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نہیں بلکہ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور امام سخاوی نے مکمل روایت اس طرح نقل کی ہے:

((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ مُحَمَّداً فَبَعَثَهٗ بِرِسَالَتِهٖ ثُمَّ نَظَرَ فِیْ قُلُوْبِ الْعِبَادِ فَاخْتَارَ لَهٗ اَصْحَاباً فَجَعَلَهُمْ اَنْصَارَ دِيْنِهٖ وَوُزَرَآءَ نَبِيِّهٖ فَمَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَاللّٰهِ حَسَنٌ وَمَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ قَبِيْحٌ)) (المقاصد الحسنه)

''حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں پر نظر ڈالی اور محمد ﷺ کو اپنی رسالت کیلئے منتخب فرمایا۔ پھر لوگوں کے دلوں پر نظر پھیری اور آپ ﷺ کے لئے صحابہ منتخب کر کے انہیں دین کے معاون وانصار اور نبی اکرم ﷺ کے وزیر بنا دیئے، پس جس کام کو مسلمان اچھا تصور کریں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے اور جس کو برا سمجھیں وہ برا ہوتا ہے۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اس اثر پر پہلی نظر ڈالتے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ روایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف اور انکا اپنا قول ہے اور کتاب السنة للامام البزار الطیاسی معجم الطبرانی ،الحلیه ابو نعیم اور بیقهی وغیرہ تمام کتابوں، میں موجود ہے۔

ثانیا :

اس روایت میں مذکور مسلمانوں سے مراد ہمارے حلوہ خور ملا نہیں بلکہ سیاق روایت بتا رہا ہے کہ ان کے سے قدسی نفوس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد ہیں جن کے متعلق خود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((كَانُوا أَفْضَلُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَبَرُّهَا قُلُوبًا وَأَعْمَقُهَا عِلْمًا وَأَقَلُّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهِ))

"وہ اس امت کے افضل ترین ،دل کے نیک ترین ،علم میں عمیق ترین اور سب سے تھوڑی کرید اور تکلف کرنے والے تھے۔ اللہ نے انہیں صحبت رسول اللہ ﷺ اور اقامت دین کے لئے منتخب فرمایا۔"

ثالثا:

جس روایت سے مغالطہ دیا جاتا ہے اس میں المسلمون کا "الف ، لام" استغراق کے لئے ہے۔ اور استغراق کا اطلاق اجماع امت پر ہوتا۔ نہ کہ صرف حلوہ خوروں کے ایک طبقہ کے لوگوں پر۔ اور اگر اس "ال" کو جنس کے لئے مان لیا جائے تو بھی اس قول سے بدعات کو ثابت کرنا درست نہ ہوا کیونکہ کچھ لوگ اچھا سمجھتے ہیں تو بہت سے اسے غلط مانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((كُنَّا نَعُدُّ الْإِجْتِمَاعَ إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَةَ الطَّعَامِ بَعْدَ دَفْنِهِ مِنَ النِّيَاحَةِ)) (ابن ماجه، مسند احمد)

"تدفین کے بعد ورثاء کے ہاں اجتماع کرنے اور کھانا تیار کرنے کو ہم نوحہ و بین شمار کرتے تھے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

جبکہ نوحہ کرنے والوں پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ)).

"رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے اور سننے والی دونوں عورتوں پر لعنت کی ہے۔"

علمائے احناف کے اقوال:

اول الذکر حدیث جو کہ مسند احمد اور سنن ابن ماجہ میں ہے اس کے حاشیہ پر۔

علامہ سندھی حنفی لکھتے ہیں:

"یہ حدیث بمنزلہ اجماع صحابہؓ ہے اور نبی اکرم ﷺ کی تقریری حدیث ہے اور ہر دو طرح سے دلیل و حجت ہے۔"

آگے جا کر لکھتے ہیں:

"اہل میت کے ہاں اس طرح کھانا تیار کرنا خلاف سنت ہے۔"

علامہ ابن ہمام جو حنفیہ کے سرتاج مانے جاتے ہیں۔ وہ ہدایہ کی شرح فتح القدیر میں حدیث کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں جن مین ارشاد نبوی ﷺ ہے:

((قَدْ جَآءَ هُمْ اَمْرٌ لَيَشْغَلُهُمْ))

"انہیں ایک مصیبت (موت) نے مشغول کر دیا ہے۔"

حدیث کے ان الفاظ کے حاشیہ پر وہ لکھتے ہیں:

((يُكْرَهُ اتِّخَاذُ الضِّيَافَةِ مِنْ اَهْلِ الْمَيِّتِ لِاَنَّهٗ شُرِعَ فِي السُّرُوْرِ لَا فِي الشُّرُوْرِ وَهِيَ بِدْعَةٌ مُسْتَقْبَحَةٌ)

(حاشیہ فتح القدیر)

"اہل میت سے ضیافت لینا مکروہ ہے، کیونکہ یہ ایام سرور میں مشروع ہے نہ کہ ایام شرور و مصائب میں یہ بدترین بدعت ہے۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتب فقہ حنفیہ سے:

اب یہاں بعض دیگر کتب حنفیہ سے بھی علماء کی آراء ملاحظہ فرمائیں چنانچہ

تلخیص السنن میں ہے:

① ....

((اَلْاِجْتِمَاعُ فِی یَوْمِ الثَّالِثِ خُصُوْصًا لَیْسَ فِیْهِ فَرِیْضَةٌ وَلَا فِیْهِ وُجُوْبٌ وَلَا فِیْهِ اِسْتِحْبَابٌ وَلَا فِیْهِ مَنْفَعَةٌ وَلَا فِیْهِ مَصْلَحَةٌ فِی الدِّیْنِ بَلْ فِیْهِ طَعْنٌ وَمَلْمَةٌ وَمَلَامَةٌ عَلَی السَّلَفِ حَیْثُ لَمْ یَنْتَهِبُوْا لَهُ بَلْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ حَیْثُ تَرَكَ حُقُوْقَ الْمَیِّتِ بَلْ عَلَی اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی حَیْثُ لَمْ یُكْمِلِ الشَّرِیْعَةَ وَقَدْ قَالَ فِیْ تَكْمِیْلِ الشَّرِیْعَةِ الْمُحَمَّدِیَّةِ ﴿اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ﴾ الخ))

(تلخیص السنن)

”تیسرے دن خاص طور پر اجتماع (قل) فرض ہے نہ واجب سنت ہے نہ مستحب۔ اس میں کوئی منفعت ہے نہ دینی مصلحت، بلکہ یہ طعن مذمت اور ملامت ہے، سلف صالحین پر کہ وہ اس کام سے ناواقف رہے، بلکہ نبی اکرم ﷺ پر بھی کہ آپ ﷺ نے حقوق میت ترک کر دیئے اور خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر بھی کہ اس نے شریعت کو مکمل نہ کیا جبکہ یہ آیت: ﴿الیوم﴾ میں شریعت محمدیہ ﷺ کی تکمیل کا اعلان کر چکا ہے۔“

گویا تعزیت کے نام پر یہ اجتماعات اللہ تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ اور اسلاف

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امت پر الزام عائد کرنے کے مترادف ہیں۔

② ....

فتاوی بزاریہ میں یوم اول تیجے اور ساتے کو مکروہ قرار دینے کے بعد میت کے لئے قرآن خوانی اور ختم شریف کے متعلق لکھا ہے:

((يُكْرَهُ اِتِّخَاذُ الدَّعْوَةِ لِقِرَآءَةِ الْقُرْآنِ وَجَمْعُ الصُّلَحَآءِ وَالْفُقَرَآءِ لِلْخَتْمِ اَوْلِقِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ اَوِ الْاَخْلَاصِ))

''قرآن خوانی کی دعوت کرنا، ختم شریف کے لئے سورۃ انعام پڑھنے کے لئے اور سورۃ اخلاص کی تلاوت کی خاطر صلحا و فقراء کو جمع کرنا مکروہ ہے۔''

③ ....

برصغیر کو سب سے پہلے قرآن و سنت کے علوم سے روشناس کرانے والے خاندان ولی اللہ کے سربراہ و سرخیل حضرت امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

(از بدعت شنعیہ ما مردم اسراف در ماتمہا چہلم و ششماہی و فاتحہ وسالینہ وایں ہمہ را در عرب اول وجود نہ بود) (وصیت نامہ)

''چہلم'' و ششماہی و فاتحہ اور سالانہ عرس وغیرہ رسومات ماتم میں فضول خرچیاں ہمارے لوگوں کی بدترین بدعات میں سے ہیں، قرون اولیٰ میں ان امور کا وجود تک نہ تھا۔''

④ ....

شرح المنهاج میں بھی قل دسویں اور چہلم وغیرہ کو ممنوع اور بدعت قرار دیا گیا ہے اور صاحب تفسیر حقانی الشیخ عبدالحق دہلوی کے استاد علی المتقی قرآن خوانی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق لکھتے ہیں:

(اَلْاِجْتِمَاعُ لِلْقِرَاْۃِ بِالْقُرْآنِ عَلَی الْمَیِّتِ بِالتَّخْصِیْصِ عَلَی الْـمَقْبَرَۃِ اَوِ الْمَسْجِدِ اَوِ الْبَیْتِ بِدْعَۃٌ مَذْمُوْمَۃٌ لِاَنَّہٗ لَمْ یُنْقَلْ مِنَ الصَّحَابَۃِ شَیْئًا) (رد البدعات)

''بالخصوص میت پر قرآن خوانی کے لئے قبر مسجد یا گھر پر اجتماع کرنا مذموم بدعت ہے کیونکہ اس کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کچھ منقول نہیں۔''

⑤ ....

علامہ مجدالدین فیروز آبادی صاحب القاموس المحیط میں لکھتے ہیں:

(عادت نبود کہ برائے میت جمع شوند، قرآن خوانند وختمات کنند نہ برگورونہ غیر آں مکاں، وایں بدعت است ومکروہ) (سفر السعادت)

''اسلاف میں میت کے لئے قبر پر یا کسی بھی دوسری جگہ جمع ہو کر قرآن پڑھنے اور ختم کہنے کا کوئی رواج نہ تھا۔ یہ بدعت اور مکروہ ہے۔''

ایسے ہی ''اہل سنت والجماعت'' کی دیگر کتابوں مثلاً صغیری، کبیری، عینی، شرح ہدایہ، مصطفی، خلاصہ، رد المختار رد البدعات علامہ آفندی اور جامع الروایات وغیرہ میں بھی ان رسومات کو بدعت ومکروہ قرار دیا گیا ہے۔ ﴿فہل من مدکر﴾

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مقابر پر بدعت

جس طرح مرگ پر بہت سی بدعات ہمارا معمول ہیں، اسی طرح مقابر پر بھی انواع واقسام کا شرک اور لاتعداد بدعات زیر عمل ہیں۔ مثلاً قبروں پر کتبے لگانا، تاریخیں لکھنا، قبروں کو چونے، گارے، اینٹ، مٹی اور سیمنٹ سے پختہ کرنا، قبروں پر مسجدیں، قبے اور گنبد تعمیر کرنا، غلاف چڑھانا، چراغاں کرنا، منتیں ماننا، چڑھاوے پکانا، دور دراز سے قصد کر کے مزاروں پر حاضری دینا صاحب قبر کو وسیلہ بنانا، قبروں پر اعتکاف کرنا، ان کا طواف کرنا سجدے کرنا، میلے اور ان سے مشکل کشائی کی اپلیں کرنا وغیرہ۔

تو آیئے ان امور کا بھی قرآن وسنت، اسلاف امت اور علماء کی تعلیمات سے موازنہ کریں اور دیکھیں کہ ان کی کوئی شرعی حیثیت بھی ہے یا یہ صرف سلطانی و پیری وملائی کے شاخسانے ہیں۔ کیونکہ بقول حضرت عبداللہ بن مبارکؒ:

لَقَدْ اَفْسَدَ الدِّیْنَ مُلُوْکٌ وَاَحْبَارُ سُوْءٍ وَرُهْبَانٌ

''اصل دین کو بے علم بادشاہوں کی پشت پناہی پیروں کی ہوس گدی نشینی اور ملاؤں کی حرص وہوٰی نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔''

قبروں پر میلے لگانے اور عرس کرنے کے متعلق تو گزشتہ صفحات کی وضاحت پر ہی اکتفاء کرتے ہیں کہ ''عاقل را اشارہ کافی است'' اور دور دراز سے مزاروں پر آ کر صاحب مزار کو بظاہر ''وسیلہ'' ٹھہراتے ہوئے ان سے مشکل کشائی اور رفع حاجات کی درخواست کرنا اور دوسری اقسام شرک کے بارے میں شیخ محمد بن سلیمان التمیمی نے **''کشف الشبهات''** کے متن میں مدلل بیان کر دیا ہے۔

قبروں پر مجاور بن کر بیٹھنے، اعتکاف کرنے ان کا طواف کرنے ان پر سجدے کرنے اور وہاں نمازیں پڑھنے کے متعلق حضرت ابومرثد غنوی ص کی روایت ہے نبی

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

اکرم ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا)) (١٦)

"قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرو۔"

قبروں پر مسجدیں بنانے اور ان پر چراغاں کرنے کے متعلق بارگاہ رسالت مآب ﷺ کا فیصلہ یہ ہے:

((لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِيْنَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ)) (ابوداؤد، ترمذی، نسائی)

"نبی اکرم ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبروں پر مسجدیں بنانے اور چراغاں کرنے والوں پر لعنت کی ہے۔"

قبروں پر کپڑے اور پھولوں کی چادریں اور غلاف چڑھانے کے بارے میں ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے۔

((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوا الْحِجَارَةَ وَالطِّيْنَ))

(صحیح مسلم)

"اللہ نے ہمیں پتھر اور مٹی کو لباس پہنانے کا حکم نہیں دیا۔"

معروف حنفی عالم قاضی ثناء اللہ پانی پتی طواف قبور، سالانا عرس اور دیگر بدعات کے متعلق لکھتے ہیں:

(لَا يَجُوْزُ مَا يَفْعَلُ الْجُهَّالُ بِقُبُوْرِ الْأَوْلِيَاءِ وَالشُّهَدَاءِ مِنَ السُّجُوْدِ وَالطَّوَافِ حَوْلَهَا وَاتِّخَاذِ السُّرُجِ وَالْمَسَاجِدِ عَلَيْهَا وَمِنَ الْاِجْتِمَاعِ بَعْدَ الْحَوْلِ كَالْأَعْيَادِ وَيُسَمُّوْنَهُ عُرْسًا) (تفسیر مظہری)

"اولیا اور شہداء کی قبروں پر جاہل لوگ جو سجدے طواف اور چراغاں کرتے ہیں، ان پر مسجدیں بناتے، سالانہ میلے لگواتے اور ان کو عرس کا نام دیتے ہیں یہ سب امور جائز نہیں ہیں۔"

---

(١٦) ... ٩٧٠-٩٨ وغیرہ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو پختہ کرنا اور مجاور بن کر بیٹھنا

یہ بدعت اور نمود و نمائش ہے ۔ اور دنیاداری ووضعداری بھی ۔ مالی فرق مراتب کے لحاظ سے کچھ لوگ تو صرف قبر ہی پختہ کر دینے کی سکت رکھتے ہیں، وہ اسی پر اکتفاء کر لیتے ہیں اور جن کو اللہ نے دولت کا خزانہ عطا کر رکھا ہے ان کا علماء سوء اور پیری فقیری کی لائین سے مس ہونے کا نتیجہ اس شکل میں نکلتا ہے کہ جب ان کا کوئی عزیز دار فناء سے دار بقا کی طرف منتقل ہو جائے تو ان کو دولت کے اظہار کا بے جا مصرف مل جاتا ہے ۔ وہ خطیر رقمیں لگا کر قبر پر دیدہ زیب عمارت تعمیر کرتے ہیں پھر اسے رنگا رنگ سنگ مرمر بوقلموں موزائیک قیمتی ٹائل ، پینٹس اور فانوس وقندیل سے ڈیکوریٹ کیا جاتا ہے ۔ گویا کھاتے پیتے گھرانوں کے مردے بھی پر شکوہ اور دلکش جگہوں پر رہتے ہیں جیسی کروڑہا زندوں کو بھی نصیب نہیں ہوتیں ۔

کاش یہ لوگ ساتھ ہی بسنے والے غرباء فقراء اور مساکین کی طرف نظر کریں کہ وہ کیسی تنگدستی سے زندگی بسر کر رہے ہیں، گرمی و سردی کے موسم میں کھلے آسمان کے نیچے جھلس اور ٹھٹھر رہے ہیں یا بوسیدہ جھونپڑیوں میں سر چھپائے ہوئے ہیں، اگر بن پڑے دولت اتنی ہی بے قابو ہو جائے تو ان کے مسائل پر غور وفکر کریں ۔ جو فرض و ثواب مذہب وسماج اور معاشرت واخلاق سب کچھ ہے، چہ جائیکہ ان لوگوں پر خرچ کریں جن کا اس جہان فانی سے رشتہ منقطع ہو چکا ہے اور وہ ان لمبے چوڑے اخراجات سے بننے والے مزاروں اور گنبدوں سے مستغنی ہو گئے ہیں ۔ پھر اس کی کوئی تھوڑی بہت ہی اسلامی اور شرعی گنجائش ہو تو بھی سوچا جا سکتا ہے کہ چلو امتثال امر پر ثواب ہوگا ۔ اور دنیا میں ''ناک'' بھی سلامت رہے گی ۔ مگر ایسا بھی نہیں کیونکہ شرعاً یہ فعل مکروہ ہے ممنوع ہے بلکہ حرام ہے ۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بارگاہ رسالت مآب ﷺ فیصلہ:

خیر خواہ امت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حدیث ہے جسے حضرت جابر بن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ)) (۱۷)

"نبی اکرم ﷺ نے قبروں کو چونا گچ کرنے، ان پر کتبے لگانے اور عمارت بنانے سے منع فرمایا ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے:

((نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَاَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُقْعَدَ عَلَيْهِ)) (۱۸)

"رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو چونا گچ کرنے، ان پر عمارت تعمیر کرنے اور ان کا مجاور بن کر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔"

خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ کا عمل:

ہادی اعظم رسول معظم ﷺ کے برادر عمزاد اور داماد، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ان قبوں اور عمارتوں کے متعلق اپنا عمل حدیث پاک میں موجود ہے ان کا یہ عمل ایک ہستی سے ماخوذ ہے جو ہمارے لئے اسوہ حسنہ قدوہ اعلیٰ اور بہترین نمونہ ہیں۔ اس حدیث میں ہے:

(عَنْ اَبِی هَيَّاجِ الْاَسَدِیِّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَّا تَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسْتَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ)) (صحیح مسلم بحوالہ مشکوۃ ۱٤٥)

---

(۱۷) صحیح مسلم، کتاب الجنائز: ۹۸،۹۷۔ ابو داؤد، کتاب الجنائز: ۷۳۔ ترمذی، کتاب الجنائز: ۵۷۔ نسائی، القبلة: ۱۱۔ مسند احمد ۱۳٥/٤

(۱۸) صحیح مسلم، کتاب الجنائز: ۹٤۔ مسند احمد ۲۹۹/٦

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

"ابوھیاج اسیدی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تجھے ایسی مہم پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ نے بھیجا تھا کہ آپ کوئی تصویر (مورتی) دیکھیں تو اسے مٹادیں اور کوئی بلند و بالا قبر نظر آئے اسے گرا کر برابر کردیں۔"

ایک اور حدیث میں قبر تصویر اور بت تینوں کے ذکر کے بعد فرمایا:

((فَمَنْ عَادَ فَصَنَعَ شَيْئاً مِنْ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ))

"جس نے دوبارہ ان کاموں میں سے کوئی بھی کیا اس نے شریعت محمدیہ ﷺ سے کفر کیا۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وصیت:

حضرت ابوہریرہ وہ صحابی ہیں جنہیں یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے نکلنے والی سب سے زیادہ احادیث انہوں نے روایت کی ہیں۔ اپنی وفات سے پہلے انہوں نے یہ وصیت فرمائی تھی:

((لَا تَضْرِبُوا عَلَيَّ فُسْطَاطاً)) (بحوالہ عینی شرح بخاری)

"میری قبر پر خیمہ نصب نہ کرنا۔"

قبہ گنبد یا عمارت بڑی بات ہے۔ وہ خیمہ تک سے روک گئے تھے کیونکہ وہ شریعت محمدیہ ﷺ کے قریبی واقف تھے اور ان امور کے متعلق تعلیمات رسول اللہ ﷺ بخوبی جاننے والے تھے۔

آئمہ اربعہ کا فتوی:

آج دنیا بھر کے مسلمانوں میں عموماً مسلک مروج و معمول یہ ہیں، ان میں سے بھی مذکورہ بدعات کا زور امام ابوحنیفہؒ کے مقلدین میں ہے۔ جبکہ خود امام صاحبؒ فرماتے ہیں:

((عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَالَ لَا يُجَصَّصُ الْقَبْرُ وَلَا يُطَيَّنُ وَلَا

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

يُرْفَعُ عَلَيْهِ بِنَآءً)) (بحواله فتاوىٰ قاضى خان)

''امام ابوحنیفہؒ سے منقول ہے کہ قبر کو چونا گچ نہ کیا جائے، نہ اسے لیپا جائے اور نہ ہی اس پر عمارت بنائی جائے۔''

دوسری جگہ ان سے منقول ہے:

((يُكْرَهُ اَنْ يُبْنٰى عَلَيْهِ بِنَآءٌ مِنْ بَيْتٍ اَوْقُبَّةٍ اَوْ نَحْوُ ذَالِكَ))

''قبر پر عمارت گنبد یا دوسری چیز کوئی بنانا مکروہ ہے۔''

امام صاحب کے شاگرد رشید امام محمدؒ نے اپنے استاد گرامی کا ارشاد یوں نقل کیا ہے:

''قبروں سے نکلی ہوئی مٹی کے ساتھ مزید ملا کر ڈالنا ٹھیک نہیں اور قبر کو گچ کرنا، لیپنا، اس کے پاس کوئی مسجد یا کوئی دوسرا نشان (کتبہ وغیرہ) بنانا، اس پر لکھنا یا قبر کو پختہ کرنا یہ سب مکروہ ہے۔''

(كتاب الآثار امام محمد، ص ٤٩)

اسی طرح شرح الیاس جامع الرموز اور مستخلص میں بھی امام صاحب سے قبر پر قبے، کمرے یا دیگر کسی بھی شکل کی عمارت مکروہ ہونا ثابت ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے:

''امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ قبر کو لیپا پوچا اور چونا نہ کیا جائے اور نہ ہی اس پر کوئی عمارت بنائی جائے۔''

امام نووی صحیح مسلم کی شرح میں امام شافعی سے نقل کرتے ہیں:

(قَالَ الشَّافِعِيُّ فِي الْاُمِّ رَاَيْتُ الْاَئِمَّةَ بِمَكَّةَ يَاْمُرُوْنَ بِهَدْمِ مَا يُبْنٰى (عَلَى الْقَبْرِ) وَيُؤَيِّدُ الْهَدْمَ قَوْلُهُ ﷺ (وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهُ)) (شرح مسلم للنووى، ج ٢ ص ٣٤٥)

''امام شافعی نے اپنی کتاب ''الام'' میں کہا ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ میں کئی آئمہ کو دیکھا ہے جو قبر پر بنی ہوئی عمارت کو گرانے کا حکم دیتے تھے اور

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

گرانے کی تائید رسول اللہ ﷺ کا فرمان یہ جملہ بھی کرتا ہے (آپ جو بلند بالا قبر دیکھیں اسے گرا کر برابر کر دیں)۔"

امام ابوحنیفہؒ کا نظریہ بیان کرتے ہوئے دوسرے آئمہ کے فرمودات کو صاحب شرح منیہ نے یوں لکھا ہے:

((يُكْرَهُ تَجْصِيصُ الْقَبْرِ وَ تُطْيِيْبُهُ وَبِهِ قَالَ الْاَئِمَّةُ الثَّلَاثَةُ لِمَا قَالَ جَابِرٌ (نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ))

(کبیری شرح منیه ص ۵۵۳)

"قبر کو چونا گچ کرنا اور لیپنا مکروہ ہے اور دوسرے تینوں اماموں (امام مالک شافعی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ) نے بھی اس حدیث جابرؓ کی رو سے یہی کہا ہے، جس میں ہے: نبی اکرم ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے سے منع فرمایا ہے۔"

پیر عبدالقادر جیلانیؒ کا ارشاد:

معروف پیر عبدالقادر جیلانیؒ جن کے نام کی گیارہویں یہی دوست بڑے جوش وجذبہ عقیدت واحترام اور استواری واہتمام سے دیتے ہیں وہ اپنی شہرہ آفاق کتاب "غنیۃ الطالبین" میں فرماتے ہیں:

(وَيُرْفَعُ الْقَبْرُ مِنَ الْاَرْضِ قَدْرَ شِبْرٍ وَ يُسَنُّ تَسْنِيْمُ الْقَبْرِ دُوْنَ تَسْطِيْحِهٖ وَاِنْ جُصِّصَ كُرِهَ) (غنية الطالبين)

"قبر کو زمین سے صرف ایک بالشت بلند کیا جائے اور اوپر سے کوہان کی مانند گول ہو نہ کہ چپٹی و مسطح۔ اور اگر اسے چونا گچ کیا گیا ہو تو یہ مکروہ ہے۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ:

شاہ صاحب "کتاب الابرار" سے حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مصنف کتاب الابرار در فصل بیان عدم جواز نماز قبور ونفی استمداد و استعانت از اہل قبور ومنع چراغاں وروشنی شموع برائے قبور آوردہ می نویسند"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

'' کتاب الابرار کے مصنف قبروں کے پاس نماز پڑھنے قبر والوں سے امداد مانگنے کے جائز نہ ہونے قبروں پر چراغاں کرنے اور شمعیں جلانے کی ممانعت کے بیان والی فصل میں لکھتے ہیں:

(وَالْوَاجِبُ هَدْمُ ذَالِكَ كُلِّهِ وَمَحْوُ اٰثَرِهِ كَمَا اَنَّ عُمَرَ بَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ يَتَنَاوَبُوْنَ الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بُوْيِعَ تَحْتَهَا بِالنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَطَعَهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَاسْتَاْصَلَهَا) (بلاغ المبین، ص ۸ ـ ۹)

'' ان تمام غیر شرعی تجاویزات کو مٹانا اور ان کا نام ونشان تک ختم کر دینا واجب ہے: جس طرح عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب ملی خبر ملی کہ لوگ اس درخت کی طرف بڑی عقیدت سے جا رہے ہیں جس کے نیچے نبی اکرم ﷺ سے بیعت کی گئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آدمی بھیجا جس نے اسے کاٹ دیا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ:

'' اسے جڑ سے اکھاڑ دیا۔''

اس واقعہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی باریک بینی اور دور اندیشی کی شعاعیں پھوٹ پھوٹ کر دل مومن کو منور کرتیں ہیں۔ وہ اس نتیجہ پر کتنی جلدی پہنچ گئے تھے کہ اگر یہ درخت قائم رہا تو یہ شرک کا گڑھ اور مرجع خلائق بن جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے آپ کے بارے میں یوں ہی تو نہیں فرمایا تھا:

((لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيًّا لَكَانَ عُمَرُ)) (۱۹)

'' اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر رضی اللہ عنہ ہوتے۔''

ابن حجر مکی رحمہ اللہ کا قول:

اسی طرح ہی ان بدعات کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمہ اللہ

(۱۹) بخاری، کتاب الادب: ۱۰۹ ـ ترمذی، کتاب المناقب: ۱۷ ـ مسند احمد ۴/۱۵۴، ۳۵۳.

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

((وَ تَجِبُ الْمُبَادَرَةُ لِهَدْمِهَا وَهَدْمِ الْقُبَابِ الَّتِيْ عَلَى الْقُبُوْرِ اِذْهِيَ اَضَرُّ مِنْ مَسْجِدِ الضِّرَارِ لِاَنَّهَا اُسِّسَتْ عَلٰى مَعْصِيَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِاَنَّهُ نَهٰى عَنْ ذَالِكَ وَاَمَرَ بِهَدْمِ الْقُبُوْرِ الْمُشْرِفَةِ وَيَجِبُ اِزَالَةُ كُلِّ قِنْدِيْلٍ وَسِرَاجٍ عَلٰى قَبْرٍ وَلَا يَصِحُّ وَقْفُهٗ وَلَا نَذْرُهٗ))

(کتاب الزواجر عن اقتراف الکبائر، ص ۱۶۳)

''ان تجاوزات اور قبروں کو بنائے گئے قبوں کو گرانا واجب ہے کیونکہ یہ مسجد ضرار سے بھی مضراور عقیدتاً نقصان دہ ہیں۔ کیونکہ یہ نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی کر کے بنائے گئے ہیں آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور بلند قبروں کو گرانے کا حکم دیا تھا۔ اور قبروں سے قندیلوں اور چراغوں کا ہٹانا بھی واجب ہے اور کسی قبر کے نام املاک وقف کرنا اور نذر ماننا صحیح نہیں ہے۔''

ملا علی قاری حنفی کا عقیدہ:

نامور حنفی ملا علی قاریؒ مشکوٰۃ کی شرح المرقاۃ میں لکھتے ہیں:

(قَالَ الْعُلَمَاءُ يُسْتَحَبُّ اَنْ يُرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَيُكْرَهُ فَوْقَ ذَالِكَ وَيُسْتَحَبُّ الْهَدْمُ) (شرح مرقاۃ مشکوٰۃ)

''علماء نے کہا ہے کہ قبر ایک بالشت تک بلند کرنا مستحب ہے اور اس سے اونچی کرنا مکروہ اور اس کو گرانا مستحب ہے۔''

اسی شرح کی دوسری جلد ص ۳۷۶ پر فرماتے ہیں:

(يَجِبُ الْهَدْمُ اِنْ كَانَ مَسْجِدًا)

''قبر پر تعمیر شدہ عمارت کا گرانا واجب ہے۔ چاہے وہ مسجد ہی کیوں نہ ہو۔''

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

کتب فقہ کی آراء

بعض دیگر کتب فقہ حنفیہ کو مطالعہ کے میز پر لاتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ان مروجہ بدعات کے متعلق ان کی کیا رائے ہے:

①......(اَلْقُبَابُ الَّتِیْ بُنِیَتْ عَلَی الْقُبُوْرِ یَجِبُ هَدْمُهَا)

(مجالس الابرار)

"قبروں پر بنائے گئے قبوں یا گنبدوں کو گرانا واجب ہے۔"

②...... (لَا الْاٰجُرُ وَالْخَشَبُ وَیُکْرَهُ اَنْ یُزَادَ عَلَی التُّرَابِ الَّذِیْ اُخْرِجَ مِنَ الْقَبْرِ وَیُسَنَّمُ الْقَبْرُ قَدْرَ الشِّبْرِ وَلَا یُرَبَّعُ وَلَا یُجَصَّصُ وَیُکْرَهُ اَنْ یُبْنٰی عَلَی الْقَبْرِ)

(فتاوٰی عالم گیری، ج ۱ ص ۱۰۶)

"قبر پر اینٹ یا لکڑی استعمال نہ کی جائے اور قبر کے اندر سے نکلی ہوئی مٹی کے علاوہ اس پر زائد مٹی ڈالنا مکروہ ہے اور قبر کو ہان دار بالشت بھر ہو۔ اسے مربع شکل نہ بنایا جائے، نہ چونا گچ کیا جائے اور اس پر کوئی عمارت بنانا بھی مکروہ ہے۔"

③...... (وَتُکْرَهُ الزِّیَادَةُ عَلَیْهِ لِاَنَّهٗ بِمَنْزِلَةِ الْبِنَآءِ)

(درمختار)

"قبر پر اس سے نکالی گئی مٹی کے ساتھ اضافی مٹی شامل کرنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ فعل عمارت میں شمار ہوگا۔"

④......(یُکْرَهُ الْاٰجُرُ وَالْخَشَبُ وَلَا یُسَطَّحُ اَیْ لَا یُرَبَّعُ)

(هدایه)

"قبر پر اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے اور اسے چورس نہ بنایا جائے۔"

⑤......(یُکْرَهُ الْاٰجُرُ وَالْخَشَبُ وَیُهَالُ التُّرَابُ وَیُسَنَّمُ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

الْقَبْرُ وَلَا يُسَطَّحُ) (شرح الوقایہ)

''اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے صرف وہی مٹی ڈالی جائے جو قبر سے نکلی ہوئی ہو قبر کو کوہان دار بنایا جائے۔ چوکونہ مربہ شکل میں ہو۔''

⑥...... (يُكْرَهُ الْآجُرُ وَالْخَشَبُ) (جوہر نیرہ شرح قلوری)

''اینٹ اور لکڑی کا استعمال مکروہ ہے۔''

⑦...... (يُكْرَهُ تَطْيِيْنُ الْقُبُوْرِ وَتَجْصِيْصُهَا وَالْبِنَاءُ عَلَيْهَا وَالْكِتَابَةُ عَلَيْهَا) (وجھرنیزہ شرح قلوری)

''قبروں کو لیپنا پوچنا، چونا گچ کرنا ان پر عمارت بنانا اور کتبے لکھنا مکروہ ہے۔''

⑧......(لَا الْآجُرُ وَ الْخَشَبُ وَيُهَالُ التُّرَابُ وَيُسَنَّمُ الْقَبْرُ وَلَا يُرَبَّعُ وَلَا يُجَصَّصُ) (کنز الدقائق)

''اینٹ اور لکڑی استعمال نہ کی جائے اور اصل مٹی ڈال کر اسے کوہان نما کر دیا جائے اسے مربع شکل نہ بنائیں نہ چونا گچ کریں۔''

⑨......(كُرِهَ اَنْ يُكْتَبَ عَلَيْهِ وَيُبْنىٰ عَلَيْهِ بِنَآءً وَيُنَقَّشُ وَ يُصْبَغُ وَيُرَبَّعُ وَيُجَصَّصُ) (جامع الرموز)

''قبروں پر کتبے لکھنا اور عمارت بنانا، نقش ونگار کرنا، روشنی کرنا بالشت سے اونچا کرنا مکروہ ہے۔''

⑩......(تُكْرَهُ الزِّيَادَةُ لِمَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُبْنىٰ عَلَيْهِ وَزَادَ اَبُوْدَاوُدَ وَاَنْ يُزَادَ عَلَيْهِ) (الحیہ لابی نعیم ورد المختار)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی صحیح مسلم والی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے قبر کو چونا گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

سے منع فرمایا ہے۔ اس کی رو سے قبر پر مٹی وغیرہ کی زیادتی کرنا ممنوع ہے۔ اور ابوداؤد کی حدیث میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ: (قبر پر اصل سے زیادہ مٹی نہ ڈالیں)''

مکروہ بمعنی حرام

اب تک جتنے آئمہ وعلماء اور بزرگوں کے اقوال اور کتابوں کے حوالے گزرے ہیں ان میں بدعات مذکورہ کو مکروہ کہا گیا ہے۔ اور اس مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے یعنی یہ تمام بدعات شنیعہ حرام ہیں۔ کیونکہ جن امور کو بدعت کہا جا رہا ہے ان کے مکروہ ہونے کی دلیل حدیث رسول ﷺ ہے اور حدیث میں نہی کا صیغہ استعمال ہوا ہے جبکہ نہی کی اصل تحریم (حرام ہونا) ہوتا ہے۔

کراہت کی دو قسمیں ہیں:

① ...... تنزیہی ② ...... تحریمی

کتب فقہ میں لکھا ہے:

(اَحَدُهُمَا مَا كُرِهَ تَحْرِيْمًا وَهُوَ الْمَحْمَلُ عِنْدَ اِطْلَاقِهِمُ الْكَرَاهِيَةَ) (شامی)

''یعنی ان دونوں میں سے ایک حرام کے معنوں میں ہے۔ وہ تب ہے جب آئمہ اپنے کلام میں مطلق کراہت کا لفظ استعمال کریں۔''

فقہ حنفیہ کا قاعدہ ''البحر'' میں موجود ہے:

(اِنَّ الْمَكْرُوْهَ اِذَا اُطْلِقَ فِيْ كَلَامِهِمْ فَالْمُرَادُ مِنْهُ التَّحْرِيْمُ اِلَّا اَنْ يُنَصَّ عَلٰى كَرَاهَةِ التَّنْزِيْهِ)

''جب آئمہ کے کلام میں مطلقاً مکروہ کہا گیا ہے ہو تو اس سے مراد حرام ہوتا ہے سوائے اس کے کہ تنزیہہ کی کوئی نص موجود ہو۔''

''المصطفیٰ'' کی عبارت:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(لَفظُ الکَرَاهَةِ عِندَ الاِطلَاقِ یُرَادُ بِهَا التَّحرِیمُ قَالَ اَبُو یُوسُفَ : قُلتُ لِاَبِی حَنِیفَةَ اِذَا قُلتَ فِی شَیءٍ اَکرَهُ فَمَا رَأیُکَ فِیهِ قَالَ : اَلتَّحرِیمُ)

''مطلقا کراہت کی صورت میں اس سے مراد حرام ہوگا امام ابو یوسف کہتے ہیں'' میں نے امام ابو حنیفہؒ سے پوچھا کہ جب کسی چیز کے بارے میں مکروہ کا لفظ کہیں تو آپ کی اس سے کیا مراد ہوتی ہے؟ انہوں نے کہا حرام۔''

اللہ عزوجل ہم سب کو قرآن وسنت پر عمل پیرا ہونے ،توحید وسنت کے کاربند رہنے اور شرک و بدعات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے ، کیونکہ اس مختصر وضاحت سے صاحب عقل وخرد بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ یہ بدعات جن پر ہم سختی سے عمل کرتے چلے آرہے ہیں ، یہ قرآن وحدیث سے ، خلفاء وصحابہ رضی اللہ عنہم آئمہ اربعہ پیر جیلانیؒ ، حنفی علماء اور کتب فقہ کی رو سے مکروہ وممنوع اور حرام ہیں۔اب ہماری تو بقول شاعر دعا ہے۔

عطا کردے انہیں یارب بصارت بھی بصیرت بھی
مسلمان جا کے لٹتے ہیں سواد خانقاہی میں

www.KitaboSunnat.com

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی رحمہ اللہ

مختصر سوانحی خاکہ اور حسین نامہ اعمال کی چند جھلکیاں

ولادت ونشأت:

ہماری اس کتاب اور دیگر متعدد کتابوں کے مصنف عظیم مجدد ومجاہد شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی ۱۱۱۵ھ / ۱۷۰۳ء میں ایک چھوٹے سے شہر العیینہ (جو سعودی عرب کے دارالخلافہ الریاض کے شمال میں واقع ہے) کے ایک بہت بڑے خانوادہ علم وفضل میں پیدا ہوئے والد گرامی شیخ عبدالوہاب جلیل القدر عالم اور سلفی العقیدہ فقیہ تھے۔ علوم قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ اور ادب عربی میں ممتاز حیثیت کے مالک اور العیینہ کے قاضی تھے۔

اسی طرح ہی جدامجد شیخ سلیمان بھی تبحر علمی کے لحاظ سے عیینہ کے تمام علماء پر فوقیت رکھتے تھے۔ اور حاکم وقت امیر عبداللہ بن معمر کے ہاں ان کی بڑی قدر منزلت تھی، اپنے وقت کے قاضی تھے۔ حاکم ان کے مشورہ پر فیصلہ کیا کرتا تھا۔ آپ کے فتاوی اور فیصلوں کی شہرت دوسرے شہروں تک بھی جانا شروع ہوگئی اور تشنگان علم دور دراز سے عیینہ آنے لگے۔

تعلیم وتربیت:

شیخ محمد بن عبدالوہاب ایک متقی اور علمی خاندان کے چشم وچراغ تھے۔ لہذا تقوی وورع اور ذہانت وفطانت انہیں ورثہ میں ملی تھی ابتدائی تعلیمات کے لئے والد محترم کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے۔ ''ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات'' صرف دس سال کی عمر میں ہی قرآن پاک حفظ کرلیا۔ دوران تعلیم مطالعہ میں انہماک اور قوت حافظہ کا یہ عالم تھا کہ بیس سال کی عمر تک صحیح بخاری ومسلم اور کتب سنن کی اکثر احادیث حفظ کرلی تھیں۔ تفسیر حدیث اور عقائد کی کتابوں میں گہری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

دلچسپی تھی ۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ اور امام ابن قیم رحمہما اللہ کی کتب کا خصوصی اہتمام کرتے تھے۔

سفرِ حج و تعلیم:

حج بیت اللہ کا فریضہ ادا کرنے کے لئے مکہ مکرمہ روانہ ہوگئے ۔ وہاں سے مدینہ منورہ کا رخ کیا اور عالم شہیر الشیخ عبداللہ بن ابراہیم آل سیف کی مصاحبت سے استفادہ کیا۔ ان سے صحیح بخاری و مسلم دونوں کی شرحیں، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند امام شافعی، موطا امام مالکؒ، اور مسند امام احمدؒ میں اجازت حاصل کی اور عظیم محدث الشیخ محمد حیاۃ السندی سے عقیدہ صافیہ کی تعلیمات حاصل کیں۔ ان کے علاوہ الشیخ علی آفندی الداغستانی، الشیخ اسماعیل العجلونی، الشیخ عبداللطیف العفالقی الاحسائی اور الشیخ محمد العفالقی الاحسائی سے مستفید ہوئے۔ پھر بصرہ کی طرف روانہ ہوگئے تاکہ وہاں کے مشائخ سے بھی کسب فیض کرسکیں۔

لہٰذا حدیث، نحو اور لغت میں الشیخ محمد المجموعی سے مستفیض ہوئے۔ اسی قیام کے دوران اہم مباحث پر قلم اٹھایا اور کئی کتابیں لکھیں۔ وہاں سے الزبیر بغداد اور شام کا سفر کرتے ہوئے الاحساء پہنچے اور وہاں کے الشیخ عبداللہ بن عبداللطیف الشافعی سے کسب علم کے بعد نجد کے گاؤں حریملاء چلے گئے کیونکہ آپ کے والد ماجد وہاں منتقل ہوچکے تھے۔

نجد وحجاز، دعوت سے قبل

وہ تمام دینی اخلاقی، معاشرتی، معاشی اور سیاسی بیماریاں بارہویں صدی میں نجد پر مسلط ہوچکی تھیں جو بارہ سو سال قبل زمانہ جاہلیت میں پائی جاتی تھیں اور رسول اکرم ﷺ مبعوث ہوئے تھے۔ شرک، بدعات و خرافات اور توہم پرستی کا دور دورہ تھا۔ قبروں درختوں اور چٹانوں کے نام جانور ذبح کیے جاتے تھے اور ان سے مرادیں مانگی جاتی تھیں اور عراف رمال، منجم اور کاہن و جادوگر عالم الغیب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بنادیئے گئے تھے۔ لوگ اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت سے دلکش ہو کر ملحدانہ باغیانہ سرگرمیوں میں ملوث ہو چکے تھے۔ مسجدیں ویران اور مزار آباد تھے۔ ان پر قیمتی زردار کپڑے اور پھولوں کی چادریں چڑھائی جاتی تھیں۔ اور ترکی استعمار کی وجہ سے انارکی اور قبائلی تعصب شباب پر تھے۔

آغاز دعوت:

یہی وہ حالات ہیں جن میں کسی مجدد کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایک حدیث ہے:

((اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لِهٰذَا الْاُمَّةِ اَمْرَ دِيْنِهَا)) (ابو داؤد کتاب الملاحم۔۱ مستدرك حاکم)

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرماتا رہے گا جو اس امت کے لئے اس کے دین میں تجدیدی امور سرانجام دے گا۔"

لہٰذا اللہ پاک نے تجدید واصلاح امت کے لئے شیخ محمد بن عبدالوہاب کو منتخب فرمایا جو شمشیر عزم لئے طاغوتی طاقتوں اور ابلیسی سازشوں کے تارو پود بکھیرنے لگے۔ اصلاح کے کام میں انتہائی حکمت عملی سے کام لیا۔ کبھی لوگوں کو حسن سلوک اور دلائل وبراہین سے قائل کیا اور کبھی بوقت ضرورت طاقت شمشیر وسناں سے عقیدہ صافیہ کی طرف مائل کیا۔

دعوت توحید کا آغاز حریملاء سے کیا۔ بدعقیدہ لوگ پے درپے آزار اور دشمن جان لیوا ہو گئے۔ مگر آپ نے پورے عزم واستقامت سے ہر دشوار گزار گھاٹی کو سر کیا اور دعوت جاری رکھی۔ ۱۱۵۳ھ میں والد محترم کا انتقال فرما گئے۔ اور شیخ اپنے آبائی وطن العیینہ چلے گئے۔ شروع شروع میں امیر شہر عثمان بن احمد بن معمر نے بڑا ساتھ دیا لیکن پھر بعض سیاسی وجوہات کی بنا پر دشمن ہو گیا۔ وہاں سے شیخ درعیہ (حجاز) چلے گئے۔

(۲۰) الریاض میں عظیم اسلامک یونیورسٹی (جامعہ الامام محمد بن سعود الإسلامیة) انہی کی طرف منسوب ہے۔ ابو عدنان

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

امیر درعیہ امام محمد بن سعود اور آل سعود نے دعوت قبول کی اور بھرپور تعاون بھی کیا۔ لہٰذا آپ نے درعیہ کو دعوت کا مرکز بنالیا۔ وہیں درس وتدریس اور تصنیف وتالیف شروع کردی۔ اردگرد سے طلباء حصول علم کے لئے آنے لگے۔ اس طرح دعوت عام ہوگئی۔ کیونکہ جو طلبہ آتے وہ داعیان توحید بن کر واپس جاتے۔

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور امام محمد بن سعود (۲۰) کا وفاق دعوت توحید کی ترویج واشاعت میں بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ شیخ صاحب علم وحجت تھے اور امیر صاحب علم وطاقت۔ دعوت توحید کے لئے شیخ کو امیر کے ہاں مرکز مل گیا اور شیخ کی دعوت کی برکت سے امیر کے پاؤں مضبوط سے مضبوط تر ہوگئے۔ اللہ نے اپنے دین کی خدمت ونصرت کے عوض انہیں سرزمین حجاز پر متمکن کردیا۔ اور آج بھی وہی آل سعود عظیم اسلامی مملکت سعودی عرب پر حکمران ہے اور خدمت دین میں تمام اسلامی ممالک سے دامے، درمے، قدمے، سخنے پیش پیش ہے۔

وفات:

شیخ محمد بن عبدالوہاب ابھی بیس سال کی عمر کو بھی نہ پہنچے تھے کہ دعوت الی اللہ کا آغاز کردیا۔ جہاں روز بروز جان نثار ساتھی بڑھتے گئے، وہیں مخالفین میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ کئی شہروں سے ہجرت کرنی پڑی مگر فروغ دعوت میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا بلکہ اپنے نصب العین کے لئے مسلسل محنت شاقہ فرماتے رہے۔ زندگی کے آخری سالوں میں جب دیکھتے کہ دعوت وتحریک کی شاخیں جزیرہ عرب کے علاوہ مصر اور ترکی تک بڑی منظم ہوکر کام کررہی ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں طلباء شریک درس ہیں تو خوشی سے پھولے نہ سماتے۔ آپ وہ خوش نصیب داعی ومصلح اور مجدد تھے جنہوں نے اپنی شب وروز کی محنت شاقہ اور جدوجہد مسلسل کا خوشگوار نتیجہ اپنی زندگی میں ہی دیکھ لیا۔

آپ ستر سال بلاتوقف مصروف دعوت رہے۔ شوال ۱۲۰۶ھ میں ایک

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

مرض لاحق ہو گیا اور ذوالقعدہ ۱۲۰۶ھ کے آخری دن ۲۲ جون ۱۷۹۲ء کو یہ آفتاب مکمل نوے سال سے زیادہ مدت تک اس جہاں ناپائیدار کی وسعتوں میں روشن رہنے اور علم کی ضیاء پاشیاں کرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے موت کی وادیوں میں غروب ہو گیا۔

اما شوکانیؒ کا مرثیہ اور خراج تحسین:

اکابر علماء نے ان کی وفات پر مرثیے کہے اور ان کے کارہائے نمایاں بیان کر کے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ صاحب نیل الاوطار علامہ شوکانی نے ان کی وفات پر ایک طویل مرثیہ کہا جس کے چند اشعار یہ ہیں:

اَفِيـقُـوْا اَفِيـقُـوْا اِنَّـهُ لَيْـسَ دَاعِيـاً ۔۔۔ اِلٰـى دِيْـنٍ اٰبَـآءٍ لَـهُ وَقَبَـائِـلِ
دَعَـا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَالسُّنَّةِ الَّتِیْ اَتَانَا بِهَا ۔۔۔ طٰـهَ الـنَّـبِـیُّ خَيْـرُ قَـائِـلِ
لَقَدْ مَاتَ طَوْدُ الْعِلْمِ وَقُطْبُ رُحَى الْعَلَّامِ ۔۔۔ وَمَـرْكَـزُ اَدْوَارِ الْـفُحُوْلِ الْاَفَـاضِلِ
اِمَامُ الْهُدٰى مَاحِی الرَّدٰى قَامِعُ الْعِدَا ۔۔۔ وَمُرْوِی الصُّدٰى مِنْ فَيْضِ عِلْمٍ وَ نَائِلِ
مُـحَـمَّـدٌ وَ الْـمَـجْـدُ الَّذِیْ عَزَّ دَرْكُـهُ ۔۔۔ وَجَـلَّ مَـقَـامًـا عَنْ طَوْقِ الْمُطَاوِلِ
لَـقَـدْ اَشْـرَقَـتْ نَـجْـدُ بِـنُـوْرِ ضِـيَـآئِـهِ ۔۔۔ وَقَـامَ مَـقَـامَـاتِ الْـهُـدٰى بِـالدَّلَائِلِ

> ”ہوش کرو اور غفلت سے بیدار ہو جاؤ، بے شک وہ اپنے باپ دادا یا کسی قبیلہ کے آئین و دین کی طرف دعوت نہ دیتا تھا۔ بلکہ اس نے کتاب اللہ اور سنت کی طرف دعوت دی۔ جسے ہمارے سچے نبی طہ ﷺ نے ہمارا دین بنایا علم کا کوہ پرشکوہ اور رفعتوں کا مرکز وفات پا گیا۔ وہ نادرِ روزگار علماء کی محافل کا محور و مرکز تھا۔ امام ہدایت، ہلاکت آفرینیوں کو ختم کرنے والا، دشمنیوں اور عداوتوں کا صفایا کرنے والا، تشنگان علم کو فیضان علم سے سیراب کرنے والا اور اپنے مقصد کو پالینے والا تھا۔ محمد بن عبدالوہابؒ صاحب عظمت اور بلند فہم وادراک کا مالک تھا۔ اس کا علمی مقام اتنا بلند تھا جسے کسی فخر کرنے والے کا پانا مشکل ہے۔ تمام نجد اس آفتاب علم کی ضیاء پاشیوں سے منور ہو چکا ہے۔ اس نے منازل ہدایت کو قوت دلائل سے سر کیا۔“

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

تلامذہ تصانیف:

شیخ کے تلامذہ کی فہرست بہت طویل ہے، خود ان کے اپنے پانچ بیٹے تھے جن میں سے چار بیٹے حسین، عبداللہ، علی، اور ابراہیم بہت بڑے عالم وفاضل تھے اور قضاۃ کے عہدوں پر فائز رہے، پانچواں فرزند حسن عنفوان شباب میں ہی وفات پا گیا وہ تجارت پیشہ تھا، آل شیخ میں آج تک بڑے جید علماء کا سلسلہ جاری ہے۔ اس وقت بھی سعودی عرب میں افتاء تدریس اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ادارے اسی خاندان کے دم قدم سے مصروف عمل ہیں۔

سعودیہ کے سابقہ مفتی اعظم الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن ابن الشیخ محمد بن عبدالوہاب تھے جو تمام دینی اداروں کا مرجع تھے اور ان کے بھائی الشیخ عبداللطیف تمام سعودی دینی معاہد اور کالجوں کے رئیس تھے اور الشیخ عبدالملک مکہ مکرمہ کی امر بالمعروف کمیٹیوں کے چیئرمین تھے جبکہ نجد اور منطقہ شرقیہ کی کمیٹی کے چیئرمین الشیخ عمر بن حسن شیخ کے بیٹے حسین کی نسل سے تھے۔

دیگر بے شمار شاگردوں میں سے چند جلیل القدر علماء یہ تھے:

①...... عظیم عالم وفاضل الشیخ احمد بن ناصر بن عثمان بن معمر۔

②...... زاہد شب زندہ دار اور بلند پایا عالم الشیخ عبدالعزیز عبداللہ الناصری الحصین، جو علاقہ الوشم کے قاضی رہے۔

③...... عالم وعامل الشیخ عبدالرحمن بن نامی جو العیینہ اور الاحساء کے قاضی مقرر ہوئے۔

④...... فاضل اجل الشیخ احمد بن راشد العرینی جو سدیر کے قاضی گزرے ہیں۔

⑤...... صاحب الفضیلۃ الشخ حسن بن عیدان جو حریملاء کے قاضی بنائے گئے تھے۔

⑥...... بہت بڑے علامہ الشیخ عبدالعزیز بن سویلم جو القصم کے قاضی تھے۔

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے تحریک تجدید واصلاح کی شبانہ روز معروفیات کے باوجود بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں سے کتاب التوحید ، کشف الشبہات ، اربع القواعد (القواعد الاربعة) ثلاثۃالاصول (الاصول الثلاثة) ، مختصر السیرۃ النبویہ اور شروط الصلوٰۃ کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ (۲۱)

ان کے علاوہ مختصر الانصاف ، مختصر الشرح الکبیر ، مختصر صحیح بخاری ، مختصر زاد المعاد ، نصحیة المسلمین باحادیث خاتم المرسلین ، کتاب الکبائر ، مفید المستفید ،آداب المشي الی الصلوٰۃ ، اصول الایمان ، فضائل الاسلام ، مسائل الجاھلیة ، احادیث الفتن ہیں اور استنباط من القرآن ،دوجلدوں پر مشتمل ہے۔مزید برآں آپ کے بہت سے رسائل فتاوی اور مکتوبات بھی ہیں جن میں سے اکثر کا موضوع ومرکز عقیدہ توحید ہے ۔اور چند سال قبل جامعة الامام محمد بن سعود الاسلامیہ الریاض نے ان کی تصانیف کا مجموعہ (۱۱) گیارہ ضخیم جلدوں میں شائع کر کے تقسیم کیا تھا۔

عقیدہ:

شیخ محمد بن عبدالوہاب سلفی عقیدہ پر کاربند تھے جس پر رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مہر تصدیق اور تابعین عظام رحمہم اللہ کی مہر عمل ورضا ثبت ہے۔آپ کا وہی عقیدہ تھا جو آئمہ کرام ابو حنیفۃ ، مالک ،شافعی احمدؒ ، سفیان ثوری ،ابن عیینہ ، ابن مبارک ، بخاری ، مسلم ، ابو داؤدؒ ، ابن خزیمہ، ابن تیمیہ ،ابن قیم اور ذھبی علیھم رحمة اللہ کا تھا۔

اعتراضات والزامات:

مگر وہ لوگ جنہیں شیخ صاحب کے ساتھ بلاوجہ کا بیر ہے،ان کا نام سنتے ہی

(۲۱) زیر نظر کتاب ''کشف الشبہات'' کا اردو ترجمہ ہے جبکہ راقم الحروف "الاصول الثلاثة " اور "شروط الصلوٰۃ " کا ترجمہ کر چکا ہے۔اور وہ بھی چھپ چکی ہیں۔ وللہ الحمد (ابو عدنان)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بدک جاتے ہیں ان کی تحریک تجدید واصلاح امت کو "وہابیت" کے نام سے بطور گالی استعمال کرتے ہیں۔ انہوں نے شیخ کے عقیدے کے متعلق بہت سے بے پر کی اڑائی ہوئی ہیں۔ ان ہوائیوں کا بالاستیعاب احاطہ کرنے اور جواب دینے کی اس مختصر رسالہ میں گنجائش نہیں۔ "مشتے نمونہ از خروارے" چند اعتراضات والزامات اور ان کا خود شیخ کی اپنی تحریر کی روشنی میں جواب پیش خدمت ہے تاکہ آپ اندازہ لگا سکیں کہ ترکی و انگریزی استعمار، اشراف مکہ اور ہندوستان کے جاہل پیروں اور قبر پرستوں نے جس شیخ الاسلام کے نام کو بدنام کرنے اور ان کے تصور کو بڑا مہیب اور بھیانک بنا کر پیش کرنے کی شبانہ روز سعی نامشکور کی فی الحقیقت وہ کیا ہیں؟

ان کے خلاف مشہور کیا گیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے دشمن تھے، آپ پر درود بھیجنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے اپنے رفقاء ومصاحبین کے علاوہ سب کو کافر سمجھتے تھے اور انہوں نے دلائل الخیرات کو جلانے کا حکم دیا تھا، وغیرہ۔

جواب : شیخ احمد بن یحیٰی کی طرف ایک تحریر میں خود شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ لکھتے ہیں:

(تَفَكَّرْ فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ وَهُوَ قَوْلِي لَا تُطِيعُونِي وَلَا تُطِيعُوا إِلَّا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا يُنْجِيكَ إِلَّا اتِّبَاعُ الرَّسُولِ ﷺ وَالدُّنْيَا زَائِلَةٌ)

"پہلے میری اس بات پر غور کرو کہ تم میری فرمان برداری نہ کرو بلکہ صرف رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور یقین رکھو کہ نجات اخروی صرف اتباع رسول اللہ ﷺ میں ہے اور یہ دنیا ناپائیدار ہے ختم ہونے والی ہے۔"

موصوف نے شیخ فاضل آل فرید کی طرف لکھا ہے:

"میرے مخالفین سے کہہ دو کہ تم لوگوں پر نبی اکرم ﷺ کی وصیت کے مطابق زندگی گزارنا فرض ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کی اتباع کو اہمیت دیتے ہوئے بڑی حیرت واستعجاب سے کہتے ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(كَيْفَ يَكُوْنُ الْمُسْلِمُ مُسْلِمًا وَهُوَ يُبْغِضُ رَسُوْلَ الْإِسْلَامِ الَّذِيْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ)

"رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور دین لائے ان کے ساتھ دشمنی رکھنے والا شخص مسلمان کس طرح ہوسکتا ہے؟"

السدیری البغدادی کو جوابی خط میں لکھا:

(اَمَّا مَاذَكَرْتُمْ اَنِّيْ اُكَفِّرُ جَمِيْعَ النَّاسِ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَنِيْ وَ اَزْعَمُ اَنَّ اَنْكِحَتَهُمْ غَيْرُ صَحِيْحَةٍ وَ يَا عَجَبًا كَيْفَ يَدْخُلُ هٰذَا فِيْ عَقْلِ عَاقِلٍ)

"آپ کا یہ کہنا کہ میں اپنے پیروکاروں کے سوا سب کو کافر قرار دیتا اور ان کے نکاح کو غیر صحیح سمجھتا ہوں، یہ کس قدر تعجب انگیز چیز ہے۔ کسی عقلمند آدمی کے دماغ میں یہ باتیں کیسے آسکتی ہیں؟"

اور اسی خط میں رقم طراز ہیں:

"دلائل الخیرات کے متعلق میں نے اپنے برادران کو مخلصانہ مشورہ دیا ہے کہ اگر ان کے دلوں میں دلائل الخیرات پڑھنے کی عظمت تلاوت قرآن سے زیادہ ہے تو وہ یہ کتاب اللہ کی توہین ہے۔ لہٰذا اس سے باز رہیں لیکن ان لوگوں کا یہ کہنا کہ میں نے دلائل الخیرات کے جلانے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی ﷺ پر درود بھیجنے سے منع کیا ہے، یہ بالکل غلط بہتان ہے اور میرا دامن ان الزامات کی آلودگی سے پاک ہے۔"

علماء کا خراج تحسین:

شیخ کے الزامات عائد کرنے والوں میں اہل علم ونظر وشاذ نادر رہی ہیں ،صرف تنگ نظر و کم فہم افراد کا گروہ اس "کارخیر" میں پیش پیش رہا ہے۔ ورنہ بڑے بڑے علامہ فہامہ تو ان کے متعلق بڑی اچھی آراء کا اظہار کر چکے ہیں ،جن میں سے چند ایک یہ ہیں:

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۱)......علامہ عراق الشیخ محمود شکری الآلوسی:

(اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْعُلَمَآءِ الْاٰمِرِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهِيْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ يُعَلِّمُ النَّاسَ الصَّلٰوةَ وَاَحْكَامَهَا وَ سَآئِرَ اَحْكَامِ الدِّيْنِ وَاَوَّلَ مَا دَعَا اِلَيْهِ كَلِمَةَ التَّوْحِيْدِ وَسَآئِرَ الْعِبَادَاتِ الَّتِيْ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِلّٰهِ) (تاریخ بغداد)

"وہ نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے علماء میں سے تھے۔لوگوں کونماز،اس کے احکام اور تمام احکام دین سکھلاتے تھے،اور سب سے پہلے توحید کی طرف دعوت دی۔پھران تمام عبادات کی طرف توجہ دلائی جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے لئے روا وزیبا نہیں۔"

(۲)...... الامیر شکیب ارسلان:

(لَا اَظُنُّهٗ اَوْرَدَ ثَمَّةَ غَيْرَ مَا اَوْرَدَهٗ ابْنُ تَيْمِيَّةَ)

(حاضر العالم الاسلامی ، تاریخ نجد الحدیث)

"میرے خیال میں انہوں نے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے نظریات کے علاوہ کوئی چیز بیان نہیں کی۔"

(۳)...... الشیخ محمد حامد الفقی الازہر رئیس "انصار السنہ،مصر":

(اِنَّمَا كَانَ عَمَلُهٗ وَ جِهَادُهٗ لِاِحْيَآءِ الْعَمَلِ بِالدِّيْنِ الصَّحِيْحِ وَاِرْجَاعِ النَّاسِ اِلٰى مَا قَرَّرَهُ الْقُرْآنُ فِيْ تَوْحِيْدِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْعِبَادَةِ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ) (اثر الدعوة الوهابية)

"آپ کی جدوجہد دین حقہ پرعمل کے احیاء اور لوگوں کو قرآن کی مقرر کردہ توحید الوہیت اور خالص عبادت الٰہی کی طرف لوٹانے کے لئے ہی تھی"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۴) ...... علامہ محمد رشید رضا، مصر:

(لَقَدْ كَانَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ النَّجْدِيُّ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْعُدُوْلِ الْمُجَدِّدِيْنَ قَامَ يَدْعُوْا اِلٰى تَجْرِيْدِ التَّوْحِيْدِ وَاِخْلَاصِ الْعِبَادَةِ وَتَرْكِ الْبِدَعِ) (المنار متعارف کتاب "صيانة الايمان")

"شیخ محمد بن عبدالوہاب ثقہ مجددین امت میں سے تھے، وہ اخلاص توحید، اخلاص عبادت اور ترک بدعات کی دعوت دیتے تھے۔"

(۵) ...... ڈاکٹر طٰہٰ حسین، مصر:

(اِنَّ هٰذَا الْمَذْهَبَ الْجَدِيْدَ قَدِيْمٌ مَعْنًى وَالْوَاقِعُ اَنَّهٗ جَدِيْدٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَى الْمُعَاصِرِيْنَ وَلٰكِنَّهٗ قَدِيْمٌ فِيْ حَقِيْقَةِ الْاَمْرِ، لِاَنَّهٗ لَيْسَ اِلَّا الدَّعْوَةَ الْقَوِيَّةَ اِلَى الْاِسْلَامِ الْخَالِصِ النَّقِيِّ الْمُطَهَّرِ مِنْ شَوَائِبِ الشِّرْكِ وَالْوَثَنِيَّةِ) (محمد بن عبدالوهاب للعطار)

"بلاشبہ یہ مذہب (وہابیت) بظاہر جدید اور معنوی طور پر قدیم ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ یہ معاصرین کی نسبت سے جدید ہے۔ لیکن دراصل یہ بہت ہی قدیم ہے۔ کیونکہ یہ شرک کے شائبوں اور بت پرستی سے پاک صاف اور خالص اسلام کی طرف ایک قوی دعوت ہے۔"

(۶) ...... علامہ شام محمد کرد علی:

(وَمَا ابْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ اِلَّا دَاعِيَةٌ، هَدَاهُمْ مِنَ الضَّلَالِ وَسَاقَهُمْ اِلَى الدِّيْنِ) (القديم والحديث)

"محمد بن عبدالوہاب ایک داعی تھے۔ انہوں نے لوگوں کو گمراہی کی دلدل سے نکالا اور دین کی راہ پر چلایا۔"

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷)...... علامہ زرکلی:

(كَانَتْ دَعْوَتُهُ الشُّعْلَةُ الْأُوْلَىٰ لِلْيَقْظَةِ الْحَدِيْثَةِ فِي الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ كُلِّهِ تَأَثَّرَبِهَا رِجَالُ الْإِصْلَاحِ فِي الْهِنْدِ وَ مِصْرَ وَالْعِرَاقِ وَالشَّامِ وَغَيْرِ هَا فَظَهَرَ الْأَلُوْسِيُّ الْكَبِيْرُ فِيْ بَغْدَادَ وَ جَمَالُ الدِّيْنِ الْأَفْغَانِيُّ بِأَفْغَانِسْتَانَ وَ مُحَمَّدُ عَبْدُهُ بِمِصْرَ وَجَمَالُ الدِّيْنِ الْقَاسِمِيُّ بِالشَّامِ وَخَيْرُ الدِّيْنِ التُّيُوْنَسِيُّ بِتَيُوْنَسَ وَ صِدِّيْقُ حَسَنْ خَانْ فِيْ بُهُوْبَالَ)

"آپ کی دعوت پورے عالم اسلام کی موجود بیداری کا وہ پہلا شعلہ تھی جس سے ہندوستان، مصر، عراق اور شام وغیرہ کے اصلاحی کارکن متاثر ہوئے اور بغداد میں عظیم مصلح آلوسی ، افغانستان میں جمال الدین افغانی ، مصر میں محمد عبدہ، شام میں جمال الدین قاسمی ، تیونس میں خیرالدین تیونسی اور ریاست بھوپال (ہند) میں نواب صدیق حسن خان جیسے مصلحین کا ظہور ہوا۔" (الاعلام ،جلد۷)

(۸)...... مفتی اعظم مصر امام عبدہ بروایت حافظہ وہبہ:

(اِنَّهُ سَمِعَ الْأُسْتَاذَ الْإِمَامَ مُحَمَّدَ عَبْدُهُ مُفْتِيُ مِصْرَ يُثْنِيْ فِيْ دُرُوْسِهٖ بِالْأَزْهَرِ عَلَى الشَّيْخِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِا لْوَهَّابِ وَيُلَقِّبُهُ بِالْمُصْلِحِ الْأَعْظَمِ) (جزیرۃ العرب)

"ہم نے اپنے استاذ امام محمد عبدہ مفتی مصر سے سنا وہ جامعہ ازہر میں تدریس کے دوران شیخ محمد بن عبدالوہاب کی بڑی تعریف کیا کرتے اور انہیں "مصلح اعظم" کا لقب دیتے تھے۔"

(۹)...... علامہ طنطاوی:

(فَقُدِّرَ لَهُ أَنْ يَكُوْنَ أَحَدُ الَّذِيْنَ أَخْبَرَ الرَّسُوْلُ أَنَّهُمْ يُبْعَثُوْنَ

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لِيُجَدِّدُوْا لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ أَمْرَ دِيْنِهِمْ بَلْ لَقَدْ كَانَ أَحَقُّ بِهٰذَا الْوَصْفِ مِنْ كُلِّ مَنْ وُصِفَ بِهِ فِيْ تَارِيْخِنَا)

(محمد بن عبد الوهاب للطنطاوی)

"ان لوگوں میں ہونا آپ کا مقدر تھا جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے کہ وہ اس امت کے دینی امور کی تجدید کے لئے مبعوث ہوں گے۔ بلکہ وہ ہماری تاریخ میں مذکور مجدد دین میں اسے لقب کے سب سے زیادہ مستحق تھے۔"

(۱۰)...... مورخ محمد بن قاسم:

(كَانَ الْوَهَّابِيُّوْنَ فِيْ عَقِيْدَتِهِمْ وَ مَذْهَبِهِمْ عَلٰى طَرِيْقِ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْأَسَاسِ الْأَصْلِيِّ لِمَذْهَبِهِمْ هُوَ تَوْحِيْدُ اللّٰهِ) (تاریخ اوربا)

"وہابی اپنے عقیدہ اور مذہب کے اعتبار سے اہل سنت والجماعت کے طریقہ پر تھے۔ اور ان کے مذہب کی اساس و بنیاد توحید الٰہی ہے۔"

تلك عشرة كاملة

اغیار کی نظر میں:

شیخ محمد بن عبدالوہاب اور "وہابیت" کو صرف اپنوں کا خراج تحسین ہی حاصل نہیں ہوا بلکہ یہ مصلح اور اس کی تحریک کے تمام کارکنان اغیار کی نظر میں بھی موحد مسلمان کہلانے کے بجا طور پر مستحق اور حق بجانب ہیں۔ ان کے بارے میں بیشمار انگریز مصنفین و مورخین اپنی آراء استحسان کا اظہار کر چکے ہیں۔ مثلاً:

(۱)...... امریکی مفکر، سٹوڈرڈ:

"وہ داعی (محمد بن عبدالوہاب) مسلمانوں کو اصلاح نفس پر آمادہ کرتا تھا اور اسلامی عزت گذشتہ اور عظمت رفتہ کے اعادہ کے لئے

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو تحریک دیتا تھا۔" (عالم اسلام کا حال)

(۲)...... بروکلمین:

"وہ اپنی دعوت میں کوئی نئی (یا انوکھی) چیز نہیں کہتا تھا، بلکہ وہ رسول (ﷺ) کے تابع تھا۔" (تاریخ امت اسلامیہ)

(۳)...... مستشرق سیڈیو:

"وہ قائد جس اصلاحی دعوت کو لے کر اٹھا، اس کا مطمع نظر اور ٹارگٹ رسول (ﷺ) کی خالص شریعت کو اس کے عہد سابق کی طرف لوٹانے کے سوا کچھ نہ تھا۔" (عمومی تاریخ عرب)

(۴)...... فرانسیسی مفکر، برنارڈ لوس:

"محمد بن عبدالوہاب نے ان تمام امور سے بچنے کی منادی کی جو عقیدہ و عبادات میں اضافہ کئے گئے ہیں۔ اور شرعی اعتبار سے خرافات و بدعات اور صحیح اسلام میں نو وارد ہیں۔ (عرب تاریخ کی روشنی میں)

(۵)...... نمساوی یعنی آسٹرین مستشرق گولڈسیہر (زیہر):

"حوادث اسلامیہ کا محاکمہ کرنے والے پر واجب ہے کہ وہ وہابیوں کو نبی (ﷺ) اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے دین اسلام کے انصار سمجھے، اور "وہابیت" کی غرض و غایت اصل اسلام کے اعادہ کے سوا کچھ نہیں۔" (عقیدہ و شریعت)

(۶)...... انگریز مستشرق جیب:

"وہابیت وحدۃ الوجود جیسے توحید کے منافی نظریات اور دیگر گمراہ کن فتنوں کا تانا بانا بکھیرنے کے لئے سرگرم عمل رہی۔" (محمدیت)

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

(۷)...... یونانی مورخ ڈاکٹر ڈا کبرٹ:

"شیخ کی رائے میں فوز و فلاح، دین حق اور سنت طیبہ کی اتباع میں ہے۔" (شاہ عبدالعزیز)

(۸)...... معروف لبنانی مورخ، پروفیسر فلپ ہٹی:

"محمد بن عبدالوہابؒ نے جب دیکھا کہ مروجہ اسلام علم ونظر کی رو سے قرآن کے بیان کردہ دین سے مختلف ہے تو انہوں نے اس کی تنقیح وتطہیر کا عہد کیا۔" (تاریخ عرب)

(۹)...... دائرہ معارف برطانیہ (انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا):

"وہابیت اسلامی تطہیر کی تحریک کا نام ہے اور وہابی، رسول (ﷺ) کی اتباع اور تعلیمات نبوی (ﷺ) کے ماسوا سے گریز کرتے ہیں۔ وہابیت کے دشمن دراصل اسلام کے دشمن ہیں۔"

(۱۰) ...... پروفیسر ویلفرڈ:

مستشرقین کے ایک گروہ نے مل کر ایک کتاب "اسلام مغرب کی نظر میں" ترتیب دی ہے جس میں پروفیسر ویلفرڈ لکھتا ہے:

"محمد بن عبدالوہاب سب سے پہلے یہ کہا کرتا تھا کہ آپ پر شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی گزارنا واجب ہے۔"

.... والفضل لمن شهدت به الاعداء ....

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

ابو حسان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر، سعودی عرب

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

www.KitaboSunnat.com

حرف سپاس و تشکر

اس کتاب کی طباعت واشاعت کے سلسلہ میں ہمارے ساتھ

جماعة مسجد الامام ابو حنیفه

قاعدة الملک عبدالعزیز الجویة ، الظهران

(ظہران ائیر بیس، سعودی عرب)

نے تعاون کیا ہے

فجزاهم الله خیرا فی الدنیا والآخرة

لہٰذا ہم اسے تجارتی وکاروباری نقطہ نظر سے نہیں

بلکہ محض دعوتی و تبلیغی انداز سے

آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ابو عدنان محمد منیر قمر

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

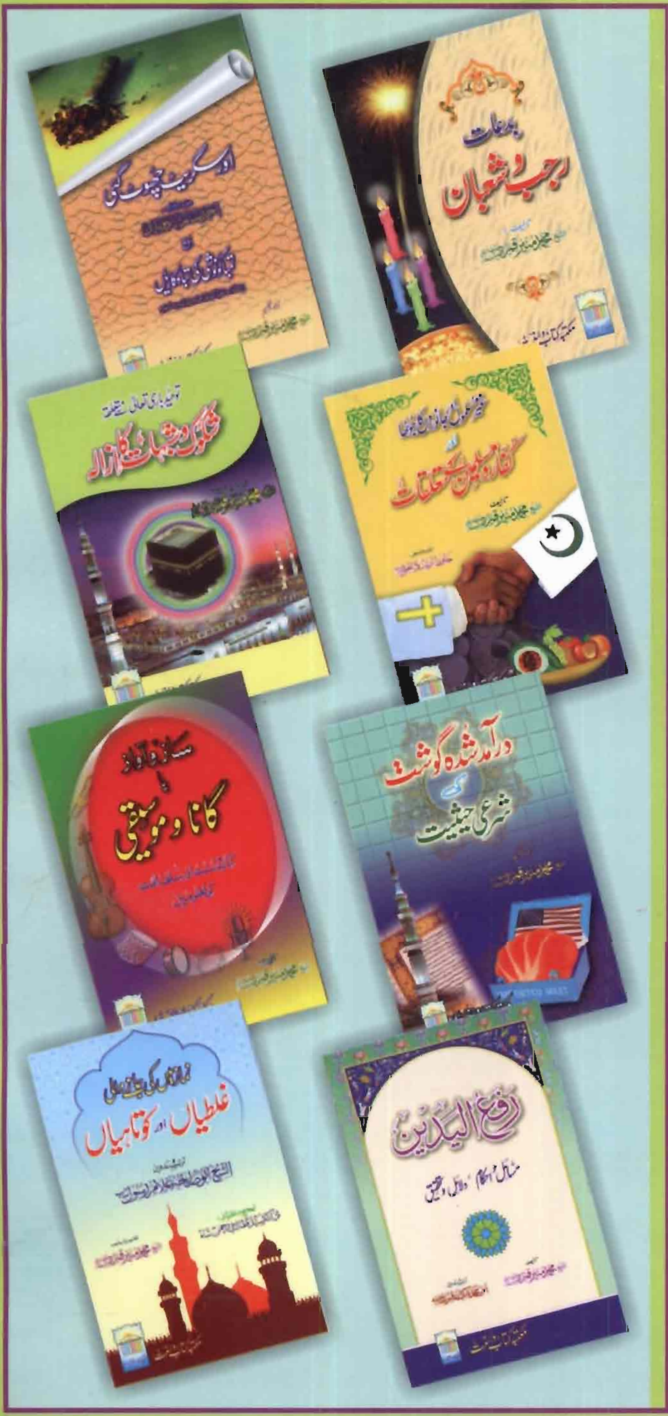

ہماری دیگر معیاری مطبوعات

مکتبہ کتاب و سنت